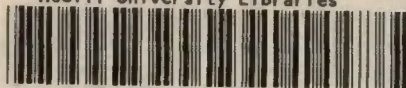


MG-1
J41m

McGill University Libraries



3 101 841 662 \$

MGL

.J41m

INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES

41951

★

McGILL
UNIVERSITY

2648840

Bro-Dart
of Canada, Ltd.

6 Edmondson St.,
Brantford, Ontario

made in Canada

مساجد الكوفة

ISLAM

folio

BP174

K37

1869

264 8840

raries



Dart

Co., Ltd.

son St.,

ventford, Ontario

made in Canada

بخوانند و ز ما بچرخانند و سکا لست
نقشین



چاپخانه مشرقی
کتابخانه مشرقی
کتابخانه مشرقی



1961

J41m

7

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف اللہ کے واسطے ہے اور وہی ہے خدا اور شا کے لائق جو تمام عالم کا پالنے والا
 اور وہ بڑا مہربان ہے اور نہایت مہربانی کرنا والا اور اپنے مسلمان بندوں کو جو اس کے عباد سے
 خوش ہیں اور اس کے حکم کے موافق کام کرتے اور اس کے فرمانے کو برحق جانتے بہشت میں لے جاتا ہے
 اور ان کو وہاں ایسی نعمتیں بخشے گا کہ جس کا بیان کرنا نہایت مشکل ہے غرض یہ کہ وہ نہایت خوش پرست
 اللہ ہے اور اللہ اور اسے راضی ہو گا اور وہ جو وہاں چاہے گیے ان کو وہاں سب کچھ ملے گا مگر اس میں سے
 خود اس مسلمانوں کی خوشی کی واسطے ہم بیان کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی واسطے
 بہشت میں خاص باغ ہیں اور خاصی زمین جس کے پانی میں طرح طرح کی خوشبو آتی ہے اور ان کے باغوں میں
 درختوں کے تلے سے اور ان کے محلوں کے نیچے سے بھی جاتے ہیں اور میوے اور ہانفوں کے
 نہایت لذت بخش رنگ برنگ کے میوے اور خوشبو دہکتے اور ان کے آرام کی واسطے وہاں خاص تخت
 ہیں جن میں جو اہر چسے ہیں اور ان کے لباس وہاں ہرے ہرے شہرے رنگ کی

ہونے کے بعد اسے کہ جسے ہشتی مرد اور عورتیں جوگی ہ سب گورے گورے جوان جوان خوبصورت
 خوبصورت جوان تک کہ عورتیں بولہ برس کی اور مرتبہ تیس برس کے ہو کر اونہیں گے اگرچہ دنیا میں
 بڑی عورت یا کنواری لڑکی یا بڑے مرد اور کالے اور بھرتے ہونگے اور گورے بد پر سبز رنگ
 نہایت زیب دیتا ہے اور زیور سونے اور چاندی کے اور سپرین گئی اور عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ
 اور مرد اپنی عورتوں کے ساتھ خوشیاں کرینگے اور اگر لڑکی کنواری مری ہوگی اور بخت میں جاوے گی البتہ تعالے
 اور کساہی کسی ہشتی مرد سے نکاح کر دیگا اس طرح بے عورت کے مرد کو جو وہی ملے گی اور مردوں کے واسطے
 سوائے اپنی عورتوں کے اور بھی عورتیں سہری سہری کشادہ چہنیں بھی نگاہ والی اپنے مردوں کی عاشق اور
 اونکو کسی نہ کسی جن نے چوا کسی آدمی نے جیسا کہ اعلیٰ اور موافق ہے اس نزاکت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے
 اونکو وہاں جیون میں نگاہ رکھا ہے اور میوے ہشت کے لیے ہیں کہ کھائیو الا اگر اچھا یا بیٹھا یا
 کڑا ہووے اور چلے کہ ہم یہ کہادین میوے کا درخت سر جھکانے وہ فراغت سے کہا ایسے اور
 خدنگار ہشتیوں کے ٹوکے ہونے سے شکے بالے کانوں میں پہنے پہنے اور اگر وہ اونکو دیکھتے تو کہے کہ یہ
 ہوتی ہیں جہان کیے ہوے گو کہ اس وقت پہلے سے نکلے ہیں اور کسی نے ابھی تک چوا ہی نہیں ہے
 ایسے لڑکے کوئے اور آنجوسے اور پیالے شراب پک اور میٹھے پانی سے بھر کے لیے پیرنگے انرا مالکوں
 کے پاس اور اونکو اس شراب کے پتے سے سرور دھووے اور یہ بیوش اور بے عقل ہو دیں اور وہی
 لڑکے خدنگار میوے لیے پیرنگے جو میوے کہ اون ہشتی لوگوں کو پسند آوینگے اور جن میں سو پر خدنگار
 کرینگے اور مرغوں کے گوشت جو نہایت نرم ہوتے ہیں جس قسم کا چاہیں گے خواہ کباب خواہ شوربا اور
 خدنگار اونکے پاس حاضر کرینگے اور پانی میں بہشت کے خوشبو کا نور کی بجے اور بعضے میں سونٹ کی اور
 بعضے میں میٹھک کی اور دودھ سے بڑے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور اونکے پاس آوینگے چائے
 بڑے چاندی کے اور پیالیاں چوٹی چاندی کی اونکے پیاس کے موافق ہوتی ہیں کہ یہ لکھتے ہیں



کی اصلاح ہووے۔ بڑے کہ چور ناچے اور وہ چاندی ایسی صاف ہے کہ مثال شیشے کے
 اندر کی چیز باہر سے نظر پڑے غرض اس ناز و نعمت کے ساتھ بہشت میں نگینہ لگائے تختوں پر بیٹھیں
 اور آرام کرتے اور بہشت میں تنو گرمی ہووے اور نہ جاڑا و نہان ہو ایسے خاصی دل بہاتی آواز
 روشنی آفتاب سے بڑھ کے ہوگی اور گرمی نثار اور اللہ تعالیٰ کا دیدار بہشتیوں کو نصیب ہوگا
 سب نعمتوں سے افضل اور کسی خوشی و کمینی ہی سے معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ
 اپنے کافر بندوں کو جو سبکے پہرے ہیں اور اس کے حکم سے سوندھ موڑتے ہیں اور کلمہ شہادت کا زبان پر
 نہیں لاتے اور نمازوں کو ادا نہیں کرتے اور زکوٰۃ نہیں دیتے اور جبر پر جبر فرض ہے حج ادا نہیں کرتے
 اور روزہ رمضان کا نہیں رکھتے اور جو حکم اللہ تعالیٰ کے ہیں اس سے باہر تھے اور گناہوں میں
 گتے پڑتے دوزخ میں ڈالے گا ایسی دوزخ کہ اونکے بدن کے چمکے گلاڈ ایلی لگو جان نکلے گی اور
 دوزخ کا عذاب یہی قابل بیان کے نہیں ہے غرض یہ کہ عذاب پر عذاب اور مار پر مار پڑے گی اور
 اوسکا بھی بیان کرتے ہیں جہنم کہ لوگ کان سے روئی غفلت کی باہر نکالیں اور چوکنے ہو جائیں سو دوزخ
 کا احوال یہ ہے کہ دوزخ پر اللہ تعالیٰ نے اونیس فرشتے متعین کیے ہیں اور اونیس سے ایک کلام
 مالک ہے وہ سردار ہے اٹھارہ تن فرشتوں کے ساتھ بیٹھا ہے وہ فرشتے اس قدر بڑے ہیں کہ اونہوں کے
 ایک کندہ سے دوسرے کندہ تک برس دھکی راہ ہے اور اونکے منہ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے
 اور اونیس کا ایک فرشتہ چاہے تو ایک ہاتھ سے ستر ہزار کافر کو دوزخ میں جہنم چاہے میں ایک دھکی
 اور تمام آدمی اونیس سے ایک فرشتے کی دیکھنے کی طاقت نہ رکھیں گے اونہے برابر ہی یا لہ افی ہاؤ کا
 ٹوکیاؤ کرے اور وہ سب فرشتے جو دوزخ کے نگہبان ہیں اونکی بات بہت کڑی ہے اور کام اونکو شہادت
 سخت دینا ہے دوزخ کو قوت سے لڑائی کی اور نہ اونکی بار سے مجال ہے بہانے کی اور نہ وہ سب فرشتے
 ایسے ہیں کہ کچھ نرمی کریں اللہ کا حکم کمالیں اونکو جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہی کیا کرتے ہیں اور کافر

مفتح الجنتہ

پھر کے ستر ستر گز کی زنجیروں میں کتے اور کتا ہونکو گردنوں پر باندھتے ہیں اور بکھتی آگ میں جھوکتے ہیں اور اوس روز انکا کوئی دھان چھاتی نہ ہوے گا کہ انکی حمایت کرے اور عذاب نہ کرنے دے اپنے طور پر باندھیں گے اور جلا دیں گے اور جس طرح پاؤں گے مارینگے کسی سے کہیں نہ توگی اور دوزخیوں دھان کہے کہ نامہ لے گا لکیریب جو دوزخیوں کے بدن سے بہتی ہے یا سینڈ کہ انکو یا وینگے تب اوسے سے شکم ہرینگے ماری ہو کہ کہ اللہ تعالیٰ دوزخ میں اور ہر ہو کہ کا عذاب بھی مقرر کرے گا کہ مائے ہو کہ کے سینڈ کہا جاوینگے اور اوسکے اوپر گرم پانی پھیریں گے ایسا گرم پانی کہ اوسکی بہا پے سے مونہہ کا گوشت پکا میں لگا کر پڑے گا اور اللہ تعالیٰ اور ایسا عذاب پیاس کا غالب کرے گا کہ جو وقت وہی گرم پانی انکو دکلا دیگا مائے پیاس کے بہت سپالی جاوینگے اور پیاس نہاویگی جسطرح بالوکی زمین پر کہ پانی پڑتا ہے اور سو کہ جاتا ہے اوس طرح سے پانی گرم بہت سا پھیرینگے مگر پیاس نہاویگی سو یہ تو تھوٹی سی بات ہے اس سے بھی بڑھ کے دوزخ کا عذاب ہے جہانکا کہنا پیاس اور سینڈ ہے اور پینا گرم پانی اور سایہ چاہو۔ آگ کے پھاڑ کا یا سیاہ رنگ کی دھوئیں کا جو نہایت گرم ہے نہ اوس سایہ میں ٹھنڈکی ہو اور نہ آد اور اگر چہ اچھا ہیں تو گرم ہو اچھی جگہ گرمی ناک میں گرس جاوی اور دماغ کو جسم کو ڈالے اور اگر آگ کو نہا دینگے پانی میں ڈالیں جو تمام بدن کو گلا ڈالے سو ایسے مکان کے عذاب کیلئے کہاں ہو سکتا ہے اسی طرح عذاب عذاب اور دوزخ پر رنج ہے اب آویں کو مناسب ہے کہ جس اللہ نے بہشت میں نافونے واسطی بنایا ہے اور دوزخ کا فوٹو واسطی سو اوس اللہ پر ایمان لاویں اور اوسکا حکم بجالاویں اور اوسکی حمد کریں کہ اللہ کی حمد کے بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بتا رہا ہوں اوسکے رسول مقبول پر جو بخشائی و الو است کی ہیں اور اللہ والے اچھی راہ کو اور امت پر مہربان جان اور دل سے اور پیدا ہوا اسکے پہلے نہ اوزکا اور نہ ان میں ہو اسب نبیوں کے بعد ظہور اوزکا اور اوزکی بعد کوئی نبی نہ ہوگا انہیں کا دین فیامت تک جاری رہے گا اور اوزکی پیار یا رید درود و سلام جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت



مفتاح الجنّت

۶

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم آجین کہ سب چاروں صاحب سوا حکم اللہ اور
 رسول صلعم کو کہ نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ دین محمدی کو جاری کرتے اور جان اور مال سب دین پر فدا کرتے اور
 انکی اولاد پاک کہ جو حضرت امام حسنؑ نہاد اور امام حسینؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان صاحبزادوں کی والدہ
 جولوکی ہیں محمد رسول اللہ صلات اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت کی دو پوتی
 بزرگ حضرت حمزہ اور حضرت عباس ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت کی سب صحابہ پر رضوان اللہ
 تعالیٰ علیہم اجمعین اب بعد اسکے بیان کرتا ہے فقیر گھبرا پئے گناہوں سے شرمسار اور اللہ کی رحمت
 پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار علی نقی جو پوری شہور کر است علی النبیؑ اور گناہوں کو جو اوس کی ہر
 اور توفیق سے توبہ کی اور اب گناہ نہ کرینگی اور خوش ہے اللہ تعالیٰ اوس کے والدین اور اوس کے استاد اور
 ہمنوں کی سبب سے دین کا علم آیا اور اوس کے پیروں سے جو نائب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کو گھر کے
 چراغ روشن ہیں حضرت سید احمد جسکے چہرے کی روشنی سے کفر کی تاریکی ایسی ہبا گئی ہے جیسے کہ صبح ہو
 رات اور انکی زیارت سے گناہ ایسے جڑتے ہیں جیسے کہ پت جھاڑ سے زخموں سے تپتے اور گاہ پاک
 اوس دلی پاک کی دل کی میل پھر انکے واسطے صابون کا خاص رکھتی ہے اور شغل تعلیم کرنا اوس
 شیر عبادت کو سیدان کا دل کے سوچے پھر انکے واسطے صفیہ ہے جس سے اوس سے بہت بڑھ کے
 کہیں زیادہ حضرت کا رتبہ ہے اور سچ توبہ ہے کہ ہر گناہ اوس عارف ربانی کے درجے اور مرتبے چھاننے
 کی عقل اور صفت کر نیکی ملاقت کمان اور خوش ہے اللہ اوس کے سب مریدوں سے اور سب مسلمان مرد
 اور عورتوں سے اور سب غیر رحمت کرے اور گناہ بخشے آمین یا رب العالمین اور وہ بیان یہ ہے
 کہ جب اس فقیر عاجز نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور اپنی ملاقت کے موافق معنی قرآن شریف اور حدیث
 بیان کرنے شروع کیے تب اللہ تعالیٰ کے کلام کے اثر سے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی
 حرکت سے بہت سے مسلمان اس مضبوط پھوسے اور اذانی اور غارتویہ ہو گئی اور مسلمانوں کی توجیز

یہی بہت سی اللہ کی ہدایت سے نماز پڑھنے لگیں تب اس فقیر عاصی نے چاہا کہ ایک رسالہ چھپوایا
 جس میں مسئلے ضروری روزے نماز کے سب ہو میں زبان ہندی میں جو آسانی سے عورتوں اور مردوں
 کی سمجھ میں آوے لکھا چاہیے اور اس بات کو موجب بہتری اپنی کا اور پرستے و لوگ اسچھ کے اس رسالے
 کی تین معتبر کتابوں سے بطرح شرح وقایہ اور فتاویٰ محیط اور ہدایہ اور فتاویٰ مختصر شافی اور مختصر قدور
 اور کتر اوشیح اور انوغیر سے خوب تحقیق کر کے ان کتابوں میں سے نکال کے اس رسالے میں لکھا ہے
 اور اس رسالی کو نہایت ہندی سید ہی زبان میں جو عورت مرد کی سمجھ میں آوے بیان کیا اور کچھ فقیر کو غیر
 ریختہ اور گنجی سے عین میں ہے اور نہ فقیر شاعر کے زمرے میں ہے ایسا سٹے فقیر نے اپنی شہر کی زبان میں لکھا
 جس میں کچھ مشکل معلوم ہووے اور اس کتاب کا نام مفتاح الجنتہ رکھا تا اب امید ہے ہر گول کی
 عنایت سے کہ اس کتاب کی تین پنے لکھو کو پڑھا دیں اور اپنی عورت کو اگر پڑھی ہو دیں تو ان کے سن
 مرد پڑھا دیں کیونکہ مرد سب بات کو فہم اپنی عورتوں کے ہوتے ہیں اور اگر کسی عورت نہ پڑھی ہووے تو مناسب
 ہے کہ اس عورت کو قرآن شریف پڑھانا شروع کرے اور جب وہ قرآن کی لفظیں آپ سے پڑھنے لگے
 تب اسمیں سے مسئلے جو عورتوں کے فائدہ میں ہیں اور اسکا جو نہایت ضرور ہے خط قرآنی میں لکھ کر
 پڑھاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقین ہے اللہ کے فضل سے کہ تھوڑے دن میں خبردار ہو جاوے اور دونوں
 فائدے پاوے ایک فائدہ قرآن پڑھنے کا اور دوسرا مسئلہ جاننے کا اور غرض اس عاصی کی اس سالیکی
 لکھنے سے یہی ہے کہ عورتیں ہندوستان کی خصوصاً اس دیار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کے مسئلے سے
 نہایت نادان ہیں بلکہ ہرگز واقف ہی نہیں وہ واقف ہو جاویں سو مناسب ہے کہ ان کے مردوں سبوں کو
 پڑھا دیں تاکہ وہ سب خبردار ہو کے بخوبی اپنی طرح سے نماز اور روزہ ادا کریں اور انکو سمجھا دیں کہ تم
 جب فراغت ہو تو اپنے پڑوس کی عورتیں پڑھی اور جو ان کو کو بھیج کر کے مسئلے سنایا کرو کہ اسکا
 ثواب اللہ تعالیٰ تمکو بہت سادیاوے گا اور اس بات میں اللہ اور رسول کی خوشی ہے اور عورتوں کو خبر

مصحح اجبت

پہلا باب ایمان کی فضیلت کا بیان

اگرنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَتَمَّيْتُمْ مِمَّنْ سَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ قَوْمًا يَلْقَوْنَ فِيهَا رَحْمَةً وَاُتُوا فِيهَا بِمِائَاتٍ مِّنْ ثَمَرٍ مُّتَنَوِّعَةٍ وَكَانُوا فِيهَا فِي فَنَاءٍ وَّارِدَةٍ
 یہ ہیں کہ اسے سب سے پہلے تو نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کرنے کے سبب سے اور نگاہ رکھو اپنی روادار
 اگر کوئی کی جان کو نصیحت کی باعث سے اس آگ سے کہ جسکی چیدیا آدمی اور کافر اور پھر یہ دین تو اب
 مسلمانوں کو مناسب ہے کہ آپ بھی گناہوں کو ترک کریں اور اپنی جو روادار کو گناہوں کو بھیج دین کی تین
 سمجھاویں جہیں وہ سب اور آپ بھی آگ سے بچے رہیں اور بہشت میں جا کے بسیں اور اگر پڑھا ہی نہ سکیں
 تو اس رسالیکے مسئلے پڑھ کر اور ان کو تو کو سنایا کریں اور اس رسالے میں اکثر باتیں چکنا نام لینا زیادتی
 میں کر یہ معلوم ہوئے اسکی ہندی ہند کی زبان عربی میں لکھا اسکی ہندی پڑھانے والے سمجھا دینے
 اور اس رسالیکے سترہ ہست مختصر کیا تاکہ لکھنے پڑھنے میں مشکل نہ معلوم ہو جائے۔

باب پہلا

ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت میں اور اس باب میں دو تفصیل ہیں فصل پہلی ایمان کی سیاحتیں
 جانو تم سب سے یارو کہ ایمان سترہ سب نیکیوں کا اور جیسے سب عبادتوں کا اور کوئی نیکی اور عبادت
 بغیر دوستی ایمان کے درست نہیں ہے اور ایمان کے دو رنگ ہیں اقرار کرنا زبان سے اور دل سے پوچھنا نہ
 سب چیزوں کو کہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی پاس سے لائے ہیں کہ وہ سب صحیح اور درست ہے
 اور ایمان دو طرح ہے ایمان مجمل اور ایمان مفصل اور ایمان مجمل ہے کہ کہ تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَاْمَنْتُ بِاللّٰهِ
 وَصِفَاتِهِ وَقَوْلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِ اللّٰهِ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ
 اور مفتوں کے ساتھ ہے اور قبول کیا ہے اس کے سب حکموں کو اس کا خدا میرے کہ قبول کیا ہے وہ سب
 اور جو کچہ کہ اونچیں ہے اور نیرا جو اس کفر اور کافری سے اور جو کچہ کہ اونچیں ہے اور دین میں سلامتی خواہ
 اور دین کفر ہو اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بھی یہی مطلب ہے کلمہ طیب ہے لا اله الا الله

محمد رسول اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں کی کہ لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ
 بھیجے ہیں اور کلمہ شہادت یہ ہے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ واللہ اعلم بالصواب
 محمد اکبر و رسولہ میں گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں کی کہ لائق نہیں جو مال
 میں کہ وہ اپنی صاحبی میں اکیلا ہے کوئی سا بھی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اللہ کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے اور ایمان میں ہے کہ تو امانت باللہ و ملائکتہ کتبہ
 و رسلہ والیوم الآخر القدر خیر و شر من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت ایمان لایا من
 اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب فرشتوں پر اور اس کے سب کتابوں پر اور اس کے سب پیغمبروں پر اور اس کے سب
 آدم صلی اللہ ابوالبشر صلوات اللہ تعالیٰ علی نبیہ و آلہ و سلم اور آخری اور پہلے پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سید البشر ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے محمد اللہ کے ہیں اور عبد اللہ ہے عبد المطلب کے
 اور عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد المطلب کے و پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو
 تھے اور سب پیغمبروں سے افضل اور امت پر مبرور و در تمامی پیغمبروں کے سردار اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد
 دعویٰ پیغمبری کا کرے تو جوتاسے یہی دین قیامت تک جاری ہے گا اور ایمان لایا میں قیامت کو دین
 اور نیکی اور بدی کے پیدا کرنے پر کہ سب کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہے اس واسطے کہ جب ثابت ہوا کہ سب
 چیزیں پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہے تو پھر بندوں کے کام کا پیدا کرنا بھی اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالیٰ
 ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہے اور کفر اور گناہ سے ناراض اور مرنے کے بعد زندہ کرنے پر
 ایمان لایا میں اور ہمارے نزدیک ایمان محض ہی درست ہے علیٰ غیروں کے نزدیک نیز ایمان مفصل
 ایمان درست نہیں سو بہتر ہے کہ ایمان مفصل لاوے تاکہ سب کے نزدیک ایمان درست تھوے اور آیات کو
 جانا چاہیے کہ کن اصلی ایمان کا دل میں یقین کرنا ہے دن سب پیغمبروں کو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خدا کے پاس سے خلق کی طرف لائے ہیں لیکن اقرار کرنا زبان سے شرط جاری کرنے کی ہے و نہایت

چہ اگر کوئی آدمی دل پر جس کے اور زبان سے اقرار کرے تو وہ آدمی مومن ہووے اللہ کے نزدیک اور کافر
 ہووے غلطی کے نزدیک اور جو آدمی زبان سے اقرار کرے اور دل میں یقین نہ کرے تو وہ آدمی مومن ہووے
 خلق کے نزدیک اور کافر ہووے اللہ کے نزدیک تو ایسی آدمی کو منافق کہتے ہیں اور جو آدمی کہ دل میں
 یقین ہے کہ اس ہے اور زبان سے بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بے شہادہ مومن پاک ہے
 تو مناسب ہے آدمی کو کہ دل میں یقین کرے اور زبان سے بھی اقرار کرے تاکہ مومن حقیقی ہووے اور ایمان
 کی سب شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کو احوالوں پر بیدار ہو جائے لانا اور یقین کرنا
 اور اللہ کے حلال کو حلال جانتا اور اللہ کی حرام کو حرام بوجہنا اور جو آدمی کہ اللہ کے حلال کو حرام اور
 حرام کو حلال سمجھتا تو وہ آدمی کافر ہو تا ہے غویباً علیہا اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ جب کوئی کافر ایمان لائے تب
 جان بارسنے اور غلام بنانے سے پناہ پاوے اور کسی کفر و انہو سے کہ اس کی جان اور مال پر فراحت کرے
 اور اس کو بی حکم شرع کے بیچ دینا حرام ہے اور عاقبت میں وہ دوزخ کو ہمیشہ کے عذاب سے خلاص پاوے
فصل دوسری نماز کی فضیلت میں جانو تم اے مسلمانو کہ ایمان کے بعد سب عبادتوں کی
 بڑی نماز ہے اور نماز دین کا کعبہ ہے جیسا کہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ**
مَنْ اَقَامَهَا قَامَ الدِّينَ مَنْ تَوَكَّلَهَا فَقَدْ هَدَى الدِّينَ اسکے معنی یہ ہیں کہ نماز دین کی ستون ہے
 جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہے کہ اس نے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے تو ایسا
 کہ اس نے اپنے دین کو خراب کیا سو مناسب ہے مسلمانوں کے تیلن کہ نماز ادا کریں کہ حسین دین قائم رہے
 اور نماز کی بزرگی ظاہر ہے زیادہ میان کر فیہ طول ہو گا اور نماز بشت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی پاک
 غیر پاک کی نماز درست نہیں ہے اور پاک کی کنجی قسم کی ہے ہم سب قسم بیان کر چکے انشاء اللہ تعالیٰ

فصل دوسری نماز کی فضیلت میں جانو تم اے مسلمانو کہ ایمان کے بعد سب عبادتوں کی
عزیز نماز ہے اور نماز دین کا کعبہ ہے عید کا غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ
مَنْ اَقَامَهَا قَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ نَوَكَاهَا فَقَدْ هَدَّ قَوْلُ الدِّیْنِ اس کے معنی یہ ہیں کہ نماز دین کی ستون ہے
جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہے کہ اس نے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے تو ایسا
کہ اس نے اپنے دین کو خراب کیا سو مناسب ہے مسلمانوں کے تیلن کہ نماز ادا کریں کہ جس میں دین قائم رہے
اور نماز کی بزرگی ظاہر ہے زیادہ میان کر فیہ طول تھوگا اور نماز بہشت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی مالکی
غیر مالکی کے نماز درست نہیں ہے اور مالکی کنجی قسم کی ہے ہم سب قسم بیان کر چکے اِنشَا اللہ تعالیٰ

دوسرے باب طہارت کے بیان میں

۱۷۱ اس باب میں نیز فصل میں پہلی فصل وضو کے بیان میں جن جہات آدمی چاہے کہ

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور یہ اس وقت میں ہے کہ جب آدمی کوئی ناپاکی معلوم ہووے اور اگر ناپاکی نہ بین معلوم ہووے تو
ایسا بچا کے رہو ورنہ کہیں بدن ناپاکی نہ ہو جاوے خلاصہ یہ ہے کہ جس اونگلی میں ناپاکی معلوم ہووے
تو اس کو نہ دباوے یا کسی دوسری طرح بچاؤ کہ جس میں بدن وغیرہ ناپاکی نہ ہو جاوے کیونکہ یہ بچاؤ فریضہ سے یہ مسئلہ
شرح و تفسیر میں سے لکھا آبیان سنت وضو کا کہ تہہ پہلے دونوں ہاتھ گتے تک دھونا چاہیے بار اور اوپر جو بیان
کیا سو اسی کا بیان تھا اس میں ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہے اور دوسرے نام اللہ کا تینا وضو شروع
کر کر وقت نام لیں یہ مراد ہے کہ یہ تینا وضو ہے **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ أَيْدِيهِمْ وَلَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ**
کا طیل الاسلام **وَمِنْ أَشْرَافِ الْأَعْمَالِ أَنْ يَتَوَضَّعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** کہنا اور اس وقت تک کہ دست کی ہوے اور ہاتھ ایک بالست کی اور موٹی
چمکیا کے موافق اور چوٹی کی کرنا تین بار اور پانچویں غرغہ کرنا یعنی اسی پانی کے واسطے منہ میں
لیا ہے اور چہرہ ناک میں پانی میں ڈالنا اور ساتویں ہاتھ کا خلل کرنا صورت اولیٰ یہ ہے کہ دھونے کے
پچھلے سے اونگلی اوپر کو لجاوے اور اوپر سے نیچے کو لجاوے اور آٹھویں خلل کرنا ہاتھ اوپر سے اونگلیوں کا
اور نوین تین بار دھونا ہر بدن کا اور دسویں مسح کرنا تمام سر کا ایک بار اور گیارہویں مسح کرنا دونوں کان کا
اوسے پانی سے جو سر کے مسح سے بچا ہے ہاتھ میں دوسرا پانی نہ لیوے اور بارہویں نہایت کرنا اور تیرہویں تہہ
وضو کی نگاہ رکھنا یعنی پہلے منہ دھوے بعد اس کے دونوں ہاتھ تب بعد اس کے سر کا مسح بعد اس کے دونوں
اور چودھویں تہہ دھونا بدن کا یعنی ایک بدن دھوے وہ سو کہنے پڑے کہ دوسرا دھوے اور
پندرہویں استنجا کرنا تہہ یا جھیلے سے اور پانی سے دھونا افضل ہے اور فتویٰ یہی ہے کہ پانی سے دھونا سنت
اور یہ سنت اس وقت ہے کہ وہ مکان درم شرعی سے کمتر ہوے اور اگر زیادہ تر ہوے تو اس وقت اس
مکان کا دھونا فرض ہے اور اگر درم شرعی کے برابر تر ہوے تو اس وقت دھونا واجب اور استنجا کرنا
ترکیب اور درم شرعی کا اندازہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور مستحب وضو میں دو چیزیں ہیں پہلے دھونا
دھونے سے بدن کا دھونا شروع کرنا اور دوسرے مسح کرنا گردن کا گرد و وضو میں چار چیزیں ہیں پانی منہ پر

بخت مارنا استدر کہ تھوٹ پڑے اور بیخیز پائیں ہاتھ سے منہ پرانی ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا و شکر
 در میان اور تین بار سے زیادہ بدن ہونا و دوسری فصل وضو ٹوٹنے کے بیان میں جو چیز
 ۱۰ نور اہستہ باہر آوے یعنی لگے اور پیچھے سے تر وہ چیز وضو کو توڑتی ہے آگے سے کیا چیز جس طرح پیشاب
 اور منی اور ہندی اور زنی اور پتھری آور ہو اور اہ قبل سے نکلے خواہ وہ بہت فائدہ دہی ایک پانی سے کہ شہوت
 کی حالت میں باہر آتا ہے اور اس کے باہر آنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہے ورنہ منی اور کی الٹی ہے کہ
 اس کے گرنے سے شہوت کم ہوتی ہے اور دوس ایک پانی سفید ہے کہ پیشاب کے بعد باہر نکلتا ہے
 اور پیچھے سے کیا چیز جس طرح غلیظ اور مو اور کپڑا اور بننے خون اور پیپ اور پوٹیکے پانچا کلنا اور
 بننا اور اس مکان تک کہ جگہ کا دھونا غسل اور وضو میں فرض ہے وضو کو توڑتا ہے میان تک کہ اگر کہنے
 سونے یا نہیں گرونی اور لمبو ہر یا اگر بیابانیہ تو وضو نہیں ٹوٹتا اگر کتوں خون کا اگر آنکھ کے باہر نہ بہا تو وضو
 نہ ٹوٹے گا یا ناک میں سے ہو بند ماہو سو کے واسطے کیلر چیز کے تو وضو نہ ٹوٹے گا اور رتے کا آنا ہر سہ کے
 خواہ کہنا ہو رے خواہ پت خواہ پانی اور اگر خون خدیا ہے کیسے منہ پر کے تو وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر خون مثلا
 رتے کے ہو اس حالت میں اگر خواہ ٹوک سے کم ہوتے تو وضو نہ ٹوٹے گا اگر خون اور تھوک برابر ہے
 تو وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر خون تھوک سے بہت ہے تو خواہ خواہ توڑتا ہے اور اگر تے منہ پر کے کی خواہ بغیر فو کی
 تو وضو نہ ٹوٹے گا اور نیزند اس شخص کی لیتا ہے یا کسی چیز پر نہ لگائے سو گیا اس طرح کہ اگر وہ چیز ٹال لیون ہو چکا
 وضو توڑتی ہے اور نماز میں اگر ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا اگر ہو یا بیٹھا کہ عین میں جو یا مسجد میں آہوشی
 سے وضو جاتا ہے اور دیوانگی سے اورستی سے جسکو ہندی میں نشہ کہتے ہیں اور نشتے میں وضو تب ٹوٹتا ہے کہ
 اس کی چال میں فرق آوے اور نہنا تو تھوٹے کے نماز یا بالغ کا جس نماز میں کل و مجدد ہے وضو کہہ کر
 اور اگر نماز میں نہیا تو وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر جناب کی نماز میں یا تھوٹکی مسجد میں کل کی جناب یا ر کا
 تمام وضو نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ جس میں نہی وہ باطل ہو جاوے یعنی جناب کی نماز اور مجدد و تلاوت کا باطل ہو جاوے

مفتاح الخشت

۱۴

دوسرا باب فصل غسل کو بیاض

اور ہنسی کی تین تین پلے قسم قسم کے آپ سنے اور جو اسکے پاس ہے سو بھی سنے تو اس سے نہ راجا مل
 جوتی ہے اور غصہ بھی تو ملتا ہے اور دوسرا خشک کہ آپ سنے اور اسکے پاس کا آدمی نہ سنے تو اس سے
 نماز جاتی ہے اور وضو نہ ہوتا ہے اور تیسرا قسم کہ آپ سنے نہ دوسرا اگر دانت سفید ہوئیں تو اس سے نہ وضو
 جاسوے نہ نماز باطل ہوئے اور مباشرت فاشہ وضو کوڑتی ہے اور اس کی بیعتی ہیں جو رب اور مرد و
 ننگے ہو وین اور مرد کا اندام نہانی عورت کے اندام نہانی کو چھوے اور اندر بخاویے اور نہ انزال ہو و بجز اس کے
 وضو ٹوٹتا ہے اور اگر مرد عورت کو چھوے یا عورت مرد کو یا زخم میں سے کہ اگر کسی یا مرد کے پوشا بکے سورج سے
 کیر اگر کسی یا زخم سے گوشت گرے یا عورت کی پستان میں سے دودھ نکلے یا کسی کے تنک یا ناک یا ہنڈیا یا
 نکلے تو اس میں بھرتوں سے وضو نہیں ہوتا تیسری فصل غسل کے بیان میں غل میں تیرے
 فرض میں کلی کرنا اور ناک میں پانی کرنا اور تمام بدن دھونا یا ان تک کہ اگر کھینچے تاسا نا اور اتنا ناخن کے اندر
 رنا اور غسل کیا تو درست نہیں ہے کیونکہ اس تمام میں پانی نہ پہنچا تو مناسب ہے کہ پانی ناخن میں ہی پہنچاؤ
 اور اگر ناخن میں پیل ہے یا مٹی سانی اور ناخن میں مٹی بھری ہوئی تو غسل درست ہے کیونکہ پیل اسی مقام سے
 پیدا ہے اور مٹی میں پانی پہنچ جاوے گا اور اس طرح اگر شہدی کا رنگ ہے یا تیل لاسے بدن میں اور غسل کیا تو
 درست ہے اور اگر کان میں پانی ہے اور جانا کہ بغیر پانی کے پانی نہ پہنچا تو باقی کو ہراوے اور اگر جانے
 کہ بغیر پیل سے پہنچا تو نہ پراوے اور اگر باقی اتاری گئی اور اس کا سوراخ بند ہو گیا اگر تیرا اس باقی ہے
 اس طرح کہ اگر پانی پہنچاؤے تو ہونچے اور اگر غفلت کرے نہ ہونچے تو پانی پہنچاؤے اور
 زیادہ تکلف نہ کرے کہ لکڑی یا دوسری چیز سے پہنچاؤے اور اگر پانی میں انگوٹھی تنگ ہووے تو اس کو
 نیچے ہی پانی پہنچاؤے اور جب کھنڈا ہووے تو وہ بھی پانی چھڑکے اور پہنچاؤے اسی طرح
 اگر پیشاب چکا اگر قبر کے باہر نہ تو وضو ٹوٹا اور جس چھڑکا حکم باہر کھلے اور بدن ملنا فرض نہیں ہے اور
 احتیاط کرے کہ تمام بدن تر ہوے اگر ایک بال نہ ہو گا تو غسل درست نہ ہوگا اور نہ غسل میں دھونا

گتے تک دھونا اور اندام نہانی غسل کے پہلے دھونا اور تہیہ ناپاکی دھونا اگر کئی جہی اور وضو کرنا شرط
 نماز کی واسطے کرتا ہے مگر پانوں نہ دھوے پہر جاری کرے پانی بہتر پانوں کو دھوے دوسرے
 مکان سے مل کر یہ اوس وقت کا مسئلہ ہے کہ جب ایسی جگہ پر ہوے کہ پانی جو بدن سے گسے تو وہاں جمع ہو
 اور اگر چوکی یا پتھر کی تختی پر ہو تو پانوں اسی مکان پر وضو کے ساتھ ہی دھوے اور مستحب ہے
 غسل میں بدن کا ملنا مسئلہ اور چوٹی کا کھولنا اور تمام چوٹی کا تر کرنا حرم تو نہ پیر
 فرض نہیں ہے جس وقت کہ بال کی جڑ سے کفایت ہو چوٹی نکھولے اور یہ حکم قطعاً حرم تو نہ کیوں اسے ہر
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں فرمایا تھا یَا مَرْثَدَةَ اَلْبَلَّغِ
 اَلْمَاءُ اَصْلُ الشَّعْرِ اَوْ سِوَاہُ یَعْنِی ہن کی کفایت کرتا ہے شکار جیکہ پہونچے پانی ترے مالون کی جڑ میں اور جس وقت
 کی چوٹی گندہی ہو وہ تو اوس حالت میں اوس کو پانی پہونچا تا تمام بال میں فرض ہے و اگر کوئی مرد
 چوٹی گندہی ہوئی تو اوس کو چوٹی کھولنا اور تمام بال میں پانی پہونچا تا فرض ہے اگر ایک مال شکار ہو
 تو ویسی ہی ناپاکی باقی رہی اور موجب غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہے نکھانسی کا گوشت و شہوت
 جاگزیں ہوئی خواہ سونہ میں یعنی منی گرتے وقت شہوت ہوئی یہاں تک کہ اگر منی بے شہوت ہے تو غسل
 فرض نہ ہوئی اور سونہ میں جو ہوتا ہے اوس کو احلام کہتے ہیں اور احلام میں عورت اور مرد دونوں کی ایک
 ہے یعنی غسل فرض ہوتا ہے احلام میں عورت کو ہوئی خواہ مرد کو اور عاقب ہونا حشفہ کا عورت کی ادا ہونا
 اگرچہ انزال نہ ہوئے عورت مرد دونوں غسل فرض کرتا ہے اور درمیان غائب ہونے سے بھی دونوں غسل فرض ہوتا ہے
 نہ ہونا شہوت اور دیکھنا منی یا ندی کا اگرچہ منی سوا اوس کو غسل فرض کرتا ہو اور حیض اور نفاس کے خون کا موقوف
 ہونا غسل فرض کرتا ہو اور حیض و نفاس کا بیان ہے کہ آگ کا انتشار اللہ تعالیٰ اور چار غسل مست ہیں پھر حیض کا دوسرے
 عیدین کا تیسرے عر فی کے روز کا چوتھے اہم کو وہب حاجی نکھین اور دو غسل واجب ہیں پہلے مرد کا غسل نہایت
 واجب ہے دوسرے غسل کرنا اوس آدمی کو کہ پہلے کا فرما تھا اور جنب تھا اور اب مسلمان ہو اور واجب ہے

اور اگر پاک رہا ہو تو غسل واجب نہیں اور تین غسل مستحب ہیں کا اگر مسلمان ہو تو اور وہ ناپاک نہ رہا ہو تو اوکو غسل کرنا مستحب ہے اور اس لئے کہ غسل کرنا کہ ہے نشانی بلوغ کی جس طرح احتلام وغیرہ سے ابھر حکم بالغ ہو گیا دیا جاوے یعنی پندرہ برس کی عمر ہو نیکی سبب سے اوکو باطل حکم دیوں اور غسل مستحب ہے چوتھی فصل پانی کی بیان میں جس سے وضو درست ہوتا ہے۔ وضو درست ہر مرد کی پانی اور پختے کی پانی اور برف سے جب اسطر چر ہوئی کہ اوکے وہو نیسے ناپاکی چھوٹ جاوے یعنی ایسا پنا ہو کہ پانی کی طرح ہے اور پختے بند برف سے وضو درست نہیں اور اگرچہ ان پانیوں کی قیون صفو نہ ہو کوئی صفت بدل گئی ہو تو بہت روز کر نیکی سبب یا کسی پاک چیز کے ملنے سے جس طرح سے مٹی یا زعفران یا خاک ہے تو وضو درست ہے اور تین صفتیں پانی کی ہیں رنگ اور بوی اور مزہ یہ ہے کہ اگرچہ مٹی یا زعفران یا خاک کے ملنے سے یا بیکار رنگ بدل گیا یا بوی یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہو گا اور مٹی کہ مزین جو چیز زمین کی ہے جس سے سب داخل ہو گئے جس طرح سے بالو یا پیر یا سرہ اور زعفران اور صابون کہنے سے یہ غرض ہے کہ وہ چیز آپ پاک ہو یا اوکو ملنے سے کوئی چیز پاک کی جاوے اور بہتے پانی سے وضو درست ہے اگرچہ نجاست پر ہو ہو دوسری اور نجاست کے ٹپنے سے بہتا پانی ناپاک نہیں ہوتا جیسا کہ ناپاکی کا کوئی اثر اس پانی میں نہ ہو تو وہ ہے اور اگر نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ بہتے پانی میں معلوم ہو تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے اور اس سے وضو لائق درست نہیں درجو پانی کہ کثرت بہتا ہو تو مگر کماں اور پستی کو بہاوے تو وہ بھی داخل ہے بہتے پانی میں اور جب ایسی پستی ہو کہ کثرت بہتا ہو تو اسطر چر پختے کہ فساد وضو کے پانی میں نہ ہو یا پانی کے اوٹھا فیروز میری اسے یعنی غسالہ کو بنے دیوے تب دوسرا پانی لیوے اور غسالہ کہنے میں مذکور نہ ہو ورنہ مسئلہ اور جب چوٹا وضو ہو دوسری اسطر حکم کہ ایہ طرف سے اخص پانی آتا ہے اور دوسری طرف سے بہتا تو اس میں صحت سبب طرف وضو درست ہے اگر مسئلہ اور درست ہے وضو اس پانی سے کہ جسم جانور پانی کا پیدا ہونے والا امر اور جو جس طرح پھیلا یا مینہ کی وغیرہ اور اس میں کوئی چیز نہ ہو کہ جانور یا جانور پیدا ہونے میں اور پانی میں کہ بہتے ہیں کال کے جس طرح لیلہ یا بام غلابی اسو اسطر کہ

مرے پانی تجس نہوگا اور جسکے پانی میں نہین ہے جس طرح تھر یا کسی غیر تو انکو مرے سے بھی پانی تجس نہین
 ہوتا اور وضو نہین درست ہے اس پانی سے کہ وضو یا پہل سے بخیر اجاوسے اور نہ اول پانی سے کہ اقل
 پانی کی طبیعت کسی دوسرے چیز کو ملنے سے جاتی ہے اور طبیعت پاؤ کی کیا ہے کہ پلا ہونا اور نہ بنا خلاصہ کا
 ہے کہ کوئی دوسری چیز پانی میں ملے اور پانی پر غالب ہوئی اس طرح کہ گاڑا ہو جائے اور نہ نیکے اور
 کے سے اور اس پانی سے کہ کپنے سے گاڑا ہو جاوے جس طرح شور باگر گرم پانی سے درست ہوئے اسکا پانی گرم
 کچھ چیز ملاوین اور نہ بند ہے پانی سے جس میں نجاست پڑی ہووے مگر جب وہ درو ہووے یعنی ناپے میں سے گز
 رہے اور گہرائی اسکی اس قدر ہووے کہ چلے سے زمین نہ کہلی وے تو اس سے وضو درست ہے اگرچہ بوجہ
 پڑی ہووے اسکا حکم بہت پانی کے موافق ہے اور اگر اس حالت میں نجاست کی طرف لپٹے ہووے پڑی
 وضو کے اوسط طرف وضو تکرے اور اگر کوئی نجاست اس طرح پڑی ہے کہ معلوم نہین ہوئی جس طرح پیشاب
 تو سب طرف سے وضو درست ہے اس واسطے کہ اسکا حکم بہت پانی کا ہے تھوڑی سی نجاست پڑنے سے ناباک
 نہین ہوتا مگر جب اس میں نجاست کا رنگ یا بوی یا مزہ معلوم ہوگا تب وہ ہوئے پاک ہو جاوے گا اویسی حکم بہت
 پانی کا لیکر اور آب استعمال سے وضو درست نہین اور آب استعمال کئے ہیں وضو کرے ہوئے کو جس کے وضو
 پانچویں فصل کنوئین کے بیان میں اگر کسی کنوئین میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھو یا یا
 مر گیا اور پھول گیا خواہ ریزہ ریزہ ہو گیا یا اوس میں آدمی یا کبیری کتا مر گیا تو ان سب صورتوں میں
 تمام پانی کنوئین کا نکالا جاوے گا اگر نکال سکینگے اور جس کنوئین میں لکھنے کے اس سبب سے کہ اوس
 بڑا سوتا ہے اس قدر کا کہ پانی نکالا جاتا ہے اور پھر چلا آتا ہے تو اوس وقت میں اس قدر پانی نکالو
 کہ دوسرے جنکو پانی کا اندازہ معلوم ہووے وہ کہدین کہ پہلا پانی سب نکال گیا اور انام محمد رحمۃ اللہ سے
 اسکا اندازہ دوسو ڈول سے تین سو ڈول تک رکھا ہے تو اگر کوئی کنوئین اس طرح کا ہوے اور کوئی
 آدمی اندازہ نہ کرے تو دوسو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال دے کہ ان پاک ہو جاوے

اور اگر کوئی یا مرغی یا بلی مرے یا اوسکے مانند کوئی جانور تو جالیس سے سارے ڈول تک نکالے گا حکم یہ
 اور اگر چوٹیا یا گورتیا اوسکے مانند اور کوئی جانور مرے تو بیس سے تیس ڈول تک نکالے گا حکم یہ
 میں ہے کہ نہ تو پہلے ہون نہ ریزہ ریزہ ہوئی اور اگر پہلے ہیں یا ریزہ ریزہ تو اوسکا حکم دوسرا ہے جو
 لکچکے اور اس جگہ اوس ڈول سے مراد یہ کہ چھوٹا ہووے نہ بڑا میانہ ڈول ہووے اور اوسکا اندازہ
 یہ ہے کہ ایک صلیب کی برابر ہووے سٹیک کی اور تین اور چھ اور سینک اور پھلی اور اوسکی مانند کو مرنے
 جسکے بغیر ہوتا نہ نہیں ہے کنواں ناپاک نہیں ہوتا مسئلہ اور کنواں نجاست کو گرنیکے وقت سے ناپاک ہوتا
 اگر اوسکے گرنے کا وقت معلوم ہووے اور اگر اوسکے گرنے کا وقت معلوم ہووے تو اوسکا یہ مسئلہ ہے
 کہ شکار اچھا یا کوئی دوسرا جانور کنوین سے نکلا تو اگر وہ دلا نہیں ہے تو جس شخص نے اوس سے
 وضو بغسل کیا ہووے تو وہ ایک رات دن کی نماز دہراوے اور اگر چوٹیا ہے یا ریزہ ریزہ ہو تو تین
 دن کی نماز دہراوے اور یہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اور امام یوسف محمد رحمہ اللہ کے نزدیک
 حیثیت یہ کہ وہ جانور معلوم ہو اوسوقت کی نماز دہراوے پہلی نماز دہراناکے حاجت نہیں ہے
 اس واسطے کہ قتال ہے کہ اوسوقت چلے یا کسی جانور نے ڈالا ہووے خلاصہ یہ ہے کہ پہلا مسئلہ احتیاط
 کیواسطے ہے اور دوسرا حج دفع ہونیکے واسطے چٹھی فصل جو شیکے بیان میں جو بٹھا آدمی
 اور گھوڑکا اور جبکا گوشت کھایا جاتا ہے پاک ہے اور جو ہٹا کتے اور خوک اور چارپائے قمار کرنے والے
 ناپاک اور جو مٹا بلی اور مرغی کا جو مٹی پیے اور شکاری چڑیوں کا اور جتنے جانور کہ گرنے سے ہتھی ہیں
 مکروہ ہے اور جو ہٹا گدھے اور بچہ کا مشکوک مشکوک کی پیمانی میں کہ نہ تو پاک کہہ سکیں اور نہ ناپاک اگر مشکوک
 پانی کے بہوے دوسرا پانی موجود نہ ہووے تو اسی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرنے خواہ وضو کی پہلے
 خواہ پیچھے اور اگر پانی مکروہ ہے تو فقط وضو کرے ساتھ میں فصل تیمم کے بیان میں جب
 کوئی شخص بانی کی قدرت نہ کہے اس سبب سے کہ اوس شخص سے ایک کوس کے فرق پانی پہنچے



۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰



مفتاح الجہ

۲۰

دوسرا ملک تھا۔ تھو کہ باہر
 سحر اور جھوٹ اور دھوکہ دہی سے دھوکہ دہی کی پیڑھ کو انگریزوں کے سر سے کہیںون تک سحر کرے تب نہ ہونے پائے
 پیڑھ کو بھی اور ابھام سے سحر کرے انگریزوں کے سر تک اور اس طرح دھوکہ دہی سے کہیںون تک سحر کرے تب نہ ہونے پائے
 یہی تین فرض ہیں جس سے کہنا اور نہ کا سحر اور دونوں باتوں کا سحر اور فقط دوبارہ بارہا کا حکم ہے اور دوبارہ
 کفایت کرتا ہے لیکن جبکہ انگریزوں کے اندر غبار نہ پہنچا ہو دوسرے تو تیسری بار ہاتھ کے انگریزوں میں خلل
 کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہ پائی ہو وہی اور دوسری ہو وہی تو دونوں کیواسطے ایک ہی تمیم کفایت
 ہے گوشت و دونوں کیواسطے کرے اور اگر ایک ہی کیواسطے نہایت کی تو دوسرے کا تمیم نہو مثلاً غسل
 کیواسطے نہایت کی تو دوسرے کا تمیم نہو یا وضو کیواسطے نہایت کی تو غسل کا تمیم نہو تو مناسب ہے کہ دونوں
 کیواسطے نہایت کرے کہ تمیم ایک ہی کفایت ہے اور تمیم کرنا زمین پاک سے درست ہے اور جو کچھ کہ زمین کی
 جنس سے ہے اس پر بھی تمیم درست ہے جب طرح خاک اور بالو اور پیر اور پتھر اور پل و پلچ اور سرسہ اور بھی محیط
 میں ہے مسئلہ تمیم کرنا یہ درست ہے اگرچہ اس پر گروہی ہو وہی اور گروہی ہو اور کچھ اس پر تمیم کرنا
 درست ہے اور جو چیز کہ زمین کی جنس سے نہیں ہے اس پر تمیم درست نہیں جس طرح چاندی اور سونا اور جہنگ
 کہ یہ سبھی گلابی خوردین اور شیشی ہیں ملی ہو دین تو تمیم درست ہے مسئلہ اور کہیوں اور جو پر تمیم درست نہیں ہے
 اور اگر اپنے ہی غبار نہ ہو تو درست ہے مثلاً ایک شخص نے دیوار گرائی یا گیون یا پے اور اس کو منہ او
 بات پر گروہی اس پر تمیم کیلئے پرہیز اور بات کو اسی غبار سے سحر کیا تو تمیم درست ہے اور اگر تمیم درست نہیں
 اور اگر ایک زمین پر پہلے نجاست تھی اور اب اس کا اثر جاتا رہا اور وہ زمین جو کہ گئی تو اس زمین پر تمیم
 درست نہو گا اور نماز درست ہوگی اور اگر کچھ پاک پر یا دوسری چیز پر گروہی ہو تو اس سے
 تمیم درست ہو مسئلہ اور اگر کوئی شخص قید میں ہو دے اور پانی پادے وضو کیواسطے مثلاً ایک قیدی
 دے کہ اس کو کاڑھ کر کے سے منع کرے یا ایک شخص ہے کہ اس کو کسیے کہا ہے کہ اگر
 وضو کرے گا تو اس کو قتل کر دیا تو اس صورت میں تمیم کرے اور نماز ادا کرے لیکن جب وہ منع کرنا ہو

int
 ul.
 t.,
 erio
 Canada

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے جو نماز کو دوہرا کرے اور اگر قید ہو تو کسی مکان میں اور وہاں نہ تو پانی ملے
 نہ کسی پیاک تو اگر قید ہو تو کسی خیر سے زمین یا دیوار کو کہو دے اور تیمم کر کے نماز ادا کرے اور
 اگر کوئی نہ ہو تو ابوجنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تب نہ پڑھے بلکہ پانی یا پیاک کسی کی ہاتھ
 کرے اور ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز یوں کی مشابہت پاشک سے نماز پڑھے اور
 جب غدر دفع ہووے تب نماز دوہرا کرے اور مسئلہ محیطین ہے مسئلہ اگر کوئی آب ہی سطر علی مکان
 جامدے کو بان نہ تو پانی ہے اور نہ خاک تمام کچھ ہے مثلاً پانی برسانہ تو اس قدر جمع ہو کہ وضو کرے
 اور نہ خاک باقی رہے تیمم کرے تو کپڑے یا بدن میں کچھ لگا دو پوسے جب سو کہے جاوے تب اس کو
 سے تیمم کرے اور اگر کسی کو اس سے کہ پانی ملے گا تو مستحب ہے کہ نماز کی تاخیر کرے اور وقت تک
 اور اگر اول وقت میں تیمم سے نماز پڑھ لی پہر پانی پایا اور وقت باقی ہے تو نماز نہ دہراوے اور
 جب کہ تیمم ہووے کہ پانی نزدیک ہے تو اس کو ایک تیر کی ٹی ٹیک پانی ڈھونڈنا واجب ہے اگر کسی کا اند
 تین سو گز سے چار سو گز تک ہے اور ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ہلکا پڑ ہووے
 کہ اگر وہاں جاوے اور وضو کرے تو قافلہ جدا جائے اور اس کا آنکھ سے غائب ہو جاوے تو اس وقت میں تیمم
 درست ہے وہاں نہ جاوے فرض ہے کہ عاجزی کی وقت میں تیمم درست ہے اور تیمم کرنا نماز کی بوقت میں اور
 وقت ہو نیکی پہلے درست ہے مسئلہ اور جس وقت بہت سہل بدن جنب کا بھی ہو تو یہ مابہت سہل بدن
 محدث کا زنجی ہووے اور تمور اس کا چھتا تو اس حالت میں تیمم کرے اور اس اچھے بد کو نہ دھوے
 اور اگر سب بدن اچھا ہوئے اور تمور زنجی تو تمام اچھے بد کو دھوے اور زخم پر مسح کرے خواہ کئی ہو
 خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور پڑا بریح کشا کے کہیں گے انشاء اللہ مسئلہ اور جب تک کہ تیمم باقی رہے
 ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل ہو چاہے سوا کرے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو جو
 توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہو یا بھی تیمم کو توڑتا ہے مثلاً بیمار رہنا اور بے ادھم ہونا یا بھگن میں

اسد بانی ملاو سکے کام کے موافق یعنی حدیث تو وضو کے لائق اور جنب ہو تو غسل کے لائق واللہ اعلم
 بالاصواب آٹھویں فصل موزوں پر مسح کرنا کی بیان میں مسئلہ جو شخص کہ موزہ پہنے ہوئے اسے
 پانوں کا دھونا فرض نہیں ہے پانوں دھونے کی جگہ پر موزوں پر مسح فرض ہے اور مسح کیواسطے مسئلہ اور
 مسح موزوں کا محدث کیواسطے جنب کے واسطے نہیں یعنی جو کوئی کہ صو کرتا ہے اس سبب سے
 کہ اسکا وضو ٹوٹا ہے اسکی واسطے مسح موزوں کا درست ہے اور جب کسی شین حاجت نہا کی ہے وہ
 واسطے مسح موزوں کا درست نہیں اور مسح موزوں کا اہل کی تین انگلیوں کی برابر فرض ہے اور اس میں کوئی دوسری چیز
 فرض نہیں اور سنت اچھین ہے کہ پانوں کی انگلیوں کے سر سے مسح شروع کرے اور پھیلا کر کہ نہ لجاوے
 اور مسح کیوقت ہاتھ کی انگلیوں کو کہانی کہنے ہمتی نہ کرے اور سبب اچھین یہ ہے کہ انگلیوں کا موزوں پر
 ظاہر ہووے صورت اسکی یہی کہ سر کا مسح کر کے دوسرے پانی سے ہاتھ کو تر کر کے دھوے انگلیوں کو
 دھوے پانوں کے موزوں پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں پانوں کے موزوں پر رکھے اور دونوں
 ہاتھوں کی تین پانوں کی انگلیوں سے پہلی تک کہنے اور انگلیوں کو کہانی کہے اور مسح ایسا رکھنا ہے جو تین
 سنت نہیں اور موزوں کے اچھی طرف مسح کرے تلک کی طرف نہ کرے اور موزہ اچھلکا ہووے کہ کھنکھو
 چھپاوے اور اگر موزے کا منہ کشادہ ہووے اسطرح کہ اوپر سے پانوں نظر پڑے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن
 جب پانوں کی تین انگلیوں کا چھوڑ کر موافق ٹخنہ اکھلا ہووے تو اس سے ہر طرح درست نہیں اور جرموق یہی مسح
 درست ہے اگر چہ کچھ ہوسے اور جرموق اسکو کہتے ہیں جو موزوں کے اوپر پھینا جاتا ہو۔ اسطرح کہ موزہ
 سببست اور کچھ کے کہنے سے بچا ہے اور پانوں پر یہی جو سخت بنا ہووے کہ بغیر ہاتھ پر پہلی کھڑی ہو
 کر نہ پڑے مسح درست ہو اور مسح نہ کیا تب درست ہوگا کہ جب حدیث کیوقت پوسے وضو پر پھینا ہوگا گو کہ پوسے
 کیوقت پورا وضو نہ تھا ایک شخص نے پہلے پانوں دھویا اور موزہ پھینا تب باقی بدن کو دھویا تو وضو پورا ہوا
 اور مسح درست ہوگا کیونکہ کیوقت میں پورا وضو پایا گیا پھر نہ کیوقت میں پورا وضو ہونا شرط نہیں ہے کہ پورا

خبر آئے تب موز اپنے اور حج کی مدت بقیم کیو اسطے ایک رات سے اور ساتر کیو اسطے تین رات دن
تسا کیو غیر علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بمسح المذیبه یوما وليلة والسا مائة یوما وليلة
یعنی تین سو برس سے بقیم ایک رات دن اور ساتر تین رات دن اور ساتر سو برس کی حدت ایک وقت سے
شمار کیا جائیگی مثلاً ایک شخص نے فجر کی وقت وضو کیا اور سوزہ پسا اور او سکا وضو فجر کی وقت تک رہا اور اگر
وضو سے فجر پڑھی اور بعد فجر کے او سکا وضو ٹٹا تو دوسرے روز کو تک ایک ہی مدت ہی اور جب مدت حج کی تمام
ہوئی اور او سکا وضو سے تب پانچ ہونا فرض ہو وی فقط پانچ کو دھو ڈالو شام وضو کرنا ضرور نہیں اور
صبح سوئے پر عورت مرد دونو کیو اسطے ہی اور جو غیر کہ وہ کو بورتی ہے صبح کو یہی توڑی سے اور سوزہ پسا
خواہ دونو اتار دیو ایک ہی اور مدت کا تمام ہو صبح کو توڑا ہی اور دونو پانچ ہی ہونا فرض کرتا ہے
یعنی اگر وضو ٹٹا اور سوزہ نہیں اتارا ہے خواہ مدت تمام نہیں ہوئی ہو تو اس صورت میں وضو کرے اور صبح کے بعد
اور اگر سوزہ اتار لیا مدت تمام ہوئی تو اس صورت میں اگرچہ وضو نہ لگا دو دونو پانچ کا وضو فرض ہو گا فقط پانچ
تمام وضو نہ ہو گا اور اسطرح اگر پانی گیا تو سوزہ خواہ ایک ہی کے اندر سقد کہ تمام پانچ دھو گیا خواہ
بڑا حصہ پانچ کا تر ہو تو وہی حکم ہے یعنی دونو پانچ سے اور مناسب ہے اس حکم کا یا دکرنا کہ اگر ایک سوزہ پسا
خواہ ایک سوزہ پانی لیا اور سب پانچ خواہ بڑا حصہ نوکا دھو گیا تو ان سے تو نہیں دونو پانچ ہوتو
اور اگر سوزہ پانی گیا اور او سکا پانچ تر ہو اتین انچھو ان سب یا کم اوس سے تو اس صورت میں صبح باطل
نہو گا اور یہی محیط میں لکھا ہے اور بڑا حصہ ایک کا پسی کی طرف بائیں کلنا ہی حکم سوزہ پسا نہ کار کرتا ہو اور جو
کہ پانچ کی چوٹی تین انچھو کے موافق نہ ہو دے یا او سپر مسح درست نہیں ہے اور اگر کم پسا ہو دے
تو درست ہے اور اگر اسطرح سے پسا ہو دے کہ او میں چوٹی تین انچھو پانچ کی رات سے جاوے مگر اوس
اسقدر پانچ بغیر کہو کے کھاتا ہے تو او سپر مسح جائز ہے اور اگر اسطرح پر پسا ہو کہ وقت نہ رہی ہو چلتے
وقت کھلے اسقدر یعنی تین انچھو کے برابر تو او سپر مسح جائز نہیں ہے اور اگر ایک سوزہ پسا ہو

کہ حج کرنے سے پہلے ایسی باتیں نہ کرے جو اس کے موافق نہ ہوں تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر وہ نہ ہو تو مسح درست ہو اور اگر وہ مسح کر کے اس قدر تھکے تو مسح درست ہے اور اگر ایک روز کا پھٹا اس قدر مسح کو منع کرتا ہے اور عمامہ پر اور ٹوپی اور برقع اور ستارہ پر مسح درست نہیں ہے نوین فضل نگہی اور زخم پر مسح کر نیکی بنیان میں مسئلہ مسح کرنا گھٹنی پر جو ٹہلے عضو پر بانہی جاتی ہے درست ہے اور اگر ٹانگی چنگ ہو نیکی پہاگر پڑی تو مسح باطل ہو ورنہ اگر زخم چنگ ہو نیکی بعد ٹانگی کرے تو اس میں مقام کا دھوا فرض ہو ورنہ اگر اس کا عضو ہو تو نقطہ اسی مقام کو دھو ورنہ اگر دوسرے مقام کا دھو نا ضرور نہیں اور اگر مسح کرنا گھٹنی پر بھی فر کرے تو اس کا ترک کرنا جائز ہے اور اگر زخم پر مسح تو مسح ترک کرنا جائز نہیں ہے اور اس میں کچھ شرط نہیں ہے کہ گھٹنی طہارت کی وقت بانہی ہو ورنہ اگر جب طہارت بانہی ہو تو مسح درست ہے خواہ محدث ہو ورنہ خواہ جنب تھا ایک شخص غسل کرتا ہے جنابت کا اور اس کے ہاتھ میں گھٹنی بندھی ہے اور مسح کرتا ہے پانی سے گھٹنی پر تو جائز ہے مسح کرنا اور یہی محیط میں ہے مسئلہ اور مسح گھٹنی پر اس وقت درست ہے کہ اس میں عضو پر مسح کر کے خلاصہ یہ ہے کہ اگر اس میں عضو کے دھونے سے ضرر ہو ورنہ مسح کر کے عضو پر اور اگر عضو پر ہی نہ کر کے اس سے بچے کہ اس کو پانی فر کر کے یا گھٹنی بندھی ہو ورنہ اگر اس کا کوئی نافر کرے تو گھٹنی پر مسح کرے اور حیووت کے سبب عضو پر مسح کر کے تو اس وقت گھٹنی پر مسح درست نہیں مسئلہ اور جس کی کا بدن بٹا ہو ورنہ اور اس کے دھونے سے عاجز ہو ورنہ اگر اس پر پانی نہ دے اور اگر پانی نہ ہو تو گھٹنی پر اور اگر مسح ہی نہ کر سکے تو اس کے گرد و گرد دھو ورنہ اس کو چھوڑ دیو ورنہ کیسا لانا پھٹا ہو ورنہ اور وہ عضو سے عاجز ہو ورنہ تو کسی سے مدد چاہے کہ وہ عضو کرنا دے اور اگر وہ چاہے اور نیم کرے تو جائز ہے اور جب کہنے پاوگی بوائی پر دانی لگائی تو وہ اسی دانی پر پانی نہ دے اور جب پانی نہ ہو چکا ہو اور پتہ دو اگر پتہ ہی تو اگر چیکے ہونے سے وہ اگر مسح کرے تو اس میں مقام کو دھو ورنہ اگر نہ ہو ورنہ اگر نہ ہو ورنہ تو نہ ہو ورنہ اگر نہ ہو



مثلاً درود ہووے تو وہ بھی حیض نہیں ہے اور حیض کا آنا مقرر کیا ہے سن ایس تک اور سن ایس کا اندازہ
یہ ہے کہ عورت ساٹھ برس کی ہو ورنہ اگر عورت سن ایس کے بعد کچھ دیکھے تو وہ حیض نہیں ہے اور جب
سیاہ رنگ خون یا خوبسرخ رنگ خون دیکھے گی تب وہ بھی حیض ہوگا اور اگر زرد یا سبز یا
کے رنگ خون دیکھے گی تو وہ استحاضہ ہے اور بہت کم مدت حیض کی تین دن اور اسکی رات
اسکی بیٹھی ہیں کہ تیری روز گزرنے میں جرات آئی ہو ورنہ پچھلی نہیں ہیں کہ تین ہی رات اور تین ہی روز
ہوں مثلاً ایک عورت نے شنبہ کی شام کو خون دیکھا اور وہ شنبہ کی روز آفتاب ڈوبنے وقت خون موقوف ہوا
اور اس میں تین روز اور وہی رات تھری تو یہ حیض ہے اور بہت زیادہ مدت اسکی دس دن بھی چلیا کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَقَالُ الْحَيْضِ لِلْحَارِثَةِ الْبَكْرَةِ وَالْثَلَاثَةُ أَيَّامٌ فَلَيْسَ لَهَا وَكَأَنَّهَا عَيْنٌ**
اسکی بیٹھی ہیں کہ بہت کم مدت حیض کی عورت کیو اسطے خواہ مہینہ بھر ہو ورنہ کبھی ہو تین روز اور
اسکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز مسلمہ حیض سے پاک ہو نہ کہہ سکتے ہیں اور بہت کم مدت
طرکی پندرہ روز سن اور زیادہ کی حد نہیں ہے اور کہہ سکتے ہیں اس پاک کی کہ عورت وہ حیض کہے کچھ دیکھے مثلاً
ایک عورت رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دس دن کو وہ صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی
تاریخ کو خون دیکھا تو یہ جو مہینہ روز و حیض کے درمیان میں گزری ہیں اسکو کہہ سکتے ہیں مسلمہ حیض والی عورت
حیض کی مدت میں جس رنگ کا خون دیکھے سو اسی سفیدی خاص کے تو وہ جس سے اور جس کے خون کے رنگ
ہیں سرخ اور سیاہ اور زرد اور سبز اور تیرہ رنگ اور مٹی کی رنگ تیرہ اسکو کہہ سکتے ہیں کہ سفیدی مال ہو
اور مٹی کے رنگ اسکو کہہ سکتے ہیں کہ سیاہی مال ہو ورنہ مسلمہ حیض کی مدت میں دو خون کے جو مہینہ پاک
دیکھے تو وہ پاک ہی حیض میں داخل ہے مثلاً ایک عورت کی عادت تھی کہ اسکو چھ روز حیض ہوتا ہے اور
اوتے روز زرخون دیکھا اور وہ روز پاک ہی تب ہر روز زرخون دیکھا تو وہ دو روز مہینہ پاک رہی ہے
وہ دو روز بھی حیض میں داخل ہیں اور اسکو کہہ سکتے ہیں کہ وہ حیض کا مکمل ہے کہ عورت حیض

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نفل کا وزن

۲۸

نفل کا وزن

بیان کے لئے لکھو ان انشاء اللہ تعالیٰ اور کہ وہ ہے قرآن شریف کا پہنچنا اسکی تین تین سے اور نفاس
 و خون ہے کہ اگر کھایا دوسرے کے بعد آوی اور اسکی کم دت کی چند نہیں ہے اور اسکی بہت زیادہ دت کیا
 حد چالیس روز نہیں اور اگر جو دو ٹرکی پیدا ہو میں ایک سچے اور ایک بچے تو پہلے اس کے پیدا ہونے کے بعد
 نفاس ہے اور اگر عمل کر چکے اور بعض اعضا کا کھانا ہو تو وہ بھی اس کا ہے اور وہ عورت ہی نفس کا
 اور فیض نفاس کا ایک ہی حکم ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ فیض کی واسطے ویسا ہی نفاس کی واسطے ہی ہے
 تو جس عورت کا خون موقوف ہو فیض اور نفاس کی ہو دت کی بعد یعنی دس روز کے بعد فیض موقوف
 ہوا اور چالیس روز کے بعد نفاس موقوف ہوا تو اس عورت کی غسل کے چھ بچاں درست ہے اور جو عورت
 کہ اس عورت کم مین جیسے عورت ہوئی اور چالیس روز سے کم مین نفاس سے صاف ہوئی تو اس
 عورت سے غسل کے چھ بچاں درست نہیں ہے اگرچہ اس قدر وقت گذر جاوے کہ اس میں غسل کر سکا
 اور تحریر نماز کا باندھ سکے تراقی ویر کے بعد اس سے جماع درست ہے اگرچہ غسل نہ کیا ہو و مگر نماز
 بے غسل درست نہیں ہے اور جب کسی عورت کا خون موقوف ہو و دس روز سے کم مین یعنی تین یا چار یا
 پانچ یا چھ سات یا آٹھ یا نو روز میں اور اسکی عادت سے کم ہو وے مثلاً اسکی عادت تھی ٹھکے وقت اور
 یہ خون موقوف ہوا اور پھر کے وقت اس صورت میں واجب ہے کہ غسل نہ دیری کرے نماز کے آخر وقت تک
 واسطے کہ شاید پھر خون آجاوے کیونکہ اسکی عادت کے پہلے موقوف ہوا اور اتنی دیری کرے کہ وقت
 مکروہ ہو جاوے مگر وقت تک یہی کرے اور اگر خون بنانا نہ ہو تو غسل کر کے نماز پڑھے
 ایسا کرے کہ نماز موقوف ہو جائے مثلاً اگر ایک عورت دیکھی اور اس سے زیادہ مین پاک ہوئی تو اسکو
 چاہیے کہ نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر رہے کہ چالیس روز گذریں اور بعض عورتیں چالیس روز
 کم مین پاک ہوئی مین نماز میں چھ تک کہ چالیس روز نہیں گذرنے میں انکی نہایت غلطی ہے اس
 لئے کہ کیا چاہئے مسئلہ اور جو خون کی فیض کی کم دت یعنی تین روز سے کم مین بند ہوا یا اسکی

رت یعنی دس روز سے زیادہ جو ہی یا نفاس چالیس روز سے زیادہ ہوئے یا عاقلہ عورت خون دیکھنے تو وہ
 سب استخاضہ ہے یا جو عادت کہ اس سے حیض اور نفاس کی پہچان کہی ہے اس سے زیادہ ہو سکے
 تو وہ بھی استخاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی اور اس سے بارہ روز خون دیکھا
 تو یہ پانچ روز جو سات روز کے بعد ہیں استخاضہ ہے اور وہ سات روز حیض اور ایک عورت ہے کہ اس کی
 عادت نفاس کی تین روز تھی اور اس سے پچاس روز خون دیکھا تو یہ تین روز جو تین روز کے بعد ہیں استخاضہ
 ہے اور وہ تین روز نفاس ہے اور یہ حکم عاقلہ کے واسطے ہے ستادہ اس کو کہتے ہیں کہ جس کی تین روز
 اور نفاس تین ہووے اور جو عورت ایسی ہے کہ اس کو کبھی حیض و نفاس نہیں ہوا تھا اور وہ بالغ ہوئی
 تو استخاضہ میں یعنی اس کا خون زیادہ روز تک جاری رہے تو اس کو اگر حیض نہ رہے تو دس روز میں اور
 جو خون کہ دس روز سے زیادہ ہے وہ استخاضہ ہی اور نفاس اس کے واسطے چالیس روز ہے اور بالغ
 روز چالیس سے زیادہ ہیں وہ استخاضہ ہے اور استخاضہ کا یہ حکم ہے جس عورت کو استخاضہ ہو وہ
 نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس کا شوہر جماع کرے مسئلہ عورت اسوا عنہ الی اور جس شخص کے رخم ہو
 اس طرح کا کہ اس میں سے خون یا پیپ بہے جاوے یا کبھی شخص کے پیاب بہا جاوے یا ناک سے خون بہا
 جاوے یا اس کے شکم سے بے اختیار ہوا چلے جاوے اور اس کو قدرت ضبط کی نہ ہووے یا اس طرح کا
 دوسرا انداز ہووے تو ان سب کا یہ حکم ہے کہ یہ سب ہر نماز کے وقت میں وضو کریں اور اپنی وضو سے
 فرض نفسل جو پابین سعاد اگرین جنت تک کہ وقت نماز کا باقی ہے ان سب کو وضو بھی باقی ہے اور جب وقت
 گزر جاوے ان سب کو وضو بھی ٹوٹ جاوے دوسری نماز جو آنے والی ہے اس کے واسطے دوسرا وضو
 کریں اور ان سب کو وضو وقت کے جانے سے ٹوٹتا ہے اور وقت کے آنے سے نہیں یعنی اگر طہر
 لیہ وقت آرنیکے پہلے وضو کرنے وضو کیا اور وضو کے بعد طہر کا وقت آیا تو اس کا وضو ٹوٹا اور اگر طہر کا
 میں وضو کیا اور طہر کا وقت جاتا رہا تو اس کا وضو بھی جاتا رہا اور طہر آدی کو وضو ٹوٹنے میں اور

جو کچھ لکھا ہو وہی تو چھوٹ جاوے تو اس طرح بیان کرنے میں شراب اور پیشاب وغیرہ کل گیا کیونکہ شراب
اور پیشاب بننے والا توبہ کر پاک نہیں اور ۱۰۰ اور تیل وغیرہ بھی کل گیا کیونکہ یہ سب بننے والے ہی ہیں
اور پاک ہی نہیں مگر اون کے جوڑنے کو کچھ لکھا ہو گا تو نہ پوچھا مسئلہ اور نجاست کہتے انہوں نے
یعنی خشک ہونیکے بعد اذکاشان معلوم ہوئے جس طرح شراب اور پیشاب وغیرہ تو اس طرح کی نجاست
اگر بدن میں لگی ہو وے تو تین بار دھونا کافی ہے اور اگر کپڑے میں لگی ہو وے تو تین بار دھوی اور پہنا
نچوٹے اور یہ شرط ہے کہ تیسری بار خوب سانچوٹے اپنی قوت کی موافق اور جو چیز ٹھیک قابل ہو وہی جسطرح
چٹائی اور جامد وغیرہ تو اسکے تیل سے ہو وے اور دھوکے چوڑھے اس قدر کہ سب پانی ٹپک جاوے
اور جب ٹپکنا سو قوت ہو جاوے تب پر دھو وے اور چوڑھے دیوے یہاں تک کہ ٹپکنا مقوف ہو جاوے
اس طرح تین بار کرے مسئلہ اور موزہ اور چونہ زمین سے ملنے سے پاک ہوتا ہے اگر اوچھین بند از ناپاک کی لگی ہو
مثلاً غلبہ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اس قدر ملے کہ ناپاک کی سب چھٹ جاوے اور اگر تیز از ناپاک کی ہو وہی جسطرح
وغیرہ تو فقط دھونے سے پاک ہو جائے مسئلہ اگر کپڑے یا بدن یا دوسری چیز میں مٹی لگاوے تو دھوئیے
پاک ہو وے خدا ہی خشک ہو وے خواہ تر اور خشک مٹی مٹنے سے بھی پکی ہوتی ہے اور جس میں
ناپاکیت نہ آئے کسی جسطرح شیر اور چوری اور آنہ اور تانبے کی دیگ اور جو چیز کہ مثل اسکے چیز میں
ملنے سے پاک ہو وے یاد رہنے سے اور زمین اور ایست کا فرشتہ کو کہ جانے اور نجاست کا اثر
سے جانے سے پاک ہو ہی اور اسپر خازن بہار دست ہے مگر نیم درست نہیں اور درخت اور گھاس
جب تک زمین پر کتری سے تنک اگر نخیں ہو جاوے تو کتنے سے پاک ہوئیں اور جب کائی جاوے
اگر نخیں ہو جاوے تو بغیر ہوا پاک نہیں یا روغن فصل نجاست کی قسم اور اسکا حکم کی سیان میں
اور نجاست روغن غالب اخفہ مسئلہ غلبہ کہتے ہیں بہت ناپاک کو جسطح شراب اور ادرک یا بنا اور

تکلیف کا بھی یہی قول ہے اور فتاویٰ مختصر شافعی میں بھی یہی ہے مسئلہ اور نماز کا گوشت ہر امر اور
پیشاب اور گہ نجاست غلیظہ و رطوبت گدانا اور ملی اور چہ نا وغیرہ اور نمیمہ یا خیال اور رطوبت کا بھی جطیہ اگرچہ انکا
گوشت حلال ہے مسئلہ اور خفیف کہ تین کم ناپاک کہ گھوڑا یا پیشاب اور جبکہ گوشت حلال ہے اور نماز کا گوشت
جطیہ گاوی اور بکری اور اونٹ وغیرہ اور خیال ان چریوں کا بھی حکا گوشت ہر امر جطیہ یا غلیظہ و رطوبت کا بھی
اون چریوں کی جبکہ گوشت حلال ہے تو وہ اگر جس خیال میں بد بو آتی ہو ناپاک چریہ جطیہ یا غلیظہ و رطوبت کی جسد کہ
ہم کہ چکے مسئلہ اور کبوتر اور شیر اور مور اور گوریہ وغیرہ کا پھیلا کہ ہے مسئلہ اور نجاست غلیظہ و رطوبت سے درم شری
موافق معاف ہے اور اگر درم شری سے زیادہ ہووے تو نہیں یعنی اگر نجاست غلیظہ و رطوبت سے درم شری بد بو
تو ہوتے اور نماز پر یہ لیوے تو معاف ہے اور زیادہ میں نہیں پہنچاؤ اور درم شری کا اندازہ تین کی غار پر آج
یعنی چار چوبیس گنا رہے اور پانی لیوے تب جہانک پانی ٹھہرے وہی غار تین کا مسئلہ اور نجاست غلیظہ
پاک چوتے سے کسی کم تلک معاف ہے اور چھ چوتھا حصہ پور ناپاک ہووے تب نہیں یعنی جہانک کبیرا
ناپاک ہے چوتے سے کسی کم تب تک نماز اوس گہ سے دوسری اور جب چوتھا حصہ پور ناپاک ہووے تب نماز
درست نہیں مسئلہ اور پھلی کا خون ناپاک نہیں ہے مسئلہ اور گدے اور بچر کا لعاب پاک پیر کو ناپاک نہیں کہ اگر
اسے اسے کہ وہ شلک ہے اور پاک چیز کی پاکی شک سے نہیں جاتی مسئلہ اور پیشاب کہ وقت جو سوئی کی
فک برابر چیت ہے تو وہ کچھ نہیں ہے مسئلہ اور جس کڑی کا استر ناپاک ہووے تو اوسکے اچھے نماز
درست ہے مسئلہ اور جس بچر کا ایک کنارہ ناپاک ہووے اوسکے دوسرے کنارے پر نماز درست ہے
خواہ اوسے ایک کنارے کی بلانی سے دوسرا کنارہ ملے خواہ نہ ملے کیونکہ وہ بچہ ناجہای زمین کے ہے
اور یہ فتاویٰ مختصر شافعی میں ہے اور یہی شرح وقایہ میں بھی ہے مسئلہ اور اگر ایک کڑی پاک ہووے اور
اوس میں ناپاک کڑی ایسا ہو کہ بچا یا گیا ہو وہ اوس ناپاک کڑی کی بھی اس کڑی میں آگئی ہو وہی پاک اس قدر
پاک ہووے کہ کچھ ہونے سے نہ چھوے تو اوس پاک کڑی کے اور نماز درست ہے تو اگر ایک کڑی ناپاک ہووے

مکان پر جو مٹی اور گوبر سے لپیلا ہے کہا گیا تو اوس کچرے پر غار درست ہے اور اگر کسی شخص کے
 کپڑے کا ایک کنارہ انا پاک ہو گیا اور اوس شخص کو سوتا اور اوس شخص نے کوئی کنارہ اور سر کپڑا بغیر ہڈی
 سے اٹھوڑا تو وہ کپڑا پاک ہے کیونکہ مسئلہ کچھ طرح مثلاً ایک شخص نے گھوٹ پر گدھے کی فوری جلد سے اور گدھے
 سے اسی پر پیشاب کیا اور اوس گھوٹ کے دوسرے ہونے اور اوس گھوٹ کے مالک دو شخص ہیں دونوں
 اپنا اپنا حصہ لیا مثلاً دوسرے تیار ایک ایک سن لیلیا تو اس صورت میں دونوں حصے پاک ہیں اس واسطے کہ
 احتمال ہے دونوں کی تہیں کہ دوسرے کے حصے میں نجاست ہوگی یا اوس میں سے کچھ کسی فقیر کو دیا تو اس صورت میں
 ہی سب پاک ہے اس واسطے کہ احتمال ہے کہ نجاست اوس میں گئی اس پاک کا اعتبار معروف کیواسطے ہے
 تاکہ مروج ضرورت میں فصل استنبہ اور استنجا اور استنزال کے بیان میں پیشاب کے بعد
 تنہا نہ نکھرے اور اوس عضو کی جگہ کے پاس سے نرم نرم تین بار دوسرے گامی کی استنجان کچھ اور اوس
 عضو کے سوراخ کو زمین یا کھنڈ پر مس کرے میں پیشاب باقی ہووے وہ کھجواوے اور کھجواوے لیکر تھلا
 مثلاً اور شرح اور اوس میں فتاویٰ جو ہے لکھتے کہ مناسب ہے وضو کرے کوٹھنے کے بعد استنجا کرے اس واسطے
 کہ شاید اس کے پیشاب کے مکان سے کچھ نکلتا ہو اور دوسرے کا محتاج ہووے مسئلہ اور اس شخص میں
 اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ چار سو قدم تھلا اور بعض تین سو قدم اور بعض دس قدم اور بعض کہتے ہیں کہ
 بعض بزرگ کی اسی طرح دس قدم اور بعض کہتے ہیں کہ زمین پر پانچوں سٹاروں کے ساتھ پانچوں سٹاروں کے ساتھ پانچوں سٹاروں کے ساتھ
 پانچوں سٹاروں کے ساتھ پانچوں سٹاروں کے ساتھ پانچوں سٹاروں کے ساتھ پانچوں سٹاروں کے ساتھ پانچوں سٹاروں کے ساتھ
 طبیعت مختلف ہے جس میں جس کی تالی ہو جاوے کہ اب سب پاک ہونے میں معتبر اور درست ہے
 کہ وہ اس طرح استنجا کرے اس واسطے کہ ہر ایک اپنے آدمی اپنے احوال سے خوب خبر کند ہے مسئلہ بعد اس کے
 کافی تشریح اس عضو کو بائیں ہاتھ سے دھوے اور فوٹون قرعہ بائیں ہاتھ سے دھوے اور دیکھ کر کہ سب سے
 اور اگر بائیں ہاتھ سے دھوے اور اس خبر دیکھتے ہیں اور یہی فتاویٰ مختلف شافی

این همی نگه است که در استخوان است که هر یک یعنی جویشاب باقی است اوست باکی است که نا و غا است
 و وقت بنیک بعد غیا است پاک کرنگو استخوان است که هر یک و غا است که هر یک با غرور کو صورت او کی است
 که اگر احتیاج غا کی رکتا هوئے تو پہلے آتین او مثال ہوئے بعد اس کے بائیں ہاتھ میں بن کھنچ یا کھنچ
 زیادہ ایلیوے اور جافرو میں جاوے اور جب جافرو میں جاوے تب پہلے یا مان یا ٹون رنے کے
 اور جافرو پر ہر وقت قبلے کی طرف منہ اور پیشہ نہ کرے اور جس چیز پر خدا تعالیٰ کا نام لکھا ہوئی باقرآن
 سے کہ لکھا ہووے تو او کو اپنے ساتھ نہ لیجاوے اور جافرو پر بنیکو پہلو کلن دست کر لیتی اور بنیکو سر جاکو
 اور جافرو میں آنیک پہلے وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگے اور کہے اَعُوذُ
 بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجْسِ الرَّجْسِ الْحَبِیْثِ الْحَبِیْثِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور جافرو پر قوت بائیں ہاتھ
 زور کر جس میں جلدی فراغت ہوئے اور جس میں جلدی ہوئے اس کو چھپانی سے استخوان کو سے اور اگر مبدل
 میں ہوئے تو آدمیوں سے دور جاوے جس میں کیسی نظر ہے اور جس جگہ پیشے گا وہاں پر پونچے
 کے پہلے سر نہ کہوئے اور آدمیوں کے کھینچنے کی جگہ پر اور آدمیوں کی درخت کی نیچے جافرو پر نہ بیٹھے
 اور ہوا کے مقابلے پر اور بلندی کی طرف پیشاب نہ کرے اور آفتاب اور مشاب کی طرف نہ دیکھو ^{نظر}
 کہ سب سے جو اوپر فرہین آوے جافرو پر چکے تب کلن لیوے اس طرح کہ مرد و عورتی تو گری کے
 و فون میں پہلے کلن کو آگے پیچے کو لیجاوے اور دوسرے کلن کو پیچھے سے آگے
 کو لاوے اور خیرے کلن کو بر آگے پیچے کو لیجاوے اور اگر زیادہ کی حاجت ہوئے تو زیادہ لیوے
 اس واسطے کہ استخوان کر تین کلن سے مستقیم ہے اور اس میں کچھ عدد نہیں مقرر ہیں خواہ تین سے کم میں مفائی
 ہوئے خواہ زیادہ میں غرض صاف ہونی ہے اور کلن اس طرح لیوے کہ پاک بدن پر پونچے اور گری کے
 دونوں اس واسطے کہ آگے پیچے کو لیجاوے کہ ان کا حصہ گری میں لٹک آتا ہو اور اس میں کچھ لگ بخاوی اور جاکو دونوں گری کے
 اور تینوں کو یکجا کلن پیچھے سے آگے کو لاوی اور دوسرا آگے پیچھے کو لیجاوے اور ہر تیرا پیچھے سے

۳۶ باب فی الاستحباب کے بیان میں

مفتی رحمتہ اللہ علیہ

اگر کوئی مرد یا عورت سے عین خیمہ میں لگتا ہے اور عین کے کاغذوں میں سے ہے اور پہلا کلچر عجمی سے آکر کوئی لڑکا
 زیادہ خانی ہوتی ہے اور اگر عورت ہو تو ہمیشہ پہلا کلچر آکر ہے عجمی کو لہذا وہی اسوہ طہر کہ اس کا اندازہ لگائے
 لگے اور دوسرا چھوٹے آکر کوئی لڑکا اور عورت یا عجمی کو لہذا وہی اسوہ طہر کہ اس کا اندازہ لگائے
 ہمیشہ پہلا چھوٹے آکر کاغذ کے بعد پانی سے آبدست کرنا واجب ہے جب چاہے کہ پانی سے استنجا کرے
 تب کشادہ ہو کر بیٹھے اور پہلا لہ کہ وہ ہونے تب بعد اسکے اوگلی کی سپیٹ سے آبدست کرے خواہ
 ایک اوگلی ہو اور دوسرا عین بکر اوگلی کی نوک سے آبدست کرے کیونکہ اس سے یہ اسیر ہوتی ہے اور جب
 آبدست کر چکے تب پھر دوسری بار ہاتھ دھوئے مسئلہ اور بہت زیادہ عدد استنجا کے ساتھ مرتبہ میں اور
 بہت کم ترین مرتبہ اور پانچ مرتبہ بھی ہے اور بعض عالموں نے کہا ہے کہ اس قدر دھوئے کہ اس کے دلی
 تسلی ہو جاوے اور بائیں ہاتھ سے آبدست کرے مسئلہ جبوقت نجاست درم شرعی سے زیادہ اور
 مقام کے گریز و لگی ہوئی تو اسوقت استنجا کرنا پانی سے سنت ہے اور اگر درم شرعی سے زیادہ لگی
 ہوئے تو اسوقت استنجا کرنا پانی سے فرض ہوئی اور اگر درم شرعی کو برابر لگی ہوئی تو اسوقت استنجا کرنا
 پانی سے واجب ہوئی لیکن افضل یہ ہے کہ پانی سے استنجا کرے مگر جو مقام الیسا ہوے کہ وہ پانی سے
 آبدست کرے تو آدمیوں کی نظر اس کے عورت پر پڑتی اور اس سے بدن چھپ سکے تو اس مقام میں طہر
 پر کفایت کرے آبدست نہ کرے تاکہ بدن کو اس سے فاسق نہ ہو مسئلہ اور استنجا کرنا پھر اور مٹی
 کے قہیلے اور خاک اور ریک اور لکڑی اور غصے اور روئی اور برائے کپڑے سے روایہ اور پانی اور
 شیکے اور شیشہ اور پکی ہوئی اینٹ اور گھاس اور کھٹے سیر اور اس چیز سے کہ ناپاک ہے جس طرح گوبر اور
 اوچھیر سے کہ گھاس کی ہے جس طرح نمک اور داہنہ ہاتھ سے اور کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے اور ایسے
 کپڑے اور تیر لکڑی اور تیر چم سے مکروہ ہے مگر ضرورت کیوقت سو اسے گوبر اور کاغذ کو ان میں سے
 اور دھونے کاغذ سے بہت ہے مسئلہ کثر العباد میں لکھا ہے کہ کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے

میرا باب غار کے بیان میں فصل نامہ اور متروک باب کا ہے
 رہتی نہ کرے اس واسطے کہ کاغذی اعلیٰ کرنا اصل نام کے اور ہے اور اس کے بعد متروک
 باب میں بیانی کو پہنچے تاکہ ان شاء اللہ پر غلطی نہ ہو اور یہ تو اس ہے اسکو استغنا کہتے ہیں فقیر اباب
 نماز کے بیان میں اس باب میں تیس فصلیں ہیں پہلی فصل نماز کے وقتوں کے
 بیان میں فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہے اور صبح صادق ایک جوڑی سفیدی ہے کہ وہ
 آسمان کے کنارے پر ظاہر ہوتی ہے اور اس وقت سے جب تک کہ آفتاب نکلتا وقت باقی رہتا ہے
 اور وہ سفیدی جو ظاہر ہوتی ہے اسکو صبح کا ذب کہتے ہیں نہ رات میں داخل ہے فجر کی نماز
 وقت میں ہے اور فجر کی نماز کا وقت آفتاب ٹھٹھنے سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ چرخ
 اصلی چڑھ کر آگے نہ آئے تاکہ ایک روایت میں ہے ابی حنفہ رحمہ اللہ سے اور دوسری روایت
 ابی حنفہ رحمہ اللہ سے یوں ہے کہ جب تک کہ سایہ پر خیر کا سایہ اصل چڑھنے کے اوپر نہ ہو
 اور زین قہر ابیوسف اور محمد بن عثمان رحمہما اللہ کا ہے یہ مضمون شروع وقایہ کا ہے اور سایہ اصلی
 یعنی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی چڑھنے تک ایک
 جگہ یا زمین پر ایک لکڑی کھڑی کرے گا مٹی اور اوس لکڑی کے سائے کے سر پر ایک نشان کرے
 پر جب تک کہ سایہ کم ہوتا ہے تب تک معلوم کرے کہ آفتاب سر زمین آیا اور جب کہ سایہ کم ہو
 اور نہ زیادہ ہو اوسکی تکین استوائی کہتے ہیں اور وہی سایہ اصلی ہے اور یہ ٹھیک دو پر کو ہوتا ہے
 اور فتاویٰ مختصر شافعی اور شرح ہدایہ میں بھی لکھا ہے اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ
 لکھا ہے کہ سایہ اصلی اوس سائے کہ کہتے ہیں کہ بھانٹے کم ہونا سایہ کا موقوف ہو کر
 آیا وہ ہونا شروع ہو کر اور یہ وہی مضمون ہے جو لکھنے کے خلاصہ یہ ہے کہ جب پر خیر کا سایہ
 دونا ہو اسایہ اصلی چھوڑا کے اور دوسری روایت کے موجب جب پر خیر کا سایہ اوس کے برابر ہو اسایہ اصلی
 چھوڑا کے تب وہ چکر کا آخر وقت ہی پر اس وقت سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک

کہ آفتاب نہیں دیکھا اور جب آفتاب ڈوبتا ہے تب مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جو جب تک
 کہ شفق غائب نہیں ہوتی اور شفق کہتے ہیں اس سرخی کو جو آفتاب ڈوبنے کے بعد کچھ عرصہ تک ظاہر
 ہوتی ہے اور اس کو ہندو میں سندرہ کہتے ہیں یعنی جب تک کہ سرخی رہتی ہے مغرب کا وقت بھی رہتا ہے
 اور جب سرخی مستجاباتی ہے تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہے اور اس وقت سے عشا کا وقت شروع ہوتا ہے
 اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق نہ آئے اور وتر کا وقت عشا پڑھنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے
 اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق نہ آئے اور وتر اور عشا کا وقت ایک ہے لیکن ان دونوں
 مستحب لازم ہے کہ پہلے عشا پڑھے تب وتر پڑھے اس واسطے وتر کو پہلے نہیں پڑھتے ہیں بیان و
 مستحب کا اور مستحب ہے فجر کی نماز شروع کرنا اس وقت کہ صبح روشن ہوئی مگر ایسے وقت شروع
 کرے کہ چالیس آیت یا زیادہ اس سے باقراوت پڑھ سکے اور اگر اس کے وضو میں مشاغل ہوئے تو پھر
 وضو کر کے اس قدر دہرائے کہ جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اسْتَفْدُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ
 اعظم الاجر۔ روشنی میں ادا کرو فجر کی نماز کے تین میں بیشک روشنی میں ادا کرو فجر کا نیز اگر زیادہ
 ضروری اور ثواب کی واسطے اور مستحب ہے فجر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنوں میں جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہے اِذَا امْتَدَّ الْحَرُّ فَأَمِّرْ بِالْقَصْرِ جَوْثِ تَحْتَ هَوَىٰ غَرْمٍ ہر سردی و نماز کو
 یعنی نماز ظہر میں تاخیر کرو تا گرمی کم ہو جاوے اور صبح بخاری میں الصلوٰۃ کی جگہ پر بالظہر ہے معنی ایک
 ہیں یعنی سردی کو نماز ظہر میں فَإِنَّ صَلَاتَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَلَاتِهِ اس واسطے کہ سختی گرمی و وزخ کو جو شر
 کہ نہیں ہے اور مستحب ہے تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اس قدر تاخیر نہ کرے کہ آفتاب کا رنگ بدل جاوے
 اور آنکھ میں خون نہ پڑے کیونکہ اس قدر تاخیر کر دے اور مستحب ہے عشا کی نفل رات تک یعنی اٹ کی
 ستائی تک اور آدھی رات تک تاخیر عشا کی مباح ہے اور بعد آدھی رات کی تاخیر کرنا بغیر عذر کو مکروہ اور
 مستحب ہے تاخیر رات کی آخر رات تک اس شخص کی واسطے جو اپنی جائگہ پر اعتماد رکھتا ہے اور جس کو جاگنے کا

عشاء میں ہے وہو نیک پہلے ادا کرے اور جب پہلی طرہ کی نماز جائے کہ دنوں میں اول وقت ادا کرنا اور
 قرب کی نماز قنوت ہے ہمیشہ اول وقت ادا کرنا اگر کسی بی بی کے روز اور شب پہلی کے روز اول وقت ادا
 کرے اور عشاء کا اور باقی سب نماز کی تاخیر کرنا بیان اول وقت کا جس میں نماز درست نہیں ہے
 اور مکر وہ ہے مسئلہ آفتاب نکلنے وقت اور جب آفتاب سر پر آوے یعنی ٹھیک دوپہر کی وقت اور آفتاب
 ڈوبنے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جہانے کی درست نہیں ہے مگر اسی روز کی اگر کسی سے استفادہ
 تاخیر ہوئی ہوئی کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہوئی تو آفتاب ڈوبنے وقت درست ہے لیکن اس قدر تاخیر کیا
 جائے کہ چونکہ اس قدر تاخیر مکر وہ ہے جیسا کہ لکھ چکے ہیں مسئلہ ہے ایک رکعت عصر کی پانی اونٹن پر پانی دیکھو
 اور جب نماز میں ان تین وقتوں میں نہیں درست ہیں اور مکر وہ ہے نفل پڑھنا جب امام جمعہ کا خط پڑھنے کے
 ارٹھے اور بعد صبح صادق کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد جب تک کہ نماز
 مغرب کی نہ ادا کرے نفل مکر وہ ہے مگر دو رکعت سنت فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی ہے ادا کرنا اور اگر نا
 اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جہانے کی درست ہے اول دنوں وقتوں میں یعنی بعد صبح صادق کے اور بعد
 عصر پڑھنے کے اگر غروب پہنچے تک لیکن امام جب خطبے کو اونٹن تب اس وقت یہ سب بھی مکر وہ ہے اور
 دو فرض ایک وقت میں نہیں ادا کیے جاتے پھر سب حج کے دو فرض کے یعنی کذا اور بعد اس کے پھر
 مشا ایک وقت میں ملا کے پڑھے اور جو نماز کہ فوت ہے اس کو حقیقتاً چاہئے ادا کرے اور کذا کہ نہیں ہے اس
 مقام میں مسئلہ اور جو عورت کہ پاک ہوئی حیض یا نفاس سے عصر کی وقت میں تو وہ عصر پڑھے اور عشاء
 وقت میں تو وہ عشاء پڑھے مسئلہ اگر ایک رکعت کا باغ ہو یا کافر مسلمان یا آخر وقت میں اور وقت باقی
 نہیں ہے مگر اس قدر کہ تحریر مہاندہ ہے تو اس وقت کی نماز کی قضاء پڑھنا اول دنوں پر واجب ہے
 اور اگر ایک رکعت کی تین آخر وقت میں حیض ہو تو اس پر اس وقت کی نماز کی قضاء پڑھنا نہیں ہے جب تک
 سوال اس میں کیا حاصل ہے کہ رات اور دن میں پندرہ رکعت نماز ادا نہ کرنا غرض کی اہمیت

مکتوبات اور سات کتبات کو اور دو کتبات صبح کی وقت کہ تہم ان میں سے ہے اور عزرات میں جو اب
 دیکھی تھیں کہ سب سے تہم واز سے بہشت کے کشادہ ہوتے ہیں اور عزرات کی سات کتبات
 کی سبب سے ساتون روزہ کو دروازہ بند ہوتی ہیں اور فجر کی دو کتبات کو سبب سے دیکھ گناہ اور رات کا گناہ
 بخشے جاتے ہیں اور قیادی مختصر شافی میں ہی لکھا ہے **فصل دوسری اذان و اقامت کی کیا چیز**
 مسئلہ اذان کہنا یا نہ وقت کی غماز اور جمع کی غماز کیہ اسطے سنت ہو کہ وہ ہر دو کو حق میں اور عورتوں کے
 مرد و عورت میں اور اذان کیہ اسطے اور جنائے اور عیدین کی غماز کیہ اسطے سنت نہیں اور اذان
 کہنا نماز کی وقت میں سنت ہے وقت کے قبل اور وقت کے بعد سنت نہیں ہے اور اگر وقت کچھ کم ہو تو اذان
 کہے تو اسکو پھر پھر ایسے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک فجر کی غماز کیہ اسطے
 اخیر آدمی استہین اذان کہنا وہ اسے اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہنچتا ہو وہ تاکہ تو اذان
 کہنے کا پاسے اور اذان کہنے وقت قبل کی طرف متوجہ ہونے اور اپنے دونوں انگلیاں دونوں
 کانوں میں کہ اور جب حی علی الصلوٰۃ پڑھنے سے پہلے وہ طرف پیڑے اور جب حی علی الفلاح پڑھنے
 سے پہلے بائیں طرف پیڑے اور لفظیں اذان کی مشہور ہیں اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کو بعد اذان
 نہیں پڑھتے مگر وہ مرتبہ کہ اور اذان کی لفظیں اجدائے اور ہر شعبہ کے اس سے نکلے اور کوئی حرف
 اذان میں سے کم کرے اور اذان کے درمیان میں کوئی حرف زیادہ نہ کرے اور حرف کا زبر اور زبر
 جزم اور مد وغیرہ اگر کیہ اسطے زیادہ کم کرے لیکن خوش گوار بھی آواز سے اذان کہنا بہت فہم ہے
 مگر جبکہ اذان کی لفظیں کچھ نہ بگڑے اور قدم ایک ہی جگہ پر رکھے مسئلہ اور اگر اذان کا مکان اسطے
 ہونے کہ اگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے میں دھنہ بائیں منہ پیڑے بغیر فان کے اوٹھائے تو
 اعلان ہوا تو قیادوں اوٹھائے مثلاً ایک اذان کا مکان اسطے کہ اوٹھیں کتر کی ہوئے اور
 اوٹھیں گئے تو از باہر آئے اگر فان ایک جگہ پر رکھے تو اس وقت پانوں اوٹھا دے اور

دینی کمر کی بین سز نکالے اور کئے جی علی الصلوٰۃ تب یہ جاوے بائیں کمر کی کی طرف اور اپنا سر کمر کی تہ
نکالے اور کئے جی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہوئے اور اعلام کے معنی نماز کی واسطے خبر کرنا
مسئلہ اور اقامت مثل اذان کے ہو لیکن اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کے اور جی علی الفلاح
بعد قدر قامت الصلوٰۃ کے دوبار اور منہ قبلہ کی طرف کرے اذان کی طرح اور اذان کہیں کیے چھین اور
اقامت کہیں کیے چھین بات نہ کہے یعنی اذان اقامت کہتے ہوئے نہ بات کرے مسئلہ اور متاخرین
لوگوں نے تشویب کو پسند رکھا ہے سب نماز کی واسطے اور قدیم لوگوں کے نزدیک بکرہ ہے
مگر فجر کی وقت مکروہ نہیں اور روایت ہے محابہت اور ہونے کہا کہ میں محمد اللہ بن عمر کے ساتھ
ایک مسجد میں گیا اور اوعین اذان ہو چکی تھی اور ہم وہ رکعتیں کہ اوعین نماز پڑھیں تب موزوں
تشویب کسی پر عبد اللہ بن عمر سے لگا اور مجھے کہا کہ اکل یہ سے ساتھ اس بدعت والی کی پاس سے
اور اس مسجد میں ساز نہ پڑی اور عبد اللہ بن عمر نے تشویب کہنے وہ لوگوں کو کہہ دیا اس واسطے کہ لوگوں
نے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکو نکالا یہ جامع تہذیب میں ہے اسی حدیث سے قدیم لوگوں نے
مکروہ سمجھا اور تشویب کے معنی اعلام کے بعد اعلام کہ نامثل الصلوٰۃ الصلوٰۃ خواہ قامت قامت
یا مانند اس کے وہی لفظ کہ اسماء موزوں اذان اور اقامت کی درمیان میں چار رکعت کے
سوا میں پیشہ مگر مغرب کی وقت نہ بیٹھ بلکہ مور یہ دیر کرے تب اقامت کہ مسئلہ ایک نماز فوت ہوئی
ہوئے تو اوس کے واسطے اذان اور اقامت دونوں کے اور اگر میت سی نماز فوت ہوئی ہو میں تو پہلے نماز
کی واسطے اذان اور اقامت کہی اور باقی نمازوں میں مختار ہو چاہی دونوں کے یا حفظ اقامت کہی پر کفایت کرے
مسئلہ محدث کی اذان جائز ہے اور اقامت اور مکروہ ہے اور اگر وہ اقامت کہی تو دہرائی سی بخادی اور غیبی اذان
اور اقامت دونوں مکروہ ہیں اگر وہ اذان کہی تو دہرائی بخادی اور اقامت کہی تو دہرائی بخادی اس واسطے کہ
تشویب یہ ہے بار اقامت کہنا نہیں آتا کہ اقامت حاضر لوگوں کی خبر کی واسطے یہ تو بس ایک ہی کفایت ہے اور اذان

جانب لوگوں کی خبر کو واسطے تو ہمیں شبہ ہے کہ جنہوں نے سنا ہوگا اور جنہوں نے نہ سنا ہوگا تو پھر دہرائی میں
 ہوگا فائدہ ہی مسئلہ جنب اور عورت اور است اور دیوانے کی اذان کر دہ ہے اور اگر یہ سب کہیں تو مستحب ہے
 کو پھر دہرائی سے مسئلہ سفر اذان اور اقامت دونوں کے اور اگر وہ فوت ترک کرے تو کر دہ ہے ولیکن اگر
 اقامت پر کفایت کرے تو جائز ہے اور جو شخص کہ جماعت کی مسجد میں نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت
 دونوں کے اور اگر وہ ایک ہی ترک کرے تو کر دہ ہے اور جو شخص کہ اپنے گھر میں نماز پڑھے اور اس کا گھر
 شہر میں ہو وے تو وہ اذان اور اقامت دونوں کے اور اگر وہ دو ترک کرے تو جائز ہے اوسکی مسجد میں اذان
 اور اقامت محلے کی مسجد کی کفایت ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے اذان انا محلی
 لیکن فیما یعنی اذان غلبہ کی کفایت کرتی ہے جماعت میں اور یہ حکم اوقات ہے کہ اوسکے محلے کی مسجد میں اذان
 اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گاہ تو نہیں کہ یہودی اور دھرمی مسجد میں اذان اور اقامت ہوتی ہو وہی تو وہاں کے
 نماز کا حکم شہر والے نماز کا ہے جیسا کہ لکھ چکے ہیں وہی وہی ترک کرے تو جائز ہے اور اگر وہ دھرمی مسجد میں اذان
 اور اقامت نہ کرتی ہو وہی تو وہاں جو شخص کہ اپنے مکان میں نماز پڑھے اور اس کا حکم مسافر کا ہے یعنی اگر فقط اقامت
 کرے تو جائز ہے اور اگر وہ دو ترک کرے تو کر دہ ہے مسئلہ اور جب اقامت میں ہی علی الصلوۃ کو توبہ امام اور
 اگر کہے ہو جائیں اور جب اقامت الصلوۃ کو توبہ امام نماز شروع کرے فصل تیسری نماز کی شرطیں
 کو یہ ہیں اور شرطیں نماز کی چوتھیں وہ سب نماز کے چاروں طرف میں پہلی شرط یہ ہے کہ نماز کا بدن پاک ہو
 یعنی اگر بدن نہ ہو تو وضو کر لیوے اور اگر جنب ہو وے تو غسل کر لیتے اور اگر بدن کی نجاست الکی ہو وے
 تو وہاں سے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس سب کا بیان دوسری شرط یہ ہے کہ اگر پاک ہو وے اگر کوئی شخص پاک
 کپڑے نماز پڑھے بغیر عذر کہ وہ نماز باطل ہو وے سنا جس شخص کا کپڑا چھ کپڑا پاک ہو وے اور ایک چھ پاک
 اور اس کے پاس دوسرا کپڑا ہو وے اور نہ کپڑا پاک اگر نہ الا ہو وے جو مسے جھلج بانی اور سر کہ وہ جو اسی کپڑے
 نماز پڑھے اور پھر نہ ہو وے اور اگر اوس کپڑے ہوتے ہوئے نکلا پڑھے تو درست نہیں ہے اگر تین جیسے

فیصل ہاں فضل سہ نماز کے شرطوں کے بیان میں

۴۴

مستطاب

زیادہ دیکھا گیا ہے اور ایک صوفی سے کہہ کر کہ یہ نماز الیٰہی ہے تو درست ہے اور اگر
تمام کرنا پاک ہووے اور بگاڑ ہے تو درست ہے لیکن اسی کیلئے ہے کہ ہر جس کا بدن عورت چھایا ہو
اور جو فضل سے اپنا دے تو وہ بگاڑ ہے اشاریہ خواہ کتر خواہ بیہاں کر تب ہے کہ بیہہ کر رہے اٹھارے
اس واسطے کہ اندام نہانے بیٹھے کیوقت چھایا ہوتا ہے اور یہی فضل ہے اور تیسری شرط نماز کا مکان پاک
ہو وی اس قدر کہ دونوں پانوں اور دونوں بازو اس پر کہ سکے اور سجدہ کر سکے اگر اس کے سوا ای اور باقی جگہ ناپاک
ہو وی تو نماز درست ہے مسئلہ اگر مصلیٰ چھوٹا ہووے اس طرح کا کہ اگر دونوں پانوں کے ٹوٹے نہ ہونے
اور زمین ناپاک ہے تو اس حالت میں مصلیٰ پاؤں کے نیچے رکے بھی کی جگہ پر زمین کیونکہ مناس زمین
پانوں کا پاک جگہ پر ہونا مستحب ہے جب پانوں پاک جگہ پر ہو نماز درست ہوئی اور عوام لوگ اس طرح کا مصلیٰ مسجد کی
جگہ پر رکتے ہیں اور پانوں کی جگہ خالی رکھتے ہیں ایسا کیا چاہیے مسئلہ اگر مریض کے نیچے چھوٹا تخت ہو وی اور اس پر
حال اس طرح ہے کہ اگر دوسرا کپڑا اس کے نیچے چھایا دین تو اس وقت پھر ناپاک ہو جاوی تو اس صورت میں
مریض اسی جگہ پر نماز ادا کرے نماز اس کی درست ہے اور اگر کوئی مریض اس طرح کا ہے کہ کچھ نہ بٹنے
سے اس مریض کو ایذا ہوتی ہے اگرچہ دوسرا چھوٹا ناپاک نہیں ہوتا ہے تو اس صورت میں بھی وہ مریض اسی
جگہ پر نماز پڑھے مسئلہ اگر بالکل زمین ناپاک ہے یا تمام کچھ ہے اور کہیں خشک نہیں ہے تو اس صورت میں
کہ ٹپ ہو کے نماز اشاریہ ادا کرے یہ مسئلہ الاسلام سے لکھا ہے چوتھی شرط نماز کی عورت کا چھایا
ہے اور عورت کہتے ہیں جس بدن کو جب کا چھایا نہ فرض ہے اس کا ہم نجی بیان کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ
مسئلہ عورت مردوں کی واسطے ناف کو نیچے سے زانو کو نیچے تک ہے اور ناف عورت میں داخل نہیں ہے
اور نہ از عورت میں داخل ہے اور نوٹ دیوں کہ اس واسطے عورت مرد کی طرح ہے مگر اس کے واسطے بیہہ اور
بھی عورت ہی اور آزاد عورتوں کی واسطے تمام بدن عورت ہے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم کے سوا
اور بیہہ عورت کے عورت نہیں ہیں اگر نماز میں یہ سب کچھ ہنگے تو نماز درست ہوگی لیکن

شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق میں یہ عضو بھی عورت کا حکم کرتی ہیں تو یہ بیگانہ مرد کی تین منہ اور دو ہونٹوں اور
 دو نو قدیم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ جو بدن کہ عورت میں داخل ہے اوس میں سے ہر ایک عضو کا
 چوتھا حصہ کہلانا نماز کو باطل کرتا ہے مثلاً آراء عورت کی پسیلی اور پیٹ اور ران اور دبر اور فرج ان میں
 کسی عضو کا چوتھا حصہ کہلانا ہو گا تو نماز درست نہوگی اب بطرح بال جو سر سے لگتا ہے چوتھا حصہ کہلانا ہو گا
 تو نماز درست نہوگی کیونکہ سر دوسرا عضو ہے اور بال جو لگتا ہے سو دوسرا عضو ہے خلاصہ یہ ہے
 کہ عورت میں ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کہلانا نماز کو باطل کرتا ہے اچھین ٹیٹہ بھی اور دوسری عضو بھی
 آگے یا سر دکاؤ کر یا خضیر چوتھا حصہ کہلانا تو نماز درست نہوگی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہے اور خضیر دوسرا
 عضو بطرح دوسرے عضو کا کہلانا جو عورت میں داخل ہے اور بطرح لوثی کا حکم ہے مسئلہ عورت چہلانا
 دوسرے آدمی سے فرض ہے اپنا دیکھنا منع نہیں ہے مثلاً کوئی شخص اپنے تئیں نماز میں لنگا دیکھو تو نماز
 درست ہے اور اگر دوسرا دیکھے تو نماز درست نہوے مسئلہ اور جو شخص کپڑا اپنا دیکھتا ہے کہ رکوع
 سجدے سے نماز ادا کرے اور یہ کہے ہو کہ ادا کرنے سے بہتر ہے جیسا کہ اوپر لکھا چکا ہے چونکہ
 قبلہ کی طرف نہ کرنا کو جو شخص قبلہ کی طرف نہ لاسکے شیمن کے خوف سے کہ دشمن قبلہ طرف ہوے یا
 کوئی جانور پہاڑنے والا قبلہ طرف ہوے اس کے خوف سے قبلہ طرف نہ لاسکے تو اس صورت میں
 جب طرف سے ادا کرنا چاہیے خواہ کثرت سے خواہ بٹھے خواہ لیٹ کے مسئلہ اگر کوئی اہل طہر کے مکان میں
 جا پڑے کہ اوسکو قبلہ کی طرف معلوم نہوے تو اوس جگہ جو شخص کہ حاضر ہوے اوس سے پوچھو اور نماز
 ادا کرے اور اگر بغیر پوچھے نماز پڑھے اپنے دل میں ٹھہرا کہ تو درست نہیں ہے اگرچہ قبلہ کی طرف پڑھی ہو
 اور اگر اوس جگہ کوئی نہوے کہ اوس سے پوچھو تو اپنے دل میں بخبری کرے جب طرف کہ اس کے دلو
 یقین ہوے اور طرف نماز پڑھے اور بعد نماز کے اگر معلوم ہو کہ قبلہ کی طرف نہ تھی تو نماز ادا کی
 ہوئی اور یہ نہوے کہ اوسے اگرچہ دوسری طرف پڑھی ہووے اور بخبری کوئی دلیل نہ ہو کہ قبلہ

ایک شخص نے تحریر کی کہ نماز شروع کی اور اوسکی ایک رکعت پڑھنے کو بعد معلوم ہوا کہ قبلہ دو طرف
ہو تو اوس طرف پہر جاوی اور باقی نماز اسی طرف ادا کرے اور اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھی یا پہر اوسکے
تینیں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو اوس طرف پہر جاوی اور باقی اسی طرف ادا کرے اسی طرح اگر چار
چار طرف پڑھے تو درست ہی مسئلہ اور اگر کوئی شخص یو تحریر کے نماز شروع کرے تو نہیں درست ہے اگر
اسنے قبلہ کی طرف پڑھی ہو تو کہ جس مکان میں قبلہ معلوم ہو تو اس مکان میں قبلہ تحریر کی طرف ہے
اور اسنے تحریر نہ کی مسئلہ اگر اندھیری رات میں ایک جماعت نے جماعت کی نماز پڑھی اور میں اسنے
ایک طرف ٹھہرا لیا اور اپنے اپنے تحریر کی طرف ہر ایک نے منہ کیا اور اوغین سے کہیںکو معلوم نہیں ہے کہ امام
کس طرف منہ کیا ہے گھسب کہہ کر پوچھتا ہے کہ امام ہاں پہر پہر نہیں ہے تو ہر کسی نماز درست ہوئی ایک اگر اسنے
کسینے نماز میں چلا اوس طرف نکلتے ہیں کہ حسب طرف امام منہ کیا ہے اور اسنے جانکر اوس طرف منہ کیا تو اس شخص کی
نماز درست نہ کی اور اس طرح اوسکی نماز بھی درست نہ کی جسنے معلوم کیا کہ امام ہاں پہر پہر ہے اور قبلہ
کی طرف ہاں ہے وہاں میں دو غریب بکے پیچ میں ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ چارے میں جب خوب چھوٹا ہوں
تب ہوں تو نہیں آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کرے اور گرمی میں جب خوب بڑا ہوں ہو تو سیاہی و نور
آفتاب ڈوبنے کی جگہ معلوم کرے اوسی دونوں کے پیچ میں قیاس ہے اگر اللہ نونو طرفوں کے باہر پڑھے تو منہ نہ
درست نہیں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دہنی طرف دو حصہ جوڑے اور بائیں طرف ایک حصہ اور پیچ میں نماز
اور ایک چٹائی شریعت کرنا ہے اور نیت کے معنی ولین قصد کو شیکے ہیں یعنی چنانکہ یہ کون نماز ادا
کرے اور نیت کرنا ولین فرض ہے اور زبان سے مستحب ہے اگر نیت کرنا ولین چلنے کے یہ فجر کی نماز ہے
مثلاً نیت درست ہو کر اور اگر زبان سے نیت کرے اور ولین نیت کرے تو نماز درست نہیں ہے تو میرا
بھی ہے کہ ولین قصد کرے اور زبان سے بھی اوسکی لفظ کے مسئلہ افضل اور تراویح اور سب سنتوں کے سلسلے
اگر سلسلہ نماز کی نیت کرے تو درست ہی یعنی اگر یہ سلسلہ افضل اصلوۃ اسنتہ یا سلسلہ تراویح کی خطہ ہی

مفتاح الحق

باب فیصلہ شرط نماز

۴۹

اگر یہ کہ میں اقامت کی نماز ادا کرتا ہوں تو درست ہو اور فرض کیوں وسط شرط ہے کہ نیت میں یہ ذکر کرے کہ فلا نے نیت
کی فرض نماز ادا کرتا ہوں جس طرح ظہر یا عصر وغیرہ ہے اور دو رکعت ہو مثلاً فجر کی تو رکعتی عمل ادا ہے الفجر کے اور
اگر چار رکعت ہوئے مثلاً ظہر کی تو اربع رکعات معلومۃ الطہر کے اور تین رکعت ہوں مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعات
معلومۃ المغرب کے مسئلہ اگر بقیہ نے ظہر کو وقت فقہاء نے ظہر کیا اور اربع رکعات نہ کہا تو اس کی نماز درست
یعنی اس واسطے کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہے جب اسے ظہر کی نیت کی گویا چار رکعت کی نیت کی اور رکعات
حدود کی نیت کرنا کہ شرط نہیں ہے اگر اس نے اربع خواہ ثلاث کہا تو نماز صحیح ہو گئی مسئلہ امام کے تین امامت کی
نیت کرنا شرط نہیں ہے مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ اکیلے فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوسرا شخص آیا اور اسے
کیا نماز مقتدی کی درست ہوگی مگر مقتدی کی واسطے نیت اقامت کی شرط ہے اگر مقتدی نیت اقامت کی نہ کرے
تو نماز اس کی درست نہ ہوگی اور اقامت اگر مبنی یا بعد اسی لڑنا مسئلہ اگر امام رکوع میں جاتا ہے اور مقتدی
تمام نیت زبان سے کہ نہیں سکتا اس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے کہی تو اس نیت کو نپاوسے تو
اس طرح کہ کہ دخلت فی صلوٰۃ ہذا تکلیفاً ما کوثر وہ ہندی میں ہے داخل ہوا میں اس امام کی نماز
میں مسئلہ اگر نیت نماز کی ہندی میں یا جو زبان کہ اس کی ہوئے اس زبان میں درست ہے مسئلہ اگر کسی نے
جیلے کہ ہم نماز کی پڑھتی ہیں اور نیت کرتے وقت اپنی زبان سے غصہ کھائے تو ظہر کی نماز درست ہوگی
اور زبان کا سوچ کر یا نہیں رکعت ہے اس واسطے کہ نیت دل کی چیز ہے اور اس کی دل کی نیت نماز میں تحریر
کرنے سے ملتی ہے تو نیت کی شرط یہ ہے کہ نیت اور تحریر میں فرق نہ کرے یعنی نیت اور تحریر کے درمیان فرق
کوئی کام نہ کرے کہ نیت اور تحریر جدا ہو جائے بلکہ نیت کے پاس ہی تحریر تحریر کی کہے اور تحریر کا بیان
ان کے لکھنے میں انشاء اللہ تعالیٰ فصل چوتھی نماز کی صفت کی بیان میں نماز کے اندر نماز و غیر
ہر اور اول فرض نماز کی صفت کہتے ہیں پہلا فرض نماز کا تحریر یہ ہے اور تحریر یہ ہے کہ نیت میں یہ تحریر
اس واسطے کہ جو کہ نماز کے پست مبع ہے بطرح کہ نماز پنا اور بات کہ نماز و تحریر کے ساتھ ہی وہ سب

at
th.
St.,
ario
Canada

فرض نماز میں دو رکعت میں فرض ہے اور نفل اور سنت اور وتر میں سب رکعات میں فرض ہے مسئلہ امام جمعہ
عبدین ترمذی اور حنفی کی نماز میں اور پہلی دو رکعت مغرب میں اور پہلی دو رکعت عشاء میں اور وہی وہی قضا
قرآن مجید سے پڑھے اور تراویح کی نماز اور عید کی رکعت میں بھی بیضا ایک بیضہ میں جبر کرے اور جبر
معنی بلند آواز سے پڑھنا اور بانی سب غلاوین غنی ٹپتے اور غنی کے معنی آتے پڑھنا اور جبر کی یہ دوسری
کہ اگر بت کہ جبر کرے تب بھی دوسرے کو سنا دے اور غنی کی بعد یہ کہ اگر غنی کرے تب بھی آپ سے اور
اکیلا نہ مانے اگر اور نماز پڑھتا ہے تو اس کو اختیار ہے جابہ جبر پڑھے اور جابہ غنی اور اگر قضا پڑھتا
تو واجب ہے اس کو غنی پڑھنا اس سنت ثبات کی سفر میں دوسرے جبر ہے ایک ضرورت کی حالت میں جس طرح ہے
غنی کا خوف یا پھر نہ کا خوف ہو دے اس طرح جبر کہ ناخ اور خوف کا خوش آدھے پڑھے اور دوسرے
غیر ضرورت کی حالت میں جب امر ہو دے اس کی کا خوف نہ ہو دے اس حدیث میں خبر اور طہر کی نماز میں
ناخ کو بعد مثل سورہ بروج اور اذ الذکر الشکست کے پڑھے اور عصر اور عشاء کی نماز میں فاتحہ کے کتبہ
سورہ بقرہ جو سورہ بروج سے جوئی ہو دے اور مغرب کی نماز میں نہایت جوئی سورہ بقرہ اور
قرآن کی غزیر میں بھی دو طرح ہے پہلی طرح بفرانیت کو رفت خبر اور طہر کی نماز میں طو ال فصل پڑھے اور
عصر اور عشاء میں اس طو ال فصل پڑھے اور مغرب کی نماز میں قصار فصل پڑھے اور طو ال فصل سورہ
حجرات سورہ بقرہ بیچ تک میں اور سورہ بروج سے لے کر تک اس طو ال فصل میں اور لہجہ میں سے آخر
قرآن تک قصار فصل میں اور دوسری طرح جب ہے کہ ضرورت کی وقت جس طرح وقت تنگ ہے تو اس صورت میں
اس قدر پڑھے کہ نہ بجا دے اور خبر کہ میں اس کے پیچھے ہو جی جگہ اور کہہ دے کسی سورہ کا مقرر کرنا
نماز کو اس طہر میں خبر کرنا کہ جب نماز پڑھے تو اس کے بعد دوسری سورہ پڑھے مسئلہ اور رحم
قرآن نہ پڑھے بلکہ شہد ہے اور موقع کہیں کہیں جو پہلی رکعت سے امام کی نماز میں ملا ہو دے اور
موقع اس طہر کی تاکہ ملا ہو دے کہ پہلی رکعت سے ملا ہو دے کہ فرات ہو سیکے بعد اس طہر

کی غازی پر مبنی چاہیے اور اس کا بیان اے اویکا انشاء اللہ تعالیٰ غرض یہ کہ امام کے پیشے وقت مقتدی
سے اور جسے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے **وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** اور جب
پڑھا جاوے قرآن غازی تب بندہ تم سے اسی قرآن کی تمہیں چاہیے جس کے امام تلاوت کرنا شروع کیا کہ
تم سب رحمت کی بار آور جمعہ کرنا جب امام خطبہ پڑھتے ہیں چاہیے اور اس واسطے کہ خطبے میں قرآن کی
آیت شامل رہتی ہے اور کہا گیا ہے کہ جہاں کہیں کہ قرآن پڑھا جاوے وہاں سنو اور آیت سورہ اعراف میں ہے
اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ**
نہیں کیا گیا ہے اس واسطے کہ اقتدا کیا ہو اور اس کے ساتھ اور اس کی ساری پڑھا تو چاہیے کہ اس کی حد وقت اور رعایت
کے فواد اگر قلیل تھا تو کافی اور فائدہ مند ہے جب تکیر کے امام تکیر کے تم سے اور جب قرآن پڑھا
تو غرض یہ کہ تم سب اس کی قرأت کی تمہیں اور اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل
کی ہے **فَلَا تَمْلِكُ لَهُمْ أَنْفُسٌ أَنْ يُفْلِحُوا وَلَا أَتَمْلِكُ لَهُمْ أَنْ يُقْلِحُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى** اور یہ حدیث
چاہیے یا خطبہ پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ہے کہ جب خطبہ پڑھے اور یہ حدیث
یہ ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** اور یہ حدیث
ایک شخص نے دشمنی کے بعد دو رکعت میں فاتحہ پڑھا اور سورہ بقرہ آخری دو رکعت میں فاتحہ کے بعد
سورہ بقرہ پڑھے اور جہت پر ہے **وَلَنْ يَكُونَ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ فَوْجٌ مُسْتَعِينٌ إِلَّا أَتَاكُمْ مَعَهُ الْقُرْآنُ** اور یہ حدیث
اور فاتحہ کا یہ ہے کہ چونکہ آخری دو رکعت میں فاتحہ پڑھے گا تو اگر اس فاتحہ کا یہ بھی پڑھے گا
تو ایک رکعت میں فاتحہ پڑھا جائے اور غیر شروع ہو اور چوتھا فرض نماز کا رکوع ہے اور رکوع
کے معنی میں اگر مسئلہ اگر کسی شخص کو نہ پڑھتا ہے تو اسے پڑھنا چاہیے اور اس کی نیکی
تم کی کہ اسے اس سے کہ وہ شخص کو اس واسطے کہ اسے اشارہ کرے اور پانچویں
فاتحہ کا حمد ہے اور حمد کے معنی میں پشانی کہنا اور حمد میں پشانی اور تاکہ دونوں کا

ہذا اگرچہ فقہ پیشانی سے کرے اور ناک نہ لگا دے تو درست ہے اور اس کے اوٹے درست نہیں مگر
 جبکہ پیشانی میں نرمی ہے تب اگر فقط ناک سے سجدہ کرے تو درست ہے اور سجدہ کرنا سب بدن پر سنت
 یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں گونہ اور دونوں ہاتھ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونوں ہاتھوں سے
 فرض ہے بیان نکسکہ اگر سجدہ میں کوئی شخص زمین سے دونوں ہاتھوں اور ہاتھوں سے تو اس کی نماز باطل ہو
 مسئلہ اگر ایک شخص گرجے حج پر سجدہ کرنا سب یا اس کا کپڑا جو زیادہ ہے اور سجدہ کرنا سب مثلاً
 اس کا اوٹے یا پیرنے کا کپڑا اس کے سجدے کی جگہ پر چلا جائے اور وہ اوپر سجدہ کرے تو درست ہے
 اور اگر کسی جسم و اعضاء پر سجدہ کرنا سب مثلاً سگریزی پر تاکہ اس کی پیشانی زمین پر پہنچتی ہے تو درست ہے
 اور اگر زمین پہنچتی ہے تو نہیں اور اس طرح اگر از دو حام ہووے اور جگہ کم ہووے تو نمازی کی بیٹھ پر سجدہ
 کرے اور وہ نمازی وہ نماز پڑھتا ہووے جو پڑھتا ہے درست ہے اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہے
 یعنی پڑھتا ہے وہ صحرا یاہ او پڑھتا ہے وہ قضایا جماعت پڑھتا ہے اور وہ جماعت سے بے نصیب ہے
 اکیلا پڑھتا ہے تو اس کی بیٹھ پر درست نہیں ہے اور اس طرح جو شخص کہ نماز پڑھتا ہی نہیں اس کی بیٹھ
 بھی درست نہیں ہے سوال اس میں کیا حکمت ہے کہ نماز میں ایک رکوع فرض ہے اور سجدہ سے دو
 جزا اب اس میں دو وجہ ہیں ایک یہ کہ جب فرشتوں کی تسبیح کم ہو کہ آدم کو سجدہ کر تو بت فرشتوں نے
 سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللعین نے سجدہ کیا یہ جب فرشتوں نے سر اوٹھایا اور ابلیس کے تئیں دیکھا کہ
 لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑا ہے تب شکر اذ کیا کہ حق تعالیٰ نے جملہ اپنی فرمانبرداری کی توفیق دی اور
 سہو نے پیر دوسرا سجدہ کیا اس واسطے دو سجدے فرض ہوئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلے سجدہ
 اشارت ہے کہ ہم خاک سے پیدا کیے گئے ہیں اور خاک پر سر رکھتے ہیں اور دوسرے سجدے میں بیچ اشارت
 ہے کہ ہم خاک میں ملیں گے تو خاک پر سر رکھیں اور یہ کافی بین لکھا ہے اور عمدۃ الاسلام میں منافع و حکمت
 کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کی واسطے اور دوسرا سجدہ ایمان کے باقی رہنے کی واسطے

اور چنانچہ نماز کا قعدہ اخیر وہ ہے اس قدر کہ تشریف لے کے اور قعدہ کے معنی شیشے کے ہیں اور نہ
ساتواں فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سے اس کام کے سبب سے جو نماز کا تباہ کرنے والا
ہے مثلاً ایک شخص نے قعدہ اخیرہ کو ایسی کوئی بات کہی یا فقہہ مار کے ہنسا تو وہ شخص نماز سے
باہر آیا۔ لیکن اسلام کی لفظ کے ساتھ نماز سے باہر آنا واجب ہے یا پھر یہ **فصل نماز**
کے واجبات میں واجب ہے نماز میں پہلے سورہ فاتحہ پڑھنا اور
دوسری فاتحہ کے ساتھ سورہ غافر آیت خودی خواہ ایک آیت ہی کا ملانا اور تیسری
متر کرنا قرأت کا پہلے دو رکعت میں عیسیٰ قرأت دو رکعت میں فرض ہے ولیکن غیر میں خواہ
پہلی دو رکعت میں پڑھے خواہ پچھلی میں مگر دو رکعت میں پہلے پڑھنا واجب ہے چوتھی جگہ کہتا
ترتیب کا معنی یہ فرض اور واجب کو اس کے مقام پر اور کرنا یا پھر یہ ترتیب ارکان کی
تغییل ارکان کے معنی تھمنا رکوع اور سجود میں ایک بار تسبیح کہنا اور آخر چوتھی جگہ قعدہ یعنی پہلے پڑھنا
چار رکعت والی نماز میں کعبہ والی نماز میں فرض ہوے خواہ نفل خواہ سنت ساتویں
پڑھنا اور قعدہ میں اور تشریف کہتے ہیں التقیات کو عیسا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
کہا ہے یا عیسیٰ بن مریم سلم نے میرے تئیں تشریف کیا یا کہ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَاةُ وَالْطَّيِّبَاتُ
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیہا وعلیٰ عبادہ الصالحین
اِنَّکَ اَنْ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہ وَاَنَّکَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللہ وَاَنَّکَ رَسُوْلُہ
اور خطاد شیعہ و سنیہ اور یہ ایہ اور قدوسی میں اس کی تشریف لکھا ہے اور اس طرح مشہور ہے
اسوین نماز سے باہر آنا لفظ اسلام کی لکھنؤ میں دعا رقت پڑھنا وتر میں دسویں عید پر کی
نماز میں مگر وہ کہنا کیا رہوین بلند پڑھنا جہین بلند پڑھنا ہے عیسا کہ اوپر لکھے مسئلہ اور
امام کے تشریف بلند پڑھنا واجب ہے اور شخص کہ اگر بنا پڑھتا ہے اس کے تشریف بلند پڑھنا واجب ہے

مفتوح الحنفی

اللہ عزوجل کو تو یہ شخص کہ تیار پڑتا ہے نہ تو اب پاتا ہے اور نہ چاہا، نہ فرشتوں کا جو عرض اٹھاتے ہیں اور نہ
 تعویذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ آہستہ کہنا ایسا ہووے خواہ امام اور سب سے پہلے کہنے والی
 جو شخص کہ چھپے نمازیں ملا ہے کیونکہ تعویذ قرآن پڑھنے کے بعد ہے اور سب سے پہلے قرآن پڑھنا اس واسطے
 کہ جو کجی اپنی باقی نماز کی تیسرے کو اڑھے تب پہلے تعویذ پڑھ کے قرأت شروع کرے اور مقتدی جو
 شروع نماز سے ملا ہے وہ نہ کہے کیونکہ وہ قرآن نہ پڑھ سکا اور شرح و قایہ اور ہدایہ میں ہی لکھا ہے کہ
 اور عیدین میں تینا کے بعد تکبیر پڑھ کر بعد تعویذ کے چھ تین آیت پڑھنے کے نزدیک ٹھہرے اور تسمیہ یعنی
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ ہی کہنا اور الحمد اور سورۃ کے بیچ میں تسمیہ کہے اور یہی شرح قایہ
 میں لکھا ہے امام ہووے خواہ بکیلا اور فاتحہ کے بعد آہستہ سے آیتیں کہنا امام ہووے خواہ بکیلا اور
 مقتدی کیو اس واسطے کہ یہ نمازیں سنت ہے یعنی جب امام کہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے تب مقتدی آہستہ سے
 آمین کہے اور آمین کے معنی قبول ہو جو اور مردوں کو واسطے دہنایا تہائیں پر کہ نماز کے نیچے اور
 عورتیں چھاتی پر ہاتھ رکھیں اور رکوع میں جہادہ وقت تک کہ کہنا اور رکوع میں دونوں ہاتھوں سے دونوں نو
 پڑنا اور انوکھت وقت اور اوکھلیوں کو کہنا کہنا مسئلہ اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جب رکوع میں جہادہ
 تب دونوں ہاتھوں سے پڑے اور اوکھلیوں کو کشادہ کرے اور یہ سنت ہے و لیکن جو بدعتیں ہیں جو
 سنی کے بعد اس کے بعد اسب حالتیں ان اوکھلیوں کو اپنی عادت پر چھوڑ دیوے اور رکوع میں بیٹھ کر کہنا
 کہنا تین بار اور توبہ یعنی سید یا کثر ایہونا رکوع کے بعد اور جب رکوع سے بعد اوشادے تب سبحان اللہ
 کہنا کہنا امام کے واسطے سنت ہے اور مقتدی کو واسطے کہ کہنا کہنا سنت ہے اور شرح قایہ
 میں لکھا ہے کہ جو شخص بکیلا پڑھتا ہے تو وہ دونوں کے معنی سبحان اللہ کہنا اور سبحان اللہ کہنا
 اور صحت اس میں عمدہ کے معنی ہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے سزا ہے کہ وہ اس کو
 سزا ہے اور جب یہ جلتے وقت تکبیر کہنا اور سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھ اور دونوں زانو کو زمین پر

گوشتا اور پیشانی اور دونوں ہاتھوں کو نہا کر رکنا تو فرض ہے اور شہناک رکی الا علیٰ سعیدین کہنا تین بار اور
 مردوں کو اسطے سنت ہے قعدہ میں یا ہاتھوں پر پٹینا اور اسی پر پٹینا اور دھانپنا ہاتھوں کو رکنا اور
 سر پر ٹکڑی رکنا یا ٹکڑی جو پڑ پٹینا اور دونوں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور اسکو عربی میں تور کہتے ہیں
 اور وہ جو بیکہ چھین پٹینا اور پٹینا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو پہنچنا اور دعائے ما تھورہ پڑھنا قعدہ اور
 میں اور دعائے ما تھورہ کہتے ہیں اور کہ جو پٹینا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہووے یا قرآن کے موافق ہووے
 اور وہ دعائے شہب جو آدمی کے کلام میں ملتی ہووے مثلاً اللہ تعالیٰ مجھ کو بہت سال ملے یا فلائی عورت کے
 ساتھ تیری شادی ہووے اس طرح کیا چاہیے اور وہ وہ طوط سلام پھیرنا فصل ساتویں نماز کے
 مستحب کے بیان میں اور اسکو آداب کہتے ہیں مستحب ہے نماز میں سجدے کی جگہ پر رکنا قیام میں
 پشت پانچ رکھنا اور سجدہ میں ناک کی طرف رکھنا اور قعدہ میں گودی کی طرف رکھنا اور حکم فرض و فعل میں
 برابر ہو اور جہاں آتی وقت منہ بند کرنا اور تحمیر کی تکبیر کے وقت دونوں ہتھیلیاں زمین سے باہر نکالنا اور
 کہانی کا دفع کرنا اپنے قدموں پر اور جب ہاتھوں کو قیام میں حی علی الصلوٰۃ تک پونچھتا نماز کو اسطے کہتے
 ہووے ہاتھوں کو قیام میں قیام تک پونچھتا جب امام کی تکبیر نماز شروع کرنا اور تریل قرآن پڑھنا
 میں اور تریل کے معنی حرف نکالنا اور قیام تک نکالنا اور وقت کے ہیں پٹینا یعنی جہاں ہاتھوں کو
 دھانپنا اور کوع میں سر کو پٹینا کے برابر رکھنا اور سجدہ میں جلتے وقت سے دونوں ہاتھوں کو نہا کر
 اس کے دونوں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور سجدہ میں ناک کی طرف رکھنا اور قیام میں گودی کی طرف رکھنا اور
 سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا
 متوجہ کرنا اور قیام میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا
 اور دھانپنا اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا اور سجدہ میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا
 کے جلتے وقت کے اسطے کہ پٹینا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاق پر ہم کو قیام میں ہاتھوں کو نہا کر رکنا

ف

تیسرا باب فصل در غازی اور اگر کما حقہ کرباں بن

اور احتیاطات کتر اہمیکہ اور دانتے بائیں نہ دیکھے گا اسکو خیال کیا چاہیے کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کے
دور کردہ ہووے اور بادشاہ اس کے احوال کو دیکھا کرے کہ یہ شخص کس طرح کام کرتا ہے تو اس شخص کو یہ طا
نہ ہوگی کہ اگر کین دیکھے یا باور ادبی کرے یا کسے بے یمنیے اور نماز میں تو اتنا تھا کہ اس کے نون
کتر اہمیکہ جو سب بادشاہ کا بادشاہ ہے اور تمام عالم کا بید اگر خدا والا اور سب پر غالب اور عیسا
سو کر داسے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہا سو کرتا ہے تو مناسب ہے کہ جب نماز پڑھتا ہو تو سب اہل موجود
سوا ہی بکا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز میں مشغول ہووے اور غازی کی یہ ترکیب ہے کہ پہلو قبلے
کی طرف اگر ہووے اور دونوں ہاتھوں کے درمیان میں چار اوگل کا فرق چھوٹے اور دونوں ہاتھ لگا
اور **اِنَّ وَجْهَكَ يَوْمَ الْاٰخِرِ يَفْطُرُ السَّمٰوٰتِ وَلَا تَرٰ فِيْهَا مِنْ مَّا اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُنْشَرِّ كَیْنِ**
شعبہ تہذیب کے اور دونوں ہاتھ کان تک اوٹھا دے اس طرح کہ دونوں انگلیوں سے ٹھکان کی اہل جو چاہا
اور دیگر خیر کی کہ معنی اتنا کہ اور اگر عورت ہووے تو کندہ تک اتنا اوٹھا دے اور دیگر خیر کی کہ
عود استانہ ہاتھیں ہاتھ پر رکھ کر سات کے نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر رکھ کر اور رکوع کے فوراً
اور عورت کی ترکیب میں ہاتھ چھوڑے ہتھ خلاصہ یہ ہے کہ جس قیام میں کہ در اندر ہووے یعنی بہت
چھوٹا ہووے تو اوچیں ہاتھ باندھے رہے مثلاً نماز میں قرآن پڑھتے وقت باوجود قوت پڑھنے وقت
یا ہانے کی غازی میں اور جس قیام میں کہ در ازمنیں ہے معنی بہت بلند ہانہ میں ہے تو اوچیں ہاتھ چھوڑے
رہے مثلاً رکوع کے قیام میں کہ اگر بلند میں اور قوت کئے دن رکوع کے بعد کھڑے ہووے اور اگر بلند
کی یہ ترکیب ہے کہ اپنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چوٹی انگلی سے ملے باندھے اور بائیں ہاتھ کو اسی سے
چھوٹے اور بائیں ترانگی بالی ملے اور رکوع کے وقت چھوٹے ہاتھ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے سب سورت فاتحہ پڑھے اگر تیسرا سورت یا میں کے اور فاتحہ کما حقہ سورت ملاوے اور اگر بلند ہی
آیت ملاوے مثلاً ہاتھ میں دس سورت ملاوے کہ عید اللہ اگر کہتے ہوئے کہ میں

اس طرح کہ اللہ کے الفا کو قیام سے شروع کرے اور اگر کسی سے کو رکوع میں تمام کرے اور دونوں رکعتوں
دونوں رکعتوں کو پکڑے اور ان کو ایک ٹکڑے کا شاذہ کرے اور پھر خوب بچھاوی اس قدر کہ تیسرا اور چارواں کرے اور نہ اذان اور نہ
بلکہ پھر اور سب برابر رکے اور رکوع میں تمام کرے اور تیسری مرتبہ سبحان فی الاعلیٰ کہے تب بعد اسکے رفع اللہ عزوجل
کہتے ہوئے کھڑا ہو دوسرے اطمینان کے سمیع اللہ کے میں کو رکوع شروع کرے اور مجدد کی آیت کو قمرہ میں
تمام کرے اور اللہ تعالیٰ تو تبارک و تعالیٰ اور قمرہ میں تمام کرے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہو اور بعد میں چارواں
اس طرح کہ اللہ کے الفا کو قمرہ سے شروع کرے اور اگر کسی سے کو رکعت میں تمام کرے لیکن جو رکعت میں
وقت پہلے دو قمرہ اور دوسری میں بعد اسکے دونوں بائے بعد اسکے تاکہ بعد اسکے پیشانی اور بعد میں چارواں
تب دونوں بائے سیکھیں مگر رکعتوں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر رکے اور اوٹھ لیان
بیٹھی ہیں اور دونوں بازو کشادہ رکھے اور شکم کو اس سے دور رکھے اور ہر ایک میں لکھا ہے کہ اگر کسی کو
کشادہ رکھی کہ اگر ایک بکر یا بچہ چاہے تو کھانچ جاوی اور ہر ایک میں لکھا ہے کہ اگر کسی کو چاہے تو اپنی پیشانی
نہ رکھے تاکہ اس کے پاس سے ایسا نہ نہ دے اور پاؤں کی اوٹھان کو قبیلہ کی طرف موجہ کرے اور اگر حرکت
ہو وی تو سہمی ہوئی سجدہ کرے جیسا کہ اوپر لکھا ہے اور کہے سبحان فی الاعلیٰ تین مرتبہ پھر اذان یا دو اور تمام ہو
تو پھر تیسری رکعت میں اللہ اکبر کہتا ہو اس کو شادی اس طرح کہ اللہ کے الفا کو مجدد سے شروع کرے اور اگر کسی
رکعت میں تیسرا رکوع اور اس طرح اوٹھ کر پہلے تاکہ پیشانی تب رن ہاتھوں کو شادی اور بائیں پاؤں کو رکھے
اور رن تاکہ اگر کسی کو رکھنا چاہے تو رکھیں اور پھر اللہ اکبر کہتا ہو اور پھر اللہ عزوجل اور پھر اللہ عزوجل
اللہ اکبر کہتا ہو ایسا ہی بعد کی طبع دوسرا سجدہ کرے اور اس طرح سبحان فی الاعلیٰ کہے بعد اسکے دوسرے سجدہ
اللہ اکبر کہتا ہو ایسا ہی اس کو شادی تب دونوں ہاتھوں کو شادی اور سب ہاتھوں کو شادی اور دونوں پاؤں کو رکھیں ہوتے
اور زمین پر ماتہ ٹیک کے کہ اگر کوئی اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طبع اور اگر کسی کو دوسری رکعت میں
تسا اور قمرہ نہ کہے اور نہ ہاتھ اوٹھاوے اور جب دوسری رکعت تمام ہو تب بائیں پاؤں بچھاوے

مفتاح الجنہ

۵۸

باب فی شرح غزالی

اور اگر چہ کہ اور اوہ اپنا پانوں کٹر اس کے اور اوہ گلیان پانوں کی قبضہ رخ رکھو اور دونوں ہاتھوں کو دونوں
 زانو پر رکھو اور ہنسی کھلی رکھو اور اوہ گلیان قبضہ رخ رہیں انہیں بھی چھوٹی اوشا منی رحمہ اللہ کے نزدیک
 محترم اور زبردست اور پھل اوگلی اور اب نام کو حلقہ کر کے باندھو اور سبب یعنی گلی کی اوگلی سے
 اشارہ کرے یعنی اوسکو اوٹھا دے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ
 وقت اور اس طرح ہمارے عالم کے بھی ہدایت ہے یہ حضور شریح وقایہ کاتب غرض کہ ہمارے ہمیشہ
 بھی پینت ہے اور عورت نہ دوس تو اس طرح ہنسی جب کہ رتوں کی واسطے لکھ چکے تب بعد اس کے اقیان
 طے ہے اور پھل التحیات پر کچہ زیادہ کرے اور دوسری ہنسی نہایت کمیت میں فقط الحمد للہ ہے اور یہ افضل ہے
 اس کے اگر جان اللہ سبحانہ لکھو جب کٹر اسے چھوٹی زور کھنوں میں تب بھی جائز ہے مگر افضل ہے اگر کٹر سنا
 اور جب دونوں وقت تمام چھوٹی ہنسی اور اس طرح ہنسی پہلے بیٹھا تھا اور التحیات پڑھا اور دوسری درود پڑھے
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰی رَاہِیْمٍ وَعَلٰی اٰلِ رَاہِیْمٍ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
 اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی رَاہِیْمٍ وَعَلٰی اٰلِ رَاہِیْمٍ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
 اور یہ درود محیط اور شکوہ تو لکھا ہے جب درود پڑھ چکے تب دعا پڑھو اور دعا ہی تو یہ ہے
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِیْمٍ لِّکَ اَللّٰهُمَّ اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
 اَلْاٰمِیْنَ اَمِنْہُمْ اَلَا اَمَّا کَیْفَ حَمْدِکَ یَا اَحَدَ الرَّاحِمِیْنَ ہر دعا پڑھے تو یہ پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ
 ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا اَعُوْذُ بِکَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِکَ وَاسْرَحْنِیْ اِنَّکَ
 اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اس کے بعد معنی ہیں کہ اے الہی بیشک مجھے ستم کیا ہے اپنی جان پریت
 ساستم اور کوئی نہ بخشے گا ہے بندہ گناہوں کو گویا سوز و گنجشیں سے خاص بخشے اپنی پاس سے
 اور رحمنا اور مہربانی کرے اور پھر بخشنے والا ہندوں کے گناہوں کا اور بندہ پھر مہربانی کرنا والا
 شکوہ اور مہربانی میں لکھا ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا ہے کہ جس نے اس دعا کو پڑھا

ent
td.
ario
Canada

ہم کو کوئی دعا کہ اس کو میں اپنی جان کو توڑیں ہوں تب حضرت علی اللہ علیہ السلام نے صدیق اکبر
 فرمایا کہ تو اسی دعا کو پڑھا کر خلاصہ ہے کہ جو دعا کہ حضرت نے فرمائی ہو وہ باقرآن کی آیت ہو وہ
 وہ پڑھے تب عامی ثورہ کہ بعد اپنی طرف نہ پیرے اس طرح کہ کندنا نظر پڑے اور اس کا خسارہ پہنچے
 سے نظر پڑے اور کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ اور بطرح بائیں طرف کہے اور امام ہو وہ تو دونوں
 سلام میں آدمی اور فرشتہ کی نیت کرے جو ب اوکے پیچے ہیں اور اگر مقتدی ہو وہ تو امام کی نیت کرے
 اور اگر الگ ہوا ہو وہ تو فقط فرشتہ کی نیت کرے اور جب امام سلام سے فارغ ہو وہ تب اپنی بائیں
 ہر کے نیٹے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر تیری ہے کہ ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے بعد اس کے دونوں ہاتھوں
 دونوں کانوں کے برابر اوٹھائے اس طرح کہ دونوں بغلیں طے ہوں زمین اور جو حاجت چاہے سوائے سوائے
 اور چاہے نوید مناجات پڑھے رَبَّنَا لَا تُؤْخَذْ فُلُوقُنَا بِمَاءٍ بَاطِلٍ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ
 رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْيَا حَسْبَةٌ وَفِی الْآخِرَةِ حَسْبَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
 وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَلْقِ خَلْقٍ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اگر الگ ہوا ہو
 تو مختار ہے چاہے داہنے بائیں نہ کرے چاہے چپے فصّل نوین جماعت کی باتیں یہ ہیں
 امام ہے کہ جماعت سنت موکدہ ہے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہر اجتماع من سنی
 التّوکل لا یخلف عنہ الا اللہ تعالیٰ جماعت سنت موکدہ ہے اس سے خلاف نہیں کرتا مگر جو متاخر
 ہوتا ہو اور جماعت کا ثواب اس کے پڑھنے سے نیا دہ ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے
 کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر ماوۃ الجماعۃ تفضل علی ماوۃ الفدا بیسبع وعشرین کعبۃ
 یعنی جو نماز کہ جماعت کو ساتھ پڑھتے ہیں وہ نماز زیادتی کرتی ہے ثواب میں اس نماز سے کہ الکی پڑھتے ہیں
 ستائیس درجے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح ہے خلاصہ یہ ہے کہ جماعت سنت موکدہ ہے اور فرج واجب ہے
 مسئلہ اور ہر ہے امامت کو اسطرح شخص کہ جو نماز کو سنتے خوب جانتا ہو وہ اور اگر اس میں برابری ہو وہ

مفتوح

۹۰

تیسرا باب فصل و جماعت کو بیان میں

شخص جو قرآن شریف غیب پڑھا ہو وہ اور اگر امین ہی رہا ہو وہیں تو وہ شخص کہ برابر پڑھتا ہو وہ
 جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ صَلَّى خَلْفَكَ لَمْ يَفْقَہْ مَا صَلَّيْتَ خَلْفَ بَعْضِیْ لَمْ یَعْرِضْ
 کہ تاخیر ہی عالم پڑھتا ہو کہ کچھ تو ایسا ہے کہ اسے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اور اگر امین ہی رہا ہو وہ
 تو وہ شخص کہ جو عمر میں زیادہ ہی اس واسطے کہ اس کے امام بنے میں جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر میں
 ہو وہیں تو اس وقت وہ شخص ہمیشہ کہ جس سے سب لوگ راضی ہو وہیں مسئلہ اور کردہ ہے امام کرنا
 مقام کو اس واسطے کہ اس کو فراغت علم سیکھنے کی نہیں رہتی ہے اور اعرابی کو اس واسطے کہ اونٹن نادر
 بہت ہوتے ہیں اور اعرابی کہتے ہیں چنگی لوگوں کو جو ہر کے باہر رہتے ہیں اور بدکار کو اس واسطے کہ وہ اس
 میں کے کام کی سیلابی نہیں کرتا ہے آراءند ہے کہ اس واسطے کہ اس سے نجاست لگنے سے احتیاط کر لیا
 ہے اور عوام نادار کو اس واسطے کہ اس کے باپ نہیں ہے کہ اس کو ادب کرے تو اکثر اتفاق ہو سکتا
 کہ وہ نادار ہوتے ہیں اور اس واسطے امامت ان سب کو مل کر رہے کہ ان کے امام ہونے میں لوگوں کو نفرت
 ہوتی ہے اور اگر آپ سے یہ سب آگے ہوئیں اور امامت کریں تو درست ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا ایہذا واجب علیکم مع کل امیر منکم ان وافق
 یعنی اگر ائی کرنا کافروں سے فرض ہے تمہارے اوپر ہر امیر کے ساتھ ہو کر نیک ہوے یا بدکار ہو ورنہ ان کے
 الکبائر و اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہو وہ والقد لا و جبہ علیکم خلف کل مسلم یراک ان وافق
 اور نماز جب تمہارے اوپر جماعت میں ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہووے یا بدکار و ان کے الکبائر اور
 اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہو وہ یعنی جائز ہے اس کے ساتھ اقتدا کرنا اگرچہ کردہ ہے اور یہ اس وقت ہے کہ کوئی بدکار
 کہ تم تک نہ پہنچی ہو وہ باہر پڑھتا ہو وہ اس جگہ حاضر ہووے والصلوات لکمنا و واجب علیکم مع کل مسلم یراک
 اوافق ان الکبائر اور نماز جب تمہارے کی وجہ سے ہر مسلمان پر نیک ہووے یا بدکار اگرچہ گناہ کبیرہ
 اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کی یہ حدیث مشکوٰۃ صحیحہ میں ہے اگرچہ اسے امامت یعنی اور کردہ ہے

کوئی شخص آدمیوں کی واسطے یعنی ان کی مائیت کے تب چاہیے کہ مخفی کرے اور لوگوں کے ادب پر تھا
 کہ **فَاِنْ فِیْهِ عُلُوٌّ فَالْکِیْفُ** سو اسے کہ اس کی بیچ میں ہمارا اور کم زور اور بڑا ہے
وَإِذَا أَحَدُكُمْ لَمْ يَسْبِقْ فَلَیْطَوَّلْ مَا سَأَلَ اور جب نماز پڑھے تم میں سے کوئی
 اپنے پیروں سے یعنی کہنا پڑے تب چاہیے کہ طول کرے جب قدر کہ چاہے اور یہ حدیث مشکوٰۃ تھنا بیچ میں
وَقَائِدُهُ اور جب اول ہے کہ امام کو منع کیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ جب قدر قرأت سنت ہے اس سے
 طول کرے اور جب قدر کہ سنت ہے اس قدر تو پڑھا چاہیے مسئلہ شرح وقایہ میں لایا ہے کہ امام طول نکرے
 پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے سوای فخر کی غماز کے مسئلہ اگر ایک ہی مقتدی ہووے تو اس کو امام
 جانے برابر وہ اپنی طرف کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہووین تو امام کبے کھڑا ہووے
 اور اگر امام کو نماز میں جھٹ ہووے تو مقتدی بھی غماز کو دہراوے اس واسطے کہ امام کی غماز مقتدی کی
 نماز میں شامل ہے جب امام سے نماز میں فساد ہو اتب مقتدی کی غماز میں بھی فساد ہو مسئلہ پہلی
 صف میں مرد کھڑے ہووین دوسری میں لڑکے کھڑے ہووین تیسری میں بچے کھڑے ہووین چوتھی میں
 عورتیں کھڑی ہووین مسئلہ اگر ایک عورت مرد کے برابر کے نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہوت دلانے
 والی ہووے اور دونوں کے درمیان میں کچھ آ رہوے اور وہ بچوں تحریر کے وقت سے ملے ہووین اور
 جو وہ چہیتا ہووے سو پڑھتا ہووے یعنی دونوں سبق ہووین اور شروع نماز سے تحریر میں شریک
 ہووین تو اس صورت میں اگر امام نے عورت کے امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہوگئی اور
 اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہوگئی مسئلہ اور ہدایہ میں لایا ہے کہ
 امامت کے نیت کرنے کی شرط اس وقت میں ہے کہ جب عورت کے مقتدی ہووے مرد کے برابر مسئلہ
 اگر نماز پڑھائی امی نے قرآن پڑھنے والے کو اور امی کو تو سبوں کی نماز باطل ہوئی اور اس کی وجہ یہ ہے
 کہ قادی کی نماز اس واسطے باطل ہوئی کہ اس کو قرأت کی قدرت تھی اور اس نے قرات ترک کی اور

جسکی نماز اس واسطے باطل ہوئی کہ جبکہ اسنے خوشنشن کی جماعت کی تہ و تاب ہو اور اگر اسنے اگر
قاری کے ساتھ تاکہ قرأت قاری کی اور کسی قرأت تہ سے وہ اپنے ترک کیا اس قرأت کو قدرت کے ہوتے ہوئے
مسئلہ اور اگر امام نے پہلی دو رکعت میں قرأت کی یہ اسکو محدث ہے اب اسنے آخری دو رکعت میں
اسی کو خلیفہ کیا تو اسکو صحیح ہے جسکی نماز باطل ہو گئی اور خلیفہ اسنے کا ساتھ لگے معلوم ہو گا کہ اسنے
اور یہی وہ ہے مسئلہ عید الاسلام میں ہر اچھے سے کہ اسکی جگہ میں وہ مسجد ہو یا مسجد
کہ قیام پر نماز اور اسکی اور اگر وہ نماز ساتھی کی ہو تو وہی ہو اور اگر وہ نماز کسی اور کے ہو تو وہی نماز ہے
چاہے کہ وہ کسی مسجد میں جائے جماعت کی کثرت کیوہو اور اسکا علم بالعداب و سونین فصل نماز میں محدث
ہو جائے کہ بیان میں اگر ایک نمازی کو نماز میں بغیر کسی کے آپ سے محدث ہو تو وہ منہور ہے اور
اسی نماز کو پوری کرے یعنی جس مقام سے محدث ہوا ہو وہ اسی مقام سے چوبہ رہا تاکہ اگر انہما
کے بعد محدث ہوا تو چاہے کہ وضو کرے اور کہ سلام پیرے اس واسطے کہ نماز سے باہر آتا ہے تمام کما مقرر
ہے تاکہ فصل ہے کہ دوہر کے چوبہ اسکو جانے دیوے سئل اگر امام کو نماز میں محدث ہو تو امام
بوسہ شمس کو خلیفہ کرے یعنی اپنے مکان پر کہیں لیوے وہ نماز پڑھائے تاکہ جس مقام سے امام نے چوبہ
پڑھوے اور امام چلا جاوے اور وضو کرے اور صورت میں اگر امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت ہو تو وہ
تو اسکو چوبہ و نعمو کیا ہے اختیار ہے چاہے اسی مقام پر جان وضو کرے چوبہ لیوے تاکہ اگر چاہے
نماز میں اور چاہے پوراوے پہلے مکان پر تاکہ ایک ہی مکان پر نماز اور پیرے ایسی حکم کیا ہے اسکا
یعنی چاہے وضو کی جگہ پر پڑے اور اگر وہ امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت ہوا ہو تو پہلے امام پڑے
اور پیرے خلیفہ کے پیچھے نماز پوری کرے اور یہی حکم مقتدی کا بھی یعنی اگر امام نے فراغت کی ہے تو چاہے
وضو کی جگہ پر پڑے اور چاہے پہلے مکان پر پڑے اور اگر امام فراغت نہیں ہوا ہے تو پیرا اسے اطمینان
کے پیچھے نماز پوری کرے اور اسکو لا یتجسسے ہر فصل کیا رہوین لاحق کے بیان میں

وہ

لاحق کا مسئلہ اس طرح ہے جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت میں داخل ہو مگر تمام نماز اوس امام کے ساتھ
 نہیں پائی اس سبب سے کہ سو گیا یا اوسکو حدیث ہو تو وہ شخص بات نہ کہے چلا جاوے اور وضو کر کے پھر اوس
 صورت میں اگر امام نے کوئی رکعت پڑھی ہو تو چاہیے کہ اوس رکعت جو اس نے نہیں پائی ہے پہلے بغیر
 قرات کے ادا کرے تب بعد اسکے امام کی تائید اسی کوئے مثلاً ایک شخص فجر کی نماز امام کے ساتھ پہلی ایک
 رکعت پڑھ چکا تھا کہ اوسکو حدیث ہو اور وہ گیا وضو کر لیکو جب تک کہ وہ اوسے تک امام دوسری ایک رکعت
 پڑھ چکا تب وہ وضو کر کے آیا تو چاہیے کہ اوس ایک رکعت کو جو اس نے نہیں پائی ہے پہلے بغیر قرات کے پڑھ
 لیوے تب باقی جو دو رکعت ہیں اوسکو امام کے ساتھ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت ہو گیا تو اوس صورت میں
 جو اس نے نہیں پائی ہے اوسکو بغیر قرات ادا کرے اور اس شخص کو لایا کہینے فصل بارہویں مسبق
 کے یہاں نہیں اور جو شخص کہ امام کے ساتھ نماز میں ملے یعنی اوسکے اوپر کی نماز جاوے تو اوسکو مسبق
 کہتے ہیں اور مسبق کا مسئلہ اس طرح ہے کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز میں امام کی تین دوسری رکعت میں پاس
 تو تھا اور توڑ اور تیسرے کے اور جب امام پھر سے تب چاہیے کہ اوتھو اور آپ سلام نہ پھیرے اور وہ ایک
 رکعت جو اس نے نہیں پائی تھی ادا کرے اور اگر اوسکو معلوم ہووے وہ سورۃ جو امام نے پڑھی ہے پھر اچھے
 بعد اسی صورت کو جہ سے پڑھے اور نہیں تو سورۃ اخلاص پڑھے اور اگر امام کو تیسرہ میں پڑھ چکا ہو کہ دونوں
 رکعت اوپر کی ادا کرے جب طرح فجر کی نماز پڑھتا ہو یعنی فاتحہ کے بعد سورت ملاوی اور جہ سے پڑھے خلاصہ یہ
 کہ اس طرح کوئی وقت ہووے جماعت میں داخل ہو جاوے اور جو اس نے نہ پائی ہووے اوسکو یہاں سلام
 پھر سے تب ادا کر لے فصل تیرہویں نماز کی فاسد ہو نیکی یہاں میں نماز کو فاسد کرتا ہے
 بات کہ اس سو سے کہے خواہ قصہ سے سوئے میں یا جاگتے ہیں نہوزی یا بہت اور قصہ کی معنی کوئی کلم جان
 بوجہ کے کرنا اور فاسد کرتا ہے قصہ سلام کرنا اور اگر ہوے سلام کہ چکا تو نماز فاسد نہوگی اس لئے کہ
 سلام اللہ کو ذکر میں داخل ہے اگر سو سلام کر چکا تو ذکر میں داخل ہو گیا اور اگر قصہ کر چکا تو باقی میں داخل

اور یہ ظاہر ہے کہ اگر سو سے اس کے منہ سے نکل گیا تو اللہ کا نام نہ پڑا اور اگر کسی شخص کو قسم سے
 سلام کیا تو مات کرنا شہر اور فاسد کرتا ہے سلام کا جواب دینا قسم سے ہوا سو سے اور تاک کرنا بلند آواز سے
 اسی آہ کرنا دریا بیاہری سے اور ان کرنا اور آواز سے رونار دینا یہ صیبت سے اور کھمارنا بغیر غذر کے
 اور چپینک کا جواب دینا یعنی ہر جگہ اللہ کہنا اور خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اور غوغا کرنے
 جو اب میں اور اللہ کہنا اور عجیب خبر کے جواب میں جہاں اللہ اور لا کہنا اور لقمہ دینا اپنے ہام کو سنا دینا
 اور اگر اپنے ہام کو لقمہ دیوے تو غز باطل ہووے اور لقمہ دینے سے معنی ہیں کہ جو کوئی کہ نمازیں قمرات بھول
 جاوے اور سکریا دولا دینا اور نماز میں قرآن دیکھنے پر سنا اور جس جگہ سجدہ کرنا نماز میں دعا کرنا اس طلب
 کہ وہ چیز جو آدمیوں سے طلب کرتا ہے مثلاً کہ کیا اللہ تعالیٰ غلامی عورت سے میرا نکاح کر دے یا کہ
 کہ لکھنے اور دینا روئے یا کہ کہ مجھ کو چھاپا کپڑا دے اور مثل اسکے جو بات ہے اور نماز میں کہنا اور دینا اور غل
 کرنے کرنا یعنی نماز میں جو کام کہ زیادہ کرے نماز کو باطل کرتا ہے اور زیادہ کام کے معنی ہیں کہ ایسا کام کر کہ
 ممکن کیونکہ وہ جہاد کی یہ نماز نہیں رہتا یا نمازی آپ بوجھ کی کام نیا وہ کیا یعنی نماز کی عقل چھوڑ دینا
 اور نماز میں فاسد کرتا ہے بیش کے ذکر سے یا وضع کی دشت سے دونا بلکہ اس طرح کارونا نماز میں
 سے ہے اور کھمارنا نماز میں ہزار کے ساتھ یعنی آواز نہانے کہ اسے کھمار سے جس میں قرآن اس کے
 اور دعا جو آدمیوں سے نہیں طلب کرتا ہے اور ہوتا کام کرنا اور کیا گزرتا نماز کو آگے سے
 نماز کو باطل نہیں کرتا ہے مگر وہ شخص گنہگار ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر نماز چھوٹی مسجد میں پڑھتا ہو کہ
 نماز کے آگے سو جانا جس جگہ سے ہودی گنہگار کرتا ہے اس واسطے کہ چھوٹی مسجد ایک ہی مکان ہے
 اور اگر بڑی مسجد میں یا میدان میں پڑھتا ہو تو اس صورت میں اگر اسکے مسجد کی جگہ پر سے کوئی جاوے
 تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور اگر غامبی و کابینہ پڑھتا ہو تو اس صورت میں اگر اس کے مسجد کی جگہ پر سے کوئی اس کے سامنے
 سے جاوے تو اس صورت میں اگر جانے والی کا بعضا بعض نماز کی بعضہ بعضہ برابر ہو جاوے گا تو وہ

ent
td.
t.,
ario
Canada

پہلے سے ایک دہرا اور آگہ بند کرنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر حضور دل کیواسطے بند کرے تو پختہ نہ
 نہیں ہے اور ترک کرنا کسی سنت کا اور وہ پیر منہ میں رکھنا کہ جسکے رکھنے سے قرأت نہ ہو سکے اور جو چیز کہ دانت
 میں ہے مثلاً گوشت وغیرہ اگر نہ دھا ہوے اسکا اٹھلنا اور سجدہ میں جلتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کے
 پہلے زمین پر رکھنا بغیر عذر کے اور اٹھتے وقت اس کے اٹھنے کرنا یعنی ہاتھ کے پہلے نہ اٹھانا اور ٹھانا بغیر عذر کے
 اور کشادہ رکھنا اور کھلی کھاسی رکھنے کے اور نہ ہو کرنا اور ناک چھیننا اور کسی سورہ کا مقرر کرنا کہ سواری
 اس کے نماز میں بیٹھنے اور ایک رکعت میں دوسرے کا بیٹھنا کی ایک صورت چھوڑنے کے اور پچھلی صورت کو
 پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت میں ہے مثلاً پہلی رکعت میں قل ہو اللہ ربی اور دوسرے میں تبت ید ا
 اور نماز کا طول کرنا اس قدر کہ مقتدیوں کو گراں معلوم ہو دے اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیوں کی عبادی کیواسطے
 اور ایک سو سی سورہ دو بار پڑھنا ایک رکعت میں فرض نماز میں اور آستین کے نیونکے اور نہ ٹھانا اور تکیہ کرنا
 عصا پر یا دیوار یا ستون یا غیر عذر کے مسئلہ اور صحف اور شمشیر یا شمع اور چراغ آگے ہو دے تو کچھ نہ
 نہیں ہے مگر آگ جتنی ہوئی کر وہ ہے مسئلہ کہ باندھے ہوئے نماز پڑھنا کہ وہ نہیں ہے یہ مسئلہ
 شرح اور اس کے بعد ہے فصل سیزدہویں و قریبی نماز کو بیان میں تین رکعت کی جب ہی تین رکعت
 بعد صلیب سے اور تینوں رکعت میں الحمد کے بعد سورہ پڑھے اور تیسری رکعت میں کوع کے پہلے ہاتھ اٹھانا ہا
 کہ کبیر کے تب بعد اسکے دعاے قنوت پڑھے اور دعاے قنوت ہے اللہم انا نستعینک و نستغفرک
 وَنَعُوْذُ بِکَ وَنَقُوْذُ بِکَ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ اَللّٰهُمَّ وَنُذِیْ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا کَ نَعُوْذُ بِکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ وَنُذِیْ عَلَیْکَ
 عَلَیْکَ اَبَلَدًا عَلَیْکَ اَبَلَدًا عَلَیْکَ اَبَلَدًا عَلَیْکَ اَبَلَدًا عَلَیْکَ اَبَلَدًا عَلَیْکَ اَبَلَدًا عَلَیْکَ اَبَلَدًا
 کات کو پیش ہے زیر پینا خط ہے مسئلہ اگر کوئی شخص دعاے قنوت بخوانے تو یہ آیت پڑھے رَبَّنَا اِنَّا
 فِی الدُّنْیَا حَسْبَتْنَا وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسْبَتْنَا وَفِیْ سَائِرِ اَعْدَانِ بَالِکَ اَمَّا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَکُمْ

تین مرتبہ پڑھے اور وتر کے سوا ہی دوسری نماز میں قنوت نہیں ہے مسئلہ اور اگر امام شافعی کے
 ہوں اور دوسری نماز میں کوئی ایک قنوت پڑھے تو مقتدی بھی پڑھے اور اگر امام فخر کی نماز میں دعائی قنوت پڑھے
 تو مقتدی نیز پڑھے بلکہ چار رکعت کے بعد اس کا سارے پہلے جو اس مقام میں شرح اور احوال سے
 لکھا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا فاطمہ جو بندہ مومن اور مومنہ ہو کہ وتر کے بعد بعد میں سر رکے
 اور سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ بِانحی مرتبہ کہے تب سر اٹھا دی اور ایک بار آیت الکرسی
 پڑھے اور پھر دوسری بار بعد میں جاسی اور پانچ مرتبہ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
 کہے تو قسم ہے اوس خدا کی کہ جسکے قدرت کی قبضے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ وہ جنتا جا
 اپنی جگہ سے اٹھنے کے پہلے اور ثواب سچ اور عریکا اور ثواب نہ از شہید کا پاوے اور نہ از فرشتے کو حکم ہو کہ
 کہ اس کو واسطے سنا لکھیں اور گویا کہ سو غلام آزاد کیے ہو دین اور اس کی دعا قبول ہے اور ساتھ دوزخی
 قیامت کو دن شفاعت کرے اور جب مرے تو شہید مرا ہو دے سو بعد اس کے خوب تحقیق کیا تو اس کی
 کہیں بند نہ پائی مگر بعد سلام میرنے وتر کے کہ سُبْحَانَ الْمَلَائِكَةِ الْقُدُّوسِ تین بار اور
 حمیری بار آواز کو بھیجے اور بلند کرے یہ حسن جمیں اور مشکوٰۃ صباغ کا مضمون ہے اور بعد وتر کے
 دو رکعت ہلکی نفل بیٹھ کے پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشکوٰۃ میں ہوا ہے
 فصل سو لموین سنتوں کی بیان میں فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے
 بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ہے اور ظہر کی نماز کی پہلو اور جمعہ کی نماز کے پہلے اور جمعہ کی
 نماز کی بعد چار رکعت سنت ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کو نزدیک جمعہ کو بعد چہرہ رکعت سنت ہے
 پہلے چار رکعت پڑھ کے تب دو رکعت سنت ہے اور جمعہ میں ہے اور عصر کی نماز کے پہلے اور عشا کی
 نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد چار رکعت سنت ہے اور مغرب کی نماز کی بعد بھی چہرہ رکعت
 مستحب ہے مسئلہ اور مکروہ ہے نہ کو ایک سلام کے ساتھ چار رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا اور

ع

تیسری کتاب: انبیاء کی بیان میں

[illegible]

یہ خواہے اور بیکہ بند کے اور عار قنوت پڑھے اور قنوت ہی یہی عار قنوت پڑھے بعد اور کو کچھ عبادت کے نماز تمام کرے اور عار قنوت پڑھے باندھے ہوئے پڑھے مسئلہ سو ای مسئلہ کے ہر کو جماعت کے ساتھ پڑھے مسئلہ اور تراویح میں ایک ختم سنت ہے اگر امام حافظ قرآن ہوئے تو ایک ختم تمام رمضان میں کرے اور اگر لوگ سستی کریں تب بھی ایک ختم کو ترک کرے اور دو ختم کرے تو فضیلت ہے اور تین ختم کرے تو افضل ہے اور ترک تین ختم کی یہ ہے کہ اگر کسی آیتیں ہر رکعت میں پڑھے تو ایک ختم ہووے تمام رمضان میں اور اگر تیس آیتیں ہر رکعت میں پڑھے تو دو ختم ہووین اور اگر تیس آیتیں ہر رکعت میں پڑھے تو تین ختم ہووین اور یہی محیط میں لکھا ہے مسئلہ اور اگر امام حافظ قرآن ہووے تو ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھے یا کوئی سورہ قصار مفصل سے پڑھے یا الم تر کیف سے آخر قرآن تک دو بار پڑھے تاکہ ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھی جاوے اور اسکا حکم ختم کا ہے اور یہ قول اس ہے مسئلہ حمدہ الاسلام میں سراجی سے لکھا ہے کہ اگر شہر کے لوگ تراویح ترک کریں تو بادشاہ اور کسبائے لڑائی کے اس سنت کے قائم کرنے کے واسطے مسئلہ اور تراویح اس واسطے سنت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی رات تراویح پڑھی ہے جبکہ نمازی بہت جمع ہوئے تب حجرہ مبارک سے حضرت باہر آئے اور عذر بیان فرمایا کہ اگر میں اس نماز کو ہمیشہ ادا کروں تو یہ خوف ہے کہ تم سبوں پر فرض پڑے اور اسکا ادا کرنا تم پر مشکل ہووے حضرت نے اس پر شفقت فرمائی اور ہمیشہ نہ پڑھا اور خلفای

راشدین رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اس واسطے کہ خوف فرض ہو نہ بکا نہ تھا فصل اٹھارہویں

اور خسوف کی نماز کے بیان میں کہ خوف کہتے ہیں سورج گھس کر اور خسوف کہتے ہیں چاند گھس کر خسوف کی قیوت سنت ہے کہ امام جمعہ کا آویس لکھتا ہے دو رکعت جماعت کی سات بغیر اذان اور اقامت اور خطبے کے ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک رکوع کرے سب نفلوں کی طرح اور قرائت دراز کرے اور آہستہ پڑھے جب نماز سے فراغت ہووے غائب رہے یا غائب ہووے جب تک کہ آفتاب روشن ہووے اور اگر امام

تفسیر باب فضل ۱۹ اس مسئلہ کے بیان میں

معاذ اللہ ہووے نواسیہ اکیلے اکیلے نماز پڑھنا بہت تاب میں خسوف کے تب ہر کوئی نماز اور دعا میں
 اکیلے اکیلے مشغول ہووے جب تک کہ بہت تاب دوش ہووے اور اس طرح سے جو خوف کہ آگے آئے مثلاً
 اگر ہی آوے یا تار کی آوی یا دشمن ملنا ہر آوے یا مینہ ہدیتہ برسی لگے یا اگر جے یا ہو پچال آوے یا تمام عالم
 بیمار ہی ہووے تو ایسے وقت میں نماز اور دعا میں مشغول ہونا سنت ہے مسئلہ نقل اور سنت کی
 جماعت کروہ ہے مگر وہ نماز کی جماعت کروہ نہیں ہے ایک تراویح کی نماز اور دوسری کسوف کی نماز
 کسوف کی نماز کروہ وقت میں نہ ادا کرے یہ دونوں مسئلے عمدۃ الاسلام سے لکھے ہیں فصل او نیویں
 استسقا کی نماز کے یا محلیں اور استسقا کہتے ہیں پانی طلب کرنے کو جب مینہ نہ ہوے تب مسلمان
 جمع ہوویں اور میدان میں جاویں اور دعا کریں اور استغفار کہیں قبلہ کی طرف منہ کر کے اور اکیلے اکیلے
 نماز ادا کریں بخیر طے اور جماعت کے اس طرح تین روز یا پندرہ کلین اور ان تینوں روز بہت استغفار کہیں اس
 کہ استغفار کو مینہ کے طلب کرنے میں پڑا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا
 رَبَّكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ ظَالِمِينَ اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ یہ بات نوح علیہ السلام نے اپنے قوم
 کی تھی خلاصہ اس کا یہ ہے کہ گناہ گشتہ اول اپنے رب سے بچک وہ ہر بخشنے والا اور جب تم توبہ کرو اور گناہ گشتہ
 تو اللہ تعالیٰ تم پر دلی رحمت جو خوب دھڑلے کا پانی برساتا ہے اور استسقا کی نماز میں ذمی کو حاضر کریں اور
 جاوہر گویا دین اور ذمی کہتے ہیں مطیع الاسلام کافر کو مسئلہ اور خلق اپنے گناہوں سے نئے سرے
 توبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اوسکی ہر گت سے مینہ برساتے فصل تیسویں فرض کے پانی میں جس
 شخص نے کوئی فرض نماز شروع کی اور اسی نماز کیواسطے اقامت کی گئی تو اگر اوسنے پہلی رکعت
 کیواسطے سجدہ کیا ہووے تو نماز کو قطع کرے اور اقتدا کرے یعنی اوس نماز کو جو پڑھنے کے جماعت ہو
 مثال جووے اور اگر سجدہ کیا ہووے پہلی رکعت کیواسطے اور نہ تلافی یا ثنائی ہووے یعنی تین رکعت
 والی یا دو رکعت الی ہر وہی صورت میں بھی نماز کو قطع کرے وافدہ اگر وہ اسطے کہ اگر قطع کرے اور دوسری

جوع

فصل

at
rio
nada

اگر تیرہ گنا تنہائی نماز ہوگی تو تمام ہو جاوے گی اور اگر تلاتی ہوگی اور دوسری کہتے ہیں چنانچہ تو اوچین زیادہ چاہیے
 اور دوسری بات یہ کہ اگر زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہے تو اس کی جماعت جاوے گی اور اگر دوسری کہتے ہیں کہ جماعت ہو
 مانتا تو اسے افتاب دیکھو اور مغرب اور اگر شکی پہلو اور کثرت نفل پہلو اور اگر گھبراہٹ ہو اور اگر گھبراہٹ ہو
 لیا ہو وہی اور وہ نماز باجماع ہو تو پھر چار رکعت والی ہو وہی تو اس صورت میں ایک رکعت دوسری بھی ملاوے
 مسجد میں در رکعت نفل ہو جاوے تب بعد اس کی نماز کو قطع کرے اور جماعت میں شامل ہووے اور اگر باجماعی
 نماز کی تین رکعت پہنچ جاوے تو اس نماز کو تمام کرے اس واسطے کہ بہت پہنچ جائے اور بہت
 کا حکم تمام نماز کا ہے اور تمام کر شکی بعد اقدار کے جو نماز کہ امام کے ساتھ پڑھگا وہ نفل ہو جاوے گی مگر
 پھر اگر کسی کے آگے ایک واسطے کہ عصر اور اگر شکی بعد نفل مکرر ہے مسئلہ جس مسجد میں اذان ہوگی
 نماز اور مسجد سے باہر نکلا تو مکرر ہے اس شخص کو جسے نماز نہیں پڑھی ہے مگر جو شخص کہ دوسری جماعت
 مقیم ہووے مثلاً سو دن ہووے کسی مسجد کا یا امام ہووے یا اس کے حکم سے لوگ جماعت
 پڑھتے ہوں اور اس کے غائب ہونے سے لوگ تترتیر ہو جاوے یا کم اس شخص کا باہر نکلا تو
 جہیز ہے اور جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہووے اس کا باہر نکلا بھی مکرر نہیں مگر
 جب اقامت کہی جاوے تب اس کو باہر نکلا تو مکرر ہے اور دوسری جماعت کے مقیم کو مکرر نہیں
 اگرچہ اقامت کہی جاوے اور دونوں شخصوں میں فرق ہے کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہے
 اور وہ اقامت کی وقت باہر نکلا تو مکرر ہے اس واسطے کہ اس کو جماعت کی مخالفت کی تمت لگے گی
 اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھی تو اس نے جماعت کی موافقت کر چکی فضیلت پائی اور نفل کا ثواب
 پایا تو تمت اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سے منہ موڑنا بہت بد ہے اور لیکن دوسری جماعت
 کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کی وقت تو اس کو تمت نہ لگے گی اس واسطے کہ اس کا قصد جماعت کی درست
 اور بہتری کا ہے اور اگر نہ نکلا تو اس نے وہ فضیلت اور ثواب پایا لیکن دوسری جماعت کی جماعت ہو گیا

مفتاح المحتج

سمی

تحریر باب فصل ۲۰ فرض نماز کی مانی میں

اور جس شخص نے فجر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہے وہ باہر نکلے اگرچہ اقامت کی جاوے اس واسطے کہ اگر وہ نماز پڑھ گیا تو وہ نماز نفل ہوگی اور نفل فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہے اور مغرب اس واسطے نماز پڑھے کہ تین رکعت نفل شرعی میں نہیں آتی ہے مسئلہ اور جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھیں گے تو جماعت نماز میں ملے تو وہ شخص سنت کو ترک کرے اور جماعت میں ملے اور جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پڑھیں گے تو ایک رکعت فجر کی پاویں گے تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھے مسئلہ اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے فوت ہووے تو قضاء کرے اور اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دوپہر تک قضا کرے بعد دوپہر کی نہیں اور اگر فجر کی فرض کے ساتھ فوت ہووے تو اگر دوپہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بھی قضا کرے اور اگر دوپہر کے بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرے اور بعضے مشائخ کو نزدیک بعد دوپہر کے بھی سنت قضا کرے فوت کے معنی یہ ہیں کہ نماز جاتی ہے اور قضا کے معنی یہ ہیں کہ اس کا بدلہ پڑھے اور سنت ظہر کی ترک کرے اگر جانے کہ سنت ادا کرے تو فرض مل گیا یا جانے کہ سنت ادا کرے تو فرض نہ مل گیا دونوں حالت میں سنت کو ترک کرے اور جماعت میں ملے تب دونوں کو سنت جو فرض کے بعد ہو اس کی پہلے چار رکعت ادا کرے اور امام محمد کے نزدیک دونوں کو سنت کے بعد ادا کرے اور سوا ہی فجر اور ظہر کے سنت کی قضا کرے مسئلہ اور جو شخص کہ مسجد میں آوے اور اس مسجد میں نماز پڑھی گئی ہو وہ سنت پڑھے فرض کے پہلے اگرچہ اس نے جماعت نہیں پائی لیکن جب وقت تنگ ہووے تو سنت کو ترک کرے اور فرض کو ادا کرے فرض کے فوت ہونے کی وجہ سے مسئلہ امام رکوع میں کیا تو جس شخص نے اقامت ادا کیا اور اس نے ملنے میں سفید زور کی کہ امام نے سر اٹھایا تو اس نے اس کو رکعت کو نہیں یا فیصلہ کیسویں فوت نماز و نفل قضا پر تین کی بیان میں یا سچون وقت کی نماز اور وز میں اگر فوت ہو جائے سب یا سوری زینب فرض ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کی پہنچ وقت کی نماز فوت ہوئی تو اس کو زینب نگاہ رکھنا ضروری ہے پہلی فوت نماز کی قضا پڑھ لے تب دوسری پڑھ اور فوت

نماز کی پہلی قضا پڑھے تو وقتی نماز درست نہ ہوگی اور اس طرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہو تو پہلی اور دوسری قضا پڑھے
 بعد اس کی وقتی پڑھے اور اس طرح اگر کسی کی دو نماز فوت ہو تو اس کی پہلی نماز درست نہ ہوگی جب تک کہ وتر کی
 قضا نہ پڑھے اور ترتیب کے معنی یہ ہے کہ اگر کسی کی پہلی نماز فوت ہو تو اس کی قضا پڑھے بعد اس کی وقتی پڑھے اور
 من بعد اس سے ترتیب جاتی رہتی ہے ایک جب وقت تنگ ہو تو ترتیب ضرور نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس قدر وقت
 تنگ ہو کہ اگر قضا پڑھے تو ادا نہ ہو تو اس وقت ترتیب ضرور نہیں ہے اور اگر اس قدر وقت باقی ہو کہ
 کہ وقتی نماز کے ساتھ بعضے نماز بھی پڑھے تو وہ شخص جس قدر کہ وقت میں تھا وہی اس قدر نماز وقتی
 نماز کے ساتھ ادا کرے جس طرح سے کسی کی غشا اور وقت فوت ہو تو اور نماز کا وقت باقی نہ رہا اگر اس قدر کہ اس میں
 باقی رکعت سماوے تو اس صورت میں وتر کی قضا پڑھے اور فجر کی ادا کرے تب آفتاب کا کنارے کے بعد شام کی
 قضا پڑھے باقی کی نماز اور وقت فوت ہے اور فجر کا وقت باقی نہ رہا اگر اس قدر کہ سات رکعت چاروں طرف سے
 پہلی چار رکعت پڑھے کہ من بعد اس سے وتر پڑھے اور دوسری بھول جلتے سے ترتیب جاتی رہتی ہے بھی
 اگر کسی کے تین کوئی نماز فوت ہوئی تھی اور اس نماز کو وہ بھول گیا اور اس وقت کی نماز ادا کی
 تب اس کو یاد آیا کہ اس کی ایک وقت کی نماز فوت ہوئی تھی تو وہ نماز وقتی جو پڑھ چکا ہے درست ہے
 اس کو نہ دہراوے اور اس وقت نماز کی قضا پڑھے اور پھر جب بہت نمازین فوت ہو ہیں اور
 بہت نماز کے بہت سی کہ چھ سے کم نہ ہو جب کسی کی جب نمازین فوت ہو ہیں تب ترتیب ضرور نہیں خواہ
 وہ فوت نماز برائی ہو ورنہ خواہ نئی ہو اس کی یاد کہنی ہو سے وقت کی نماز درست ہے اور اگر بہت
 نماز کسی فوت ہو ورنہ اور ادا کرنے کے کم ہو جاوے تو اس شخص کو ترتیب ضرور نہیں ہے مثلاً
 ایک شخص کی جب نمازین یا ایک مہینے کی نمازین فوت ہو ہیں اور اس سے قضا پڑھنا شروع کیا تب تک
 کہ دوسری وقت کی باقی رہیں تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تھی وہ پھر پھر کی اس وقت نماز کی یاد کہتی رہی
 وقتی نماز ادا کرنا درست ہے مگر جب سب نماز کی قضا پڑھ چکا ہو اس کو ترتیب نگاہ رکھنا فرض ہے

مسئلہ ایک شخص کی چہ نمازین فوت ہوئیں نہیں اور ایک مہینے کے بعد ایک وقت دوسری فوت ہو تو اسے
ایک نماز کو چھ مہینے اور اس کی نماز کی یاد رکھنا ہو ورنہ وقتی نماز اور نماز کے مسئلہ ایک شخص
ظہر کی نمازین ہمارے کو شک ہو کہ اسے فجر پڑھی ہے یا نہیں اور فراغت کے بعد یقین ہو کہ فجر پڑھی ہے
فجر پڑھے بعد اس کے ظہر اور اسے مسئلہ عدۃ الاسلام میں عقیدہ بخاج سے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص اپنے
گناہوں سے توبہ بخود کرے تو معاف ہو جائے لیکن نمازین جو اس سے فوت ہوئیں تین توبہ تک کہ
اوپر کی تعداد چھ توبہ تک اوپر کی گزرتی ہے نہ اوپر تین گزرتی ہیں کہ وقت سے تاخیر کی ہے تو اسے
توبہ کرنے سے معاف ہو ورنہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل **فصل بائیسویں** سو کی مسجد کے
بیان میں نماز کی کسی واجب کو نہ ترک کرے سبب سے دو سبب سے سو کے ایک سلام کے
بعد واجب ہونے میں اور سبب سے سو کی یہ ترکیب ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد ایک وقت سلام پیر کے
اور سجدے کرتے تب بعد اس کے پھر انہیات اور رد و دعایٰ ماثورہ پڑھے نماز سے فراغت
کرنے کے لئے شرح و تالیف میں لکھا ہے کہ سجدہ سو کا واجب ہوتا ہے حیثیت کہ نماز کے کسی کن کو
مقدم کرے یعنی اس کے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے جس طرح رکوع قرأت کے پہلے یا کسی
رکوع کے ادا کرنے میں تاخیر کرے یعنی اس کے ادا کرنے میں دیر ہو جس طرح پہلی انہیات کو اوپر کہ
زیادہ پڑھ گیا اس سبب سے دیر کی رکعت کے قیام میں دیر ہوئی یا کسی رکوع کو دو مرتبہ کہ جس طرح دو رکعت
کو سوال میں کہ کوئی واجب ترک نہیں ہو بلکہ رکوع اور زیادہ ہو سجدہ سو کا اس میں کو اسے سبب
ہو اور واجب شرح اور او میں لکھا ہے کہ حیثیت کہ ایک رکوع کو دو مرتبہ کیا تو اس کے پاس جو رکعت ہے اس کے
ادا کرنے میں دیر ہوئی کی اور اس رکوع کا ادا کرنا تاخیر کی وجہ سے تو اسے واجب ترک کیا اور ہر ضرر
اور واجب کو اس کے مقام پر ادا کرنا واجب ہے چلیا کہ اوپر لکھا ہے یا کسی واجب کو تاخیر کیا یعنی اس کو
پہلے والا جرح سے اسے پڑھنے کے مقام پر یا بلند پڑھا یا بلند کے مقام پر اسے پڑھا یا کسی

واجب کو سہو سے ترک کیا جیسا کہ پہلا مقدمہ ترک کیا غلامیہ ہے کہ اگر ایسے ترک کرنے سے سجدہ
سوکا واجب ہو جائے کوئی واجب ہووے مثلاً کہینے دعائی قنوت یا حدیث کی اگر سہو سے ترک کی
تو اوپر سجدہ سوکا واجب ہوگا مسئلہ فرض کے ترک کرنے سے سہو سے ہووے یا قصد سے نماز
باطل ہوتی ہے اور قصد سے واجب کے ترک کرنے میں گناہ ہے اور نماز اس کی تیسرے سجدہ سوکا درست
ہووے اگر نقصان کے ساتھ اور واجب کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہے
اور سجدہ سوکا اس نقصان کے درست کر نیکی واسطے ہوتا ہے اور سنت ترک کرنا قصد سے
سوجب گناہ کا ہے اور ثواب کو دور کرتا ہے اور اگر بہو کے سنت ترک کرے تو اوپر کچھ نہیں
شرح وقایہ میں ہے کہ مقتدی کی سہو سے سجدہ سوکا واجب نہ ہووے بلکہ امام کی سہو سے سجدہ کا واجب
ہووے اور اگر امام سجدہ کرے تو مقتدی پر بھی واجب ہووے یعنی مقتدی بھی نہ کرے اگر سہو سے
بھی امام کو سجدہ سوکا کرے تب بعد اسکا اپنی نماز پوری کی مگر سجدہ شرح وقایہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص
پہلا مقدمہ کو سہو سے تو اگر بیٹھنے کے نزدیک ہو تو بیٹھ جاوے اور اوپر سجدہ نہ کرے اور اگر قیام کے
نزدیک ہے تو کھڑا ہو جاوے اور سجدہ سوکا کرے اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچویں رکعت کیوں اسے
کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے پھر پرے اور بیٹھے اور سجدہ سوکا کرے اور اگر
پانچویں رکعت کا سجدہ کیا تو اسکا فرض نفل ہو جاوے اور چاہے تو ایک رکعت دوسری بھی ملاوے
تاکہ جبہ رکعت نفل ہو جاوے اور اگر قعدہ آخری میں بیٹھے اور سہو سے کھڑا ہو جاوے تو پھر پرے جب تک
کہ پانچویں رکعت کیوں اسے سجدہ نہیں کیا ہے اور سلام پیرے اور سجدہ کیا پانچویں رکعت کیوں اسے تو اسکا
فرض تمام ہوا چوتھی رکعت ملاوے تاکہ چار رکعت فرض ہووے اور دہر رکعت نفل اور اگر اس نفل کو جوڑ
دے تو نقصان بھی نہ کرے اس واسطے کہ قصد سے شروع نہیں کیا ہے کہ لہذا کمال نام کہ نماز فرض ہو جاوے اور
سجدہ سوکا کرے واجب ترک کر نیکی سبب سے اس واسطے کہ نماز باہر آنا نفل ہے اور اوپر سجدہ آخری

واجب ترک ہوا اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہے سو یہ نائب تنوگی اور دو رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے
 انہی سے یعنی ان دونوں کو اوس میں نہ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریر سے دونوں رکعت سنت پڑھ لے
 مسئلہ جب امام قعدہ اخیرہ میں الحیات کی موافق بیٹھا اعداؤ کی سہولت پانچویں رکعت کی طرف اڑھا تو
 اس وقت میں مفتی تاج العبادی امام کی نگرین اس واسطے کہ جان بوجہ کی خطا کرنا چاہیے بلکہ انتظار میں بیٹھے
 رہیں اگر سجدہ پہلے پڑا اور سلام پیرا تو اس کے ساتھ سلام پیرا اور اگر پانچویں رکعت میں سجدہ کیا تو
 مفتی لوگ سلام پیرا اور یہ مسئلہ شرح اور ادا اور عمدۃ الاسلام میں ہے مسئلہ جس شخص پر
 سجدہ ہوگا اسے اوستے اگر نماز میں سلام پیرا تو اگر اسے اس سلام کے بعد سجدہ ہوگا کیا تو حکم
 دیا جاوے گا کہ وہ نماز سے باہر نہیں نکلا میان تک کہ اگر اس کے سلام پیرا ہو گیا کسی نے افتد اکبات
 اوستے سجدہ ہوگا کیا تو افتد اور است اگر اوستے سجدہ ہوگا کیا بلکہ نماز کو سلام کے بعد چوڑیا
 تو اس کا افتد درست تھا کیونکہ وہ نماز سے باہر نکلا اور اس طرح اگر وہ سلام کے بعد قعدہ مار سکا یا نہ
 ت اوستے سجدہ ہوگا کیا تو حکم دیا جاوے گا کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا اس واسطے کہ نماز کے صحیح نہیں
 پایا گیا اور اگر سجدہ ہوگا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز چوڑی تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا کیونکہ وہ نماز کے
 باہر نہ آیا اور اس طرح اگر سلام پیرا اور سلام کے بعد اوستے نیت پیغم ہونے کی تو اگر اوستے سجدہ ہوگا
 تو اس کی فرض جابر رکعت ہو جاوے گی اس واسطے کہ اوستے مقیم ہونے کی نیت نماز کے پچھلے کی اور اگر اوستے
 سجدہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی چوڑی تو اس کی فرض جابر رکعت نہ ہوگی اس واسطے کہ اوستے مقیم ہو
 نیت نماز کے باہر کی اور بعضوں نے شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اگر کوئی بار سجدہ کیا تو وہی سجدہ کہنا
 ہیں اور اگر سجدہ کیا اور سجدہ ہوگا اور کیا اور دوسری بار پیرا ہو گیا تو سجدہ ہوگا پیر کرے دوسری بار
 مسئلہ عمدۃ الاسلام میں ہے اگرچہ ہو لکھا ہو مسئلہ جس شخص نے نماز میں شک کیا اور وہ نہیں جانتا کہ کتنے کتنے
 رکعت پڑھیں تو اگر شک کرنا اس کی عادت نہیں ہے اور کوئی بھی مرتبہ شک ہوئی ہو تو نماز کو پیر سے شروع کرے

اور اگر اوسکو بہت شک ہو تا ہے تو دل میں پھر اوسے جو کچھ کہے دلیں نہیں اوسپر عمل کرے اوسو اسطے
 کہ جب بہت شک ہوے تب بار بار شروع کرتے ہیں حج ہے اور اگر اوسکے دلیں کہ نہیں ہے تو کم کو اختیار
 کرے یعنی اگر اوسکو شک ہووے کہ طہر کی تین رکعت پڑھیں یا پھر رکعت اور اوسکا دل کسی پر گواہی نہیں
 دیتا ہے تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے اور ایک رکعت دوسری پڑھے تاکہ چار رکعت بن جائیں پھر اگر اوس
 تین رکعت کی بعد پڑھے تب چوتھی رکعت پڑھے اوسطے کہ اگر وہ چوتھی رکعت بھی ہووے تو آخری رکعت
 جو فرض ہے وہ نہ ترک ہووے یہ مسئلہ شرح وقایہ میں ہے فصل تیسویں بیمار کی نماز کی کیا
 میں جو بیمار کہ اکثرانہ ہو سکے مرض کے سبب سے خود وہ مرض پہلے سے رہا ہووے خواہ
 اوسی نماز میں ہو اہووے تو نماز پڑھے بیٹھ کے رکوع اور سجود کے ساتھ اور اگر رکوع اور سجود بھی
 نہ کر سکے تو بیٹھ کے سر کے اشاریے نماز پڑھے اور سجود کا اشارہ رکوع کی اشارت سے زیادہ نیچا کرے
 اور کوئی خبر سجدے کیواسطے اونچی نکلیاوے اوسکے آگے یعنی نگیہ وغیرہ نہ کہ سجدے کیواسطے اور اگر
 بیٹھ ہی نہ سکے تو بیٹھ کے بل چٹ پٹے اور دونوں ہاتھوں کو قبیلے کی طرح کرے یا پہلو کے بل لیٹے یعنی کرے
 سے اور اپنا سنبھالے کی طرح کرے اور چٹ پٹیا افضل ہے اور سر کے اشارے پڑھے اور اگر اشارہ
 بھی نہ کر سکے تو نماز کی تاخیر کرے اور آٹھ اور بیودن اور دل سے اشارہ کرے اور اگر رکوع اور سجود نہ کر
 اور قیام کر سکے تو بیٹھ کے اشارے نماز پڑھے اور بیٹھ کے اشارہ نہ کر سکے ہو کے اشارے
 کرنے سے افضل ہے اوسطے کہ بیٹھنا سجدے سے بہت نزدیک ہے اور سجدے ہی سے مطلب ہے
 اوسطے کہ سجدے میں نہایت تعظیم ہے اور اگر کوئی بیمار نماز کے درمیان میں صحت پاوے تو اگر اشارے
 پڑھتا تھا تو نماز کو پورے شروع کرے اور اگر ٹہرا ہوا رکوع اور سجود پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہو اور باقی نماز
 کترا ہو کے تمام کرے یہ سب مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے مسئلہ شرح وقایہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص دیوانہ
 یا اوسپر ہوشی ہوئی ایک راندن تو جو نماز کہ اوسکی فوت ہوئی ہے اوسکی قضا پڑھے اور اگر ایک راندن

فیہ اب فصل کشتی میں نماز پڑھنے کا بیان ہے

مستطاب

مشت وہ پیشی یا دیوانگی ایک ساعت پہلے گذرے تو جو نماز کہ فوت ہوئی اس کی قضاء پڑھے فصل
چوتھیں کشتی میں نماز پڑھنے کے بیان میں شروع قاید میں لکھا ہے کہ کشتی میں میں
عذر پیشہ کے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر کنارے پر بندھی ہوئی تو پیشہ کے درست نہیں ہے مگر
کوئی عذر ہو تو درست ہے مسئلہ محیط میں لکھا ہے کہ غازی کو لائق ہے کشتی میں کہ قبلہ کی طرف
منہ کرے جس جہت کشتی پر ہے وہ اپنے منہ کو ہی قبلہ کی طرف پھیرے نماز کا شروع ہووے
خواہ نماز کا دو میان قبلہ کی طرف متوجہ ہونے میں سب برابر ہے اس واسطے کہ قبلہ کی طرف منہ کرنا قدرت
وقت فرض اور وہ قدرت رکھتا ہے پھر قبلہ کی طرف منہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے وَصَلَّ عَلَیْکَ
وَلَا تُکَلِّمُ شَاطِرًا اَوْ نَبِیًّا جَاہِلًا کہ ہر قوم سب جہاں کو نماز ادا کرے تو پھر وہ تم سے پہلے نہ ہو گا کہ کوئی
جہت چارہ کی سوا اور اس واسطے کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کرنے سے عاجز ہے اس واسطے کہ اگر وہ قبلہ
کی طرف منہ کرے جس جہت چارہ یا پہلے تو پھر چلتا ہو تو منہ پھرنے سے عاجز ہے یعنی اس کو پھر جہاں کو اور قبلہ کی طرف
منہ کرے تو اس میں اس کا مطلب ہو گا کہ وہ پھر چارہ پڑھے کے منہ پھیرے ہوئے قبلہ کی طرف منہ ہو سکے گا
اور اس میں اس کا حرج ہے اس واسطے کہ پھر عذر کا حکم یا لکھنا قبلہ کی طرف متوجہ ہونے میں اور اگر چارہ یا پہلے
سوا قبلہ کی طرف جانا ہو تو اگر قبلہ کی منہ پھیرے تو اس کی نماز درست نہیں ہے اور یہ مسئلہ محیط کی چوتھیں
فصل میں ہے فصل چوتھیں سجدہ تلاوت کی بیان میں سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہے وہ
جس پر کسی نے سجدہ کیا اگر کلمہ سجدہ میں جاوے اور اللہ اگر لکھ کر سر اوٹھاوے اور غائب نہ ہو اس پر
سجدہ کیواسطے ہی میں ہمیں ان کو پانا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور طہارت سب داخل ہے اور
اس سجدہ میں پانا اور ٹھانا اور شہد اور سلام نہیں ہے اور اس سجدہ میں ہی بیٹھا کہ رکعتی الا علی
میں درج کے اور شخص کہ سجدہ کی چودھویں آیتوں میں سے کوئی آیت پڑھے اور پھر سجدہ تلاوت کا
واجب ہوئے اور سجدہ کی آیت سورہ اعراف اور سورہ رعد اور سورہ نحل اور سورہ بنی اسرائیل

تورہ مریم کی آیت میں ہے اور سورۃ الحج میں جو آیتیں سجده کی ہیں اوس میں سے پہلی آیت سجده تلاوت علیٰ ہوا
دوسری آیت میں جو بارگھو اور سجده اکی لفظ ہی اور تیسری سجده نہیں ہے بلکہ آیت میں نماز کو اس طرح شروع اور سجده کی
حکم ہے اور سورہ فرقان اور سورہ نمل اور سورہ المیزان اور سورہ ص اور سورہ حم سجده اور سورہ ابراہیم اور سورہ
ازالہ الشقاق اور سورہ اقرین ہے یا جو شخص کہ سجده کی کوئی آیت سے اگر چہ کسی کا قصد کیا ہو اسے
اور ہر ہی سجده تلاوت کا واجب ہو تا ہے مسئلہ امام نے آیت سجده کی پڑھی تو مقتدی ہی اوس کے ساتھ
سجده کرے اگر چہ سنا ہو وی اور اگر مقتدی نے پڑھا تو سجده نہ کرے نہ تو نماز میں اور نماز کے بعد اور جو شخص
کہ نماز کو باہر ہو وہ اسے تو وہ سجده کرے مسئلہ ایک نماز میں نے اوس شخص سے آیت سجده کی
سنے کہ جو اوس کے ساتھ نماز میں نہیں ہے تو سجده کرے نماز کے بعد اور اگر نماز میں نہیں سجده کیا تو
سجده دوہر اسے نماز کو نہ دوہر اوی مسئلہ ایک شخص آیت سجده کی سنی امام سے اور اوس کے
ساتھ نماز میں نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت میں داخل ہوا یعنی جس رکعت میں سنا تھا اوس میں نہیں
رکعت میں داخل ہوا تو سجده کرے اگر نماز میں نہیں اور اگر اسی رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کے
سجده کرنے کے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجده کرے اور اگر اسی رکعت کو امام کے بعد
کر نیکی بعد یا یا تو سجده نہ کرے اور وہ سجده تلاوت کا حکم اس مقام نماز میں ہے اوسکو نماز کو باہر تھا کہ
مسئلہ ایک شخص نے آیت سجده کی پڑھی تب بعد اوسکو نماز شروع کی اور پھر دہرا یا سجده کی آیت کی
تو اس صورت میں ایک ہی سجده کفایت کرتا ہے اور اگر آیت سجده کی پڑھی اور سجده کیا تب نماز شروع کی
اور پھر سجده کی آیت دوہرائی تو دوسرا سجده کرے مسئلہ اور اگر ایک آیت سجده کی ایک ہی مجلس میں بار بار
پڑھی تو ایک ہی سجده کفایت کرتا ہے اور اگر کئی آیت پڑھی ایک مجلس میں یا ایک آیت پڑھی کئی مجلس میں
تو ایک سجده کفایت نہیں ہے مثلاً دو آیت ایک مجلس میں پڑھی یا ایک ہی آیت دو مجلس میں پڑھی تو ایک
ایک سجده کفایت نہ کرے بلکہ دو سجده کرے گا اور مجلس کے بدلنے کی وجہ سے کہ مثلاً ایک مجلس میں دو رکعت

گناہ ہے اور تاننا ہے تو اس کو مٹی سے اس کو مٹی تک جانے میں مجلس دلتی ہے تو اگر ایک شخص نے
 سجدے کی پٹہ اور وہ اس کو مٹی کے پاس سے اور پر اس کو مٹی تک جاوے اور پھر اسے اور وہ
 شخص پر ہی آیت پڑھے تو صورت میں سے والے پر وہ سجدے واجب ہوونگے کیونکہ مجلس دلتی
 اور پڑھنے والے پر ایک ہی کیونکہ ایک ہی مجلس میں بیٹھا رہا یا ایک شلہ پر ہے دوسری شلہ پر جاوے
 تب بھی مجلس دلتی ہے اور اگر پڑھنے والا مجلس بدلے اور نئے والا ایک ہی جگہ بیٹھا ہے تو پڑھنے
 والے پر وہ سجدے ہوونگے اور نئے والے پر ایک ہی جانوے جب کہ اس مقام میں مجلس دلتی ہے
 دوسرا کام شروع کرنے میں اور ایک مکان سے دوسرے مکان پر جانے میں اگر سجدہ اور گناہ گناہ
 مکان کے حکم میں ہے اس دلیل سے کہ اگر سجدہ کے گوشے میں اقتدار کے نو اوٹکا اقتدار ہے
 اور وہ ایک ہی مکان میں داخل ہے اور ایک درخت کی شاخیں جدا جدا مکان میں مسئلہ ور کر رہے
 کہ سجدے کی آیت کو ترک کرے ابراہانی سورہ پڑھے اس واسطے کہ اس سے انکار کا شبہ معلوم ہو جائے
 اور سجدہ کی آیت پڑھنا اور بانی سورہ ترک کرنا مکروہ نہیں ہے اور صحیح ہے کہ ایک آیت بذوق سجدہ کی
 ایک مجلس دلتی ہے یعنی فقہ اہل سنت کی آیت نہ پڑھے اس واسطے کہ کوئی شبہ نہ کرے کہ اس آیت کو ترک
 آیتوں سے افضل جائز ہے اور نہ ہے اسکا اتہانہ پڑھنا اس واسطے کہ اکثر نئے والے لوگ دیکھتے ہیں
 بہ سبب غمخون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ غیر الاحکام میں فتاویٰ سے لکھا ہے کہ اگر اویسوفت صحابہ
 منورے تو صحیح ہے کہ یہ قناعتاً و اطاعتاً غرضاً انک ربنا والیک المصیر کہ بعد اسکے
 جب قاور ہووے تب سجدہ بحال لاوے مسئلہ ابراہیم شہزی میں لکھا ہے کہ سجدہ تلاوت میں سجدہ
 کہ جب چاہے کہ او اکرے تب اگر اہو و بعد اسکے سجدہ کرے پھر ادا تھا و سجدہ کی اور پھر ادا
 بعد اسکے فیصلہ میں مسافر کی نماز کے بیان میں مسئلہ مسافر وہ شخص
 کہ جسے نین اذان چلو کا قصد کیا سیانی جال سے اور جدا ہو ایتو شہری کی جیسی ہے اور سیانی جال مکمل میں

دست اور پیادے کی معتبر ہے اور دریا میں ہوا کا موافق ہونا معتبر ہے اور پہاڑ میں جو کچھ کہ پہاڑ کے لئے
 ہوئے وہی معتبر ہے اور مسافر کو راستہ اگرچہ پہلے سفر میں گناہ کرے یا لاہور سے جیک کہ اپنے شہر میں
 داخل ہو گیا اور نہ پہلے رہنے کی نیت کرے کسی شہر میں یا گاؤں میں تنہا ہو گیا اور اس کے بعد
 پہلے ہی اجازت ہے کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم کرنا یعنی چار کی دو کو ہے ہر اگر
 نیت کی مسافر نے اپنے مہینے سے کم رہنے کی یا نیت کی اقامت کی مدت کی یعنی تو پہلے رہنے کی وجہ سے
 یا کسی شہر میں داخل ہوا اگر کسی ایسا ہے کہ وہاں سے کل جاوے یا بیرون اور اس میں اسکو دیر ہو گئی تو اس
 صورت میں قصر کرے اور ہر حصے ایک انگ ہے کہ وہ در اہر یا بین و حل ہو و یا اور اگر ایک کے قلم کو لکیر
 یا اہل لغی کے تین ذرا الاسلام میں شہر کے باہر گھیر لیا تو ان سب صورتوں میں اگرچہ وہ سب اقامت کی ہوت
 کی نیت کرے کہ تعمیر ہوئے نماز کو قصر کرے اس واسطے کہ وہ سب تعمیر نہیں ہوتے ہیں اقامت کی نیت
 کہتے کہ چارے لوگ اپنے خیموں میں اگر آپس میں اقامت کی نیت کرے کہ شیک تو وہ تعمیر ہو جائے گا
 کہ ان کی اقامت کی نیت شہر کے باہر درست ہے یہ خیموں شرح وقایہ کا ہے فائدہ اقامت کے
 معنی پہلے میں اور تعمیر کے معنی بنے والا اور فقہ کے علم میں اس سے مراد ہے کہ جو شخص کہ آپس میں
 یعنی پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گاؤں میں نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ میں یہاں پندرہ روز
 ہو گا تب وہ شخص تعمیر ہو جائے گا مسئلہ مسافر کے حق میں چار گانی نماز فی الفور یا دانی کے پہلے
 دو گانی ہو جاتی ہے اور رمضان مبارک کا روزہ افطار کی خدمت ہو جاتی ہے اور اگر چاہے روزہ
 تو افضل ہے یہ خیموں عمدۃ الاسلام اور نیرباضی الاحکام کا ہے مسئلہ مندی کا سفر جبر سے ہے اور
 گناہ کا سفر جبر سے روزنی برابر یعنی مسافر دونوں سے ہو گا مسئلہ اور مسافرت اور اقامت
 نیت کہنے میں ہر دو معتبر ہے تا بعد ازین جبر سے عورت باغلام یا سیاہی اور ان لوگوں کے حق میں
 کی نیت معتبر ہے با حب اصالی وطن میں امن کے تب غیر مالک کی نیت کے تعمیر یا جواز کے یہ دونوں

مشیت تیسرا الاحکام سے کہ مسئلہ اگر مسافر نے چار دن کے عتقین پوری پڑھیں اور پہلے قعدے میں تیس
تو اس کا فرض تمام ہو اگر گنگا روم اسلام کے تاخیر کرنے کی سبب سے اور اللہ تعالیٰ کا جبر و قبول کرے
شعبہ سے اور دو رکعت ہو اسے زیادہ چوبیس سو نفل ہو تین اور اگر تین بیٹھا تو اس کا فرض تمام ہو
پہلا قعدہ ترک کرے سبب سے کہ اگر مسافر کو اسلئے وہ آخری قعدہ ہے اور آخری قعدہ فرض ہے
فرض کے ترک سے نماز باطل ہوئی ہے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ ایک مسافر ہے کہ وہ
امامت عظیم نے کی نماز کے وقت میں تو مسافر چار رکعت ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت
نہ کرے اسلئے کہ وقت میں مسافر کا فرض تین امام کی تاحید سے ہے سبب سے مسافر چار رکعت جو جائز
اور وقت کے بعد مسافر کا فرض چار رکعت ہے یہ شرح وقایہ میں ہے یعنی اگر مسافر کی نماز اور مقیم کی نماز
نہ ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر نہ کرے اسلئے کہ اس نماز کے وقت مسافر وہی وقت فرض ہے جو
پہلے فرض ہوئی ہے وہی وقت ادا کرے مسئلہ کثیر العباد میں ایک ماہ کے مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا
وقت میں اور وقت کے بعد جائز ہوئے اگر دونوں کا فرض ایک ہی ہوئے مثلاً آخر ماہ ربیع الاول دونوں کی
نوش ہو تین تو صورت میں اقتدا درست ہوئے مسئلہ اور اگر مسافر امام ہووے اور مقیم مقدس
تو مسافر فقر سے اور مقیم پوری ہے اور محتجب ہے کہ مسافر کہہ دے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ
یعنی تمام لوگوں کو اپنی نماز پوری پڑھا لو میں تو مسافر میں مسئلہ ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر
دوسری جگہ وطن اصلی بنایا تو وہاں اصل وطن اصلی ہو گا وہاں وطن کے درمیان میں مدت سفر کی ہووے
خداوند ہووے یہاں تک کہ اگر وہ اس پہلے وطن اصلی میں داخل ہو تو تیسرا قیامت کی نیت کی مقیم نہ ہوگا
اگر وہ اصل وطن سے نہ نکلتا ہے یہاں تک کہ اگر مسافر وطن اصلی میں داخل ہو تو تیسرا قیامت کی نیت کی مقیم نہ ہوگا
یہ مقیم ہو گا اگر کسی جگہ قیامت کا بعض جس مقام میں پہنچے روز جزا کی نیت کی ہے وہ باطل ہوگا یہ دوسری
جگہ کی قیامت کے لئے مثلاً ایک شخص کو وطن قیامت کا کسی جگہ پہنچا ہوا ہے دوسری جگہ وطن قیامت کا

اور چنانچہ دونوں کے درمیان میں مدت سفر کی نہیں ہے تو اس میں جو بھی جگہ میں اقامت کی نہ باقی رہے گی
یہاں تک کہ اگر وطن اقامت میں بہرہ داخل ہو تو بغیر نیت اقامت کے مقیم ہو دیکھا اور اگر وطن اقامت
اپنے وطن اصلی کی طرف جہاد ہو تو وطن اقامت باقی نہ رہے گا مسئلہ اور سفر اور حضر دونوں فوت نمازوں کو نہیں بدلے گا
یعنی جب وقت کہ سفر کی فوت نماز کو حضر میں قضا کری تو قصر کری اور اگر حضر کی فوت نمازوں کو سفر میں
قضا کری تو قصر کری اور حضر کہتے ہیں مقیم کے مکان کو یعنی سفر کی اولیٰ حضری یہ دونوں شریعہ
و قایہ لکھی ہیں **فصل ستائیسویں جمعہ کی نماز کے بیان میں** جمعہ کی فسخیت
ہو سکے واسطے کہ شرطیں ہیں تین شخص میں وہ دونوں عیسین ہو جو دیوبند میں شخص پر جمعہ فسخ ہو
پہلی شرط یہ ہے کہ شہر میں مقیم ہو و مسافر جمعہ واجب نہیں اور دوسری شرط یہ ہے کہ
مذہب ہو یہ بیمار پر جمعہ واجب نہیں اور تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہو و غلام پر جمعہ
واجب نہیں اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہو و عورت پر جمعہ واجب نہیں اور پانچویں شرط
یہ ہے کہ بالغ ہو و لڑکوں پر جمعہ واجب نہیں اور چھٹی شرط یہ ہے کہ عقل ہو و دیوانے اور
ایکے پر جمعہ واجب نہیں اور ساتویں شرط یہ ہے کہ اسلام ہو و کافر و ظاہر ہے اور آٹھویں
شرط یہ ہے کہ آگیاں مسلمان ہو و انیسویں شرط یہ ہے کہ پانچوں شرائط
موجود ہوں لنگاہت پر جمعہ واجب نہیں اور اگر وہ شخص جس پر جمعہ واجب نہیں ہے حاضر ہو و اور جمعہ
کے تو درست ہے اور ظہر کا فرض اسکا اور اہو جاوے اگرچہ جمعہ واجب تھا بعضوں نے شرح
و قایہ لکھا ہے اور جمعہ کے ادا ہونے کے واسطے چارہ طریق ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہو و دوسرے خواہ شہر
کنارہ اور شہر کی افسرین اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس جگہ میں امیر اور قاضی ہو
کہ شرح کا حکم پہنچا دے اور حد کو قائم کرے اور بعضوں کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ حیثیت کو رہے
لوگ جن میں فرمان کی برتری مسجد میں نہ سماوے اور شرح و قایہ میں اسی قول کو مقلدین نے مقلدین کے نام سے لکھا ہے

کہ اگر وہ ان کے لوگ سب جمع ہو میں تو وہ مالکی جو سب سے بڑی مسجد ہو دے اور میں تمام میں تو وہ مقام
 شہر ہے اور شہر کے کنا سے کی تعمیر ہے کہ جو مقام کہ شہر کے متصل ہو دے اور شہر کے فائدے کے
 واسطے مقرر ہو دے مثلاً گور اور اسے کیواسطے یا شہر کے واسطے یا تیر اندازی کے واسطے
 یا مردہ دفن کرنے کے واسطے یا عبادت کی نماز کے واسطے یا اس طرح دوسرے کاموں کے واسطے مقرر ہو دے
 تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہے اور جمعیہ پر سناج کے موسم میں مناسبت خلیفہ کیواسطے اور امیر حجاز کیواسطے
 اور امیر یروشلم کیواسطے اور عرفات میں استخمس ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہو دے
 یا اسکاتائب فائدہ سے خطیب ہے اور یہ عمدۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ واجب کہ ہر مسجد میں ایک خطیب
 کہ امیر ہو دے یا قاضی اور دونوں ایک ہی بات ہے کہ یہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی مسئلہ ہے
 اور ادا میں لکھا ہے کہ مناسب نہیں ہے کہ جسے میں خطیب کے موا کوئی دوسرا امام ہو دے مسئلہ فائدہ
 عالمگیری میں لکھا ہے کہ جس شہر میں بادشاہ کا گھر ہو دے تو وہاں اس کا خطیب ہو دے
 جس شخص کو مسلمان لوگ قاضی شہر کے دو قاضی شہر لگا اور مسلمان پر واجب ہے کہ ایک مسلمان شخص کو
 اپنا سردار مقرر کرے قاضی شہر کی شرط یہ ہے کہ خطیب کا وقت سے پہلے وہاں تک کہ اگر جسے کی غارت کے دیوال
 میں طہر کا وقت جاتا ہے تو جمعہ باطل ہو دے اور چوتھی شرط یہ ہے کہ نماز کی پہلی خطبہ ہو دے
 میں خطبے سنت ہیں ان دونوں خطبوں میں اپنے اہل کی صفت اور مومنوں کیواسطے دعا اور صحت پر جو خطبہ
 علیہ السلام پر ہو دے اور کوئی آیت قرآن کی پسند اور بیان دونوں خطبوں کے درمیان میں ہو دے
 اور جتنے کا یہ اندازہ ہے کہ تمام حضوروں میں امام آجاس یعنی بدن سے تالیوے اور پہلے خطبے کو
 جہت پر ہے اور دوسرے کو بھی جہت پر پہلے سے کہم اور جو اسے کو فون میں خطبہ دراز پر ہونا مکروہ
 ہے اور اکثر اہل کے طہر کے ساتھ خطبہ پر ہے اور اگر پیشہ کے بغیر طہارت کے کہنے خطبہ پر تو درست
 ہو اگر کہہ دے یہ مسئلہ شرح اور اسے کہے اور پانچویں شرط یہ ہے کہ جماعت ہو دے

جماعت کی حد یہ ہے کہ امام سے اس میں ہر دو میں اور اگر امام کے عہدہ کی ایک ایک مقتدی ہا کہ
 جابریں تو اس صورت میں امام طہنہ نہ کرے اور اگر مقتدی بہالین اور تین ہر دو جابریں امام کے عہدہ کو نہ کیا بعد
 بہالین تو ان دونوں صورتوں میں امام جمیع تمام کے یہ شرح وقایہ میں ہے اور چوتھی شرط یہ ہے کہ ان عام ہو
 یعنی تمام لوگوں کو حکم مسجد میں جائیگا ہو و اور جو شخص وہاں جاوے وہ جانی یاوے یہاں تک کہ اگر ایک شخص
 مسجد میں جمع ہو وین اور روزانہ عہدہ کا بند کرین اور عہدہ او اگر بن تو اس صورت میں جمیع درست ہو و اور اگر
 اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے گھر میں جمعیٹ ہے کا بارادہ کرے تو اگر ایسے گھر کا دروازہ کھلا رکھتا
 اسیوں کیو اسطے اذن عام دیوے ایسی حکم دیوے کہ جو چاہے سو جائے اور تو اس کی غار درست ہو
 عوام لوگ حاضر ہو وین خواہ تین اور اگر دروازہ بند کرے یا بکلی بند کرے دیوے دروازہ نہ لگے لوگوں کو اندر
 سے منع کرین تو اس صورت میں جمیع درست نہ ہو یعنی محیط کا ہے مسئلہ میں مقام کچھ شہر ہے میں
 ہو وے اور وہاں کے لوگ جمعہ او اگر بن جمعی کی سب شرطوں کے ساتھ تو مناسب ہے کہ وہاں کے
 لوگ جمعہ کے بعد چار جمعہ نہ کرے احتیاط کیو اسطے پڑھ لیون اسو اسطے کہ اگر عہدہ او انہو ہو
 تو نظر پڑھتے اور وقت کا فرض نہ ملے نہ شبہ او ہو جاوے یہ ضوابط کا ہے اور کثرت البیاد
 فتاوی واقعات سے لکھا ہے کہ فائزگی بدیع الدین جو اسطے نے کہا ہے کہ چار رکعت جو جمعہ کے بعد نہ کی
 نیست ہم اسے ممکن نہیں ہی جاتی ہیں اون چاروں کی مستثنیٰ قاضی کو بعد سورہ ہی ہے اسو اسطے
 کہ اگر وہ چاروں کی مستثنیٰ ہو جائیگی تو سورہ پڑھنا کی ضرورت نہ لگے گا اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہوگی اور
 چار رکعت سنت ہو جائیگی تو سنت میں سورہ پڑھنا واجب ہے مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے
 کہ جو شخص جمعہ کے سوائے سب نمازوں میں امامت کے لائق ہے وہ جمعہ میں ہی امامت کے لائق ہے
 مسئلہ فتاوی محیط میں لکھا ہے اور مسافر لوگ جبکہ جمعہ کے روز شہر میں حاضر ہو وین تو ایک ایک نماز
 نہ کرے لیون اور اسطے شہر کے لوگ جبکہ اونکا جمعہ فوت ہو وے اور مقتدی او بجا کر لے ایک نماز نہ کرے

تشریح و تفسیر جامعہ کی غائر کے بیان میں

مفتاح الحق

پڑھ لیون کیونکہ اس کے واسطے جماعت کرو ہے مسئلہ اور معذور اور قیدی کی طرح جماعت کے ساتھ جمع کر روز
شہر میں کرو ہے جبکہ معذور کا حکم بیان کیا تب غیر معذور کی طرح بلا شہدہ کردہ ہوئی پیشہ و قایم کے مضمو
خلاصہ یہ مسئلہ اور گناہوں کے لوگ اور چنگی لوگ جن پر چھ و اربعین ہے دو جمع کے روز جماعت کو ساتھ
پڑھیں اذان اور اقامت لکھ کر یہ مضمو ان شرح اور اوکاسے مسئلہ اور جس شخص کو عذر نہیں ہے اور شخص کو جمع
نماز کو پہلے شہر میں پڑھنا کر وہ جو اور پھر پڑھ کر جمع کی نماز کی واسطے دو زمانہ وقت کہ امام جمع کی نماز میں غول ہو
ظہر کو باطل کرتا ہے جمع کی نماز پاد یا نہیں یعنی پھر پڑھ لیسے پہلو جو پڑھی تھی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ
جمع کی نماز میں تشدد میں یا سو کہ مسجد میں ملے تو وہ شخص جمع کی نماز پوری کرے ظہر نہ پڑھے اور جو جمع یا یا مضمو
شرح وقایہ کا مسئلہ شرح وقایہ میں ہے کہ جب پہلی اذان ہو تو سب کو ٹی خریدنا یا چھوڑ دیوں اور جمع
کی نماز کی واسطے و تیز اذان شرح اور ادین لکھا ہے کہ نبوت کہ مومن جمع کر روز دوپہر چھٹے پہلی اذان کے
سب خریدنا اور چھوڑ دیوں اور جمع کی طرف متوجہ ہو میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ۖ يَعْنِي جِب
اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمع کے روز دو روز سب اللہ کی یاد کرنے کی طرف اور چھوڑ
تم سب خریدنا اور چھوڑ دیوں اور جمع کی لفظ جو آیت میں ہے اسے یہ مراد ہے کہ جمع ہووے خواہ دو روز
چیز کہ جمیع آدمی مثال سے کے مشغول ہو جاوے اور جمع ہوا جاوے لیکن مع کاو کر سو کہ لانا
آدمی کے مقصد و غرض اور آہیں آدمی کا فائدہ ہو جو خدا کر نیکی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
شرح اور ادین میں بتاوی جمع سے لکھا ہے کہ اصل یہ ہے کہ اذان جمع کر روز نماز کے پہر ہووے سو کہ لانا
روز نماز کے آدمی کے خریدنے واسطے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ۖ يَعْنِي جِب
نماز کے اذان کہی آدمی نماز کی واسطے جمع کر روز نماز کے پہر ہووے سو کہ لانا

یعنی خوشی اور غم اور غلبہ اور کھلبلی اور اس کے واسطے دو رو اور کوئی اور اور جو کوئی غریب اور چنانچہ مسئلہ
شرح و قیام میں لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو اور تہب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے جب تک کہ خطبہ تمام
نہوے اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان کی جاوے دوسرے بار امام کے گے اور لوگ امام کی طرف منبر کے
خطبہ میں اور امام کے اشارے کے باطن میں دو خطبے پڑھتے ہیں ان دونوں کے بعد بین ایک باب بیٹھتے اور جب خطبہ تمام ہو
تہب اقامت کی جاوے اور امام آویس کو ساتھ دو رکعت نماز پڑھتے مسئلہ کثرت العباد میں لکھا ہے کہ اگر دو
کہ وہ جمع کے روز خطبہ پڑھتے وقت یا دو رکعت کی نماز نہیں پڑھتی تو اسے اور فجر کے نماز کی قضا
پڑھتے اور خطبہ سے بعد یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہوتا تھا کہ مَنْ عَدَاوَةٍ أَوْ تَسِيئَةٍ أَنْتَ لِمَنْ
ذکر ہا کہ ان کے لئے جو شخص کہ نماز کی وقت سو گیا یا اس نماز کو بھول گیا اور اس سبب سے اس کی نماز مختار
تو چاہیے کہ اس نماز کو پڑھے تبوقت کہ اس کو یاد کیا اس واسطے کہ حجت کہ اس نے یاد کیا ہے وہی اور
نماز کا وقت ہے اور اس واسطے کہ اگر وہ خطبہ کی بعد فجر کی قضا پڑھ لیا تو اس کا مجہزوت ہو گا اور
قتلوی محیط میں بھی لکھا ہے فائدہ کثرت العباد میں بیان ہے لکھا ہے کہ کتب کے جمع کے روز کہ امام
رکعت میں سجدہ بعد اور دوسری میں سجدہ متناقص پڑھتے مسئلہ کثرت العباد میں بھی کہ جمع کے روز
فصل کہ نہتے مسئلہ کثرت العباد میں جملہ قسوس سے لکھا ہے ہمارے عالم کے قول کے موافق
اور اللہ کی رحمت پر جو کہ حدیث حدیث میں ملتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدیث ہووے لیکن ایک ہی میں داخل
ہو جاتا ہے صبر سے ایک مسلمان ہے کہ اس کو حدیث ہو اور یہ حیا سے بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفہ کا
یا جمعہ کے روز ایک غلام کی کتاب سب غفلت اس سے اور اس کے لئے کثرت العباد میں یہ اجنبی و لکھا
کہ جو شخص کہ جمع میں چاہے اس کے واسطے مستحب ہے کہ خوشنودل ہو اور اچھا کپڑا پہنے اور زعفران
لگاے کہ بعد دو سجدہ پڑھ کر اس کے ہاتھ پر تہنیں ہے مگر زیادہ چلنا نہیں ہے فصل
اساتذہ و شیوخ میں کی نماز کے بیان میں مسئلہ مستحب ہے کہ عید فطر کے

نہتے

نماز کے پہلے کھانا کھاوے اور سواک کرے اور خوشبو لے اور اپنا اچھا کپڑا پہنے اور صدقہ فطر کا ادا کرے
اور سید کھڑن تکبیر آیت آیت کتاب اور احادیث سے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگے
کر چکے مسئلہ اور عیدین کی نماز کو پہلے نفل نہ پڑھے اور جو شرط کیجے کیو اسلئے ہے وہی شرط عید کیو اسلئے ہی جو وہ
ہو ورنہ ادا ہو نہ کیونکہ عیدین میں ایسی شخص پر جمعہ واجب ہے عید ہی واجب ہے اور جس شہر میں جمعہ ادا ہو سکے
عید ہی ادا ہو ورنہ اگر خطبہ عیدین میں سنت ہے اور جمعے میں فرض پیش شرح وقایہ سے لکھا مسئلہ اور عید کی
نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو نیز کے برابر بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک
کہ آفتاب نہیں ڈھلتا ہے اور جب آفتاب ڈھلتا ہے وقت نہیں رہتا ہے مختصر قدوسی اور فتاویٰ محیط میں
اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اور امام مقتدی نوکسانہ دو رکعت نماز پڑھے اس طرح سے کہ پہلے
تکبیر پڑھے کی کہے سبحنا پڑھے بعد اوسکے تین تکبیریں کہے تب فاتحہ اور سورہ پڑھے تب رکوع کرے تکبیر
کتاب اور دوسری رکعت میں پہلے قرآن پڑھنا شروع کرے تب بعد قرات کے تین تکبیر کہے اور رکوع
کیو اسلئے دوسری تکبیر کے بعد تکبیریں جو زیادہ ہوں اور غنیمت پانہ اوٹھاوے اور نماز کے بعد دو خطبہ پڑھے
اون دونوں میں صدقہ فطر کا احکام بتلاوے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور اگر امام نے نماز عید
پڑھی اور کسی شخص نے اسکی نماز نہ پڑھی تو وہ شخص اسکی قضاء پڑھے یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوسی میں
مسئلہ اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلو روز نہ پڑھی گئی تو دوسرے روز پڑھے اور تیسرے روز نہ پڑھے
مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوسی اور فتاویٰ محیط اور عمدۃ الاسلام کا ہے مسئلہ اور عید اٹھنے کے
احکام عید فطر کے موافق ہیں مگر عید اٹھنے میں مستحب ہے کہ جب تک نماز نہ پڑھی جاوے تب تک کھانا
نکھاوے اور نماز کے پہلے کھانا کھانا کر وہ نہیں ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور عید اٹھنے میں بلند آواز
سے راہ میں تکبیر کے بعد خطبے میں تکبیر تشریق کی بتلاوے اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ
پڑھی گئی تو غنیمت کا ایک نماز درست ہے اور بعد اوسکے نہیں اور عر فہ کے روز واقفوں کی مشابہت

اس وقت میں ہر ایک کو چھ روزہ پڑھنا ہے کہ اس سے قیاس ہو کہ اس وقت میں ایک سال کا خاص حکم عورات
 کے ہیں اور عین حاضر ہونیکا حکم اللہ کے نزدیک کے واسطے پایا گیا ہے اور عورات کے واسطے دو روزہ
 مکان میں نہیں پڑھنا ہے فقائدہ اور واقفین کہتے ہیں اور ان کو جو فی الحجہ کی روز
 تاریخ کو عورات میں حاضر ہوتی ہیں مسئلہ اور کثیر شریعت کی یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
 اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر عرفی کی خبر سے ہر فرض کے بعد دو دن کی جماعت کے ساتھ پڑھا جاوے
 شہر کے مقیم پر اور اس عورت پر جسے مذکور کے ساتھ ابتدا کیا ہے اور اس میں سفر پر جو مقیم کا مقیم
 ہے ایام تشریق کے آخر روز کے بعد تک واجب ہے شرح وقایہ میں ہے فقائدہ اور ایام تشریق
 میں ذی الحجہ کی خبر سے تیرہ دن ذی الحجہ کی عمر تک ہے مسئلہ اور مقتدی کثیر شریعت کی ترک نہ کرے
 اگرچہ امام ترک کرے مسئلہ فتاویٰ مجتہدین ہے کہ باہر نکلتا عید گاہ کی طرف عید کی نماز کے ساتھ سنت
 اگرچہ جامع مسجد میں بسبب آدمی جاوین مسئلہ مجتہدین ہے کہ شہر سے دور جاوین بلکہ شہر کے کنارے
 میں عید کی نماز پڑھنا اس واسطے کہ عید کی غارت ہوئے کی شرط شہر ہے اور شہر کا کنارہ بھی شہر
فصل اوٹیس میں خوف کی نماز کے بیان میں مختصر قدوری میں لکھا ہے کہ خوف
 کہ دشمن کا خوف زیادہ ہووے تو اس وقت امام دو گروہ کرے ایک گروہ کو دشمن کی طرف کرے اور
 دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے اور اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو عید کے ساتھ اور جب دوسرے
 عید کے سر اوٹھا ہے تب یہ گروہ دشمن کی طرف جاوین اور وہ دوسرا گروہ جو دشمن کی طرف گیا اساتوہ اور
 تب امام اذان کہے کہ ساتھ ایک رکعت پڑھے دو عید کے ساتھ اور تشریف پڑھے اور سلام پڑھے اور
 یہ گروہ سلام پڑھیں اور دشمن کی طرف جاوین اور پہلے گروہ آدمین اور نماز پڑھیں اسلئے کہ
 اگر رکعت دو عید کے ساتھ بغیر قرأت کے اور تشریف پڑھیں اور سلام پڑھیں اور دشمن کی طرف جاوین
 تب دوسرے گروہ آدمین ایک رکعت دو عید کے ساتھ بغیر قرأت کے اور تشریف پڑھیں اور سلام پڑھیں

پہلے زمین سے لے کر سفر کا پتہ اور اسی سے جو کام سنا ہی ہو تھا گیا ہے اگر امام فقیر ہووے تو پہلے گروہ کے
ساتھ دو رکعت پڑھے اور دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت
پڑھے اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک رکعت اور نماز پڑھ لی حالت میں لڑائی کریں اور اگر لڑائی کرینگے تو نماز
باطل ہوگئی اور اگر معتد خوف ہووے کہ گھوڑے اترے یا کسی تو اس کے اکیلے اکیلے سو آ رہوے نماز
پڑھیں بکوع سجدہ اشاریے کریں اور اگر قبلہ کی طرف منہ نہ ہو سکے تو حسب ظرف چاہیں منہ کریں یہاں تک
مضمون مختصر و بیکار ہے مسئلہ شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ باطل کرنا ہے نماز کو لڑائی کا
اور چلنا اور دھونا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کام نماز پڑھتے ہوئے میں کہ نماز پڑھتے چاہیں اور یہ کام کہ تو نماز
اور آخر سے کہ ایک رکعت پڑھ کر بٹنا دشمن کی طرف اور ہر گز اسی نماز کو تمام کرنا درست ہے جیسا کہ لایا گیا
فصل فی بیان احکام کے بیان میں مسئلہ فی الاحکام میں لکھا ہے
کہ جب مریض مرے قریب ہووے تب سر نہ تو کہے اور اگر ادھر سے لپکا کچھ ہی ہووے تو اس کو ادا
کرے اور جو کسی کے کپڑے ہوں تو اس کو خوش کرے اور جو سنت ہووے جس طرح سے سوچے
بال کم کرنا اور ناخن ترشانا وغیرہ ہے اور ہر مستعد ہووے مسئلہ جو شخص مریض کے قریب ہووے اس کے
دانت منبت ہے کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا جاوے ورنہ اگر وہ شہادت کا سہارا بن جائے
یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصرہ وری اور ہر ایہ کا ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ اس کے
نزدیک بیٹے کا شہادت کا کہیں اور کلمہ شہادت کہنے کا اس کو حکم کیا چاہے شاید کہ تنگدلی اور
غیر میں دوسری بات کہ ویسے اور یہی تیسرے الاحکام میں ہی لکھا ہے کہ اس کے نزدیک کلمہ شہاد
نزدیک کے ہی اس کا یاد دلانا ہے مسئلہ اور جب مرے تب اس کی دائرہ میں باندھیں اور
اس کی آنکھ بند کرے اور خوشبو آگے رکھے اس کا منہ اور کفن باندھیں اور ہاتھ کا شمار لگا دے
یعنی ایک بائیں ہاتھ اور دایرہ میں غنیمت دے کی ہے رخت پر رکھو اور کرتے اوٹا دے

اور او کا عورت چمپا سے اور ایک پیر کی پیر کی عورت غلیظ چمپا سے اس کے عورت پر کوئی ہر
فتویٰ ہے آسانی کی واسطے اور عورت غلیظ نہ اور اگر کسی عورت کو کہتے ہیں اور عورت کو ایسی بغیر کلی اور بغیر
استثنائ کے اور اس میں کوئی اور وہ پانی جلدی کیسے کہ سب کو برائی چمپا یا آستان کی آستان کے پوش کیا
ہو سے زیادہ صفائی کی واسطے ہے اور اگر برائی یا آستان کا پانی نہ ہو تو فقط خالص پانی افاقہ
ہے اور او کا سر اور ارسی گل خیر سے دھو سے تاکہ خوب صاف ہو جاویں بعد اس کے مرد سے کو
بائیں کر وٹ لٹا دے اور غسل دیوے اس قدر کہ جو بدن سخت سے ملا ہو دے او کو پانی پہنچے تب بعد اس
دہنی کر وٹ لٹا دے اور اسی طرح سے غسل دیوے اور پہلے بائیں کر وٹ لٹا دے اس واسطے کہ اس
کہ جسے بائیں کر وٹ سے غسل شروع ہو سے تباہ کر وٹ کی دیکھ کر ٹھکے اور اس کے شکم کو نرم کر دے
اور یہ کہ چمپا اور کھور سے اور اس کے وضو اور غسل کو نہ دے ہر اسے تب بعد اس کے کہ کپڑے پانی
پہنچے اور او کا اخیر تر است اور اس کے بال میں کنگی نہ کرے اور اس کے سر اور ارسی پر خوشبو لے
اور جب کہ عضو پر کاغذ سے واسطے کہ خوشبو ملت ہے اور جب کہ عضو پر کاغذ سے خوشبو لے کر است بہت
بہتر میں بہت زیادہ ہر گی کے پھر شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدسی کا مفہوم ہے فائدہ اور جید کے
عضو پر بی بی ثانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں آنسو اور دونوں قدم مسکے شرح وقایہ میں
لکھا ہے کہ سنت کفن کی دوسرے کی واسطے ازار اور لفافہ ہے اور لفافہ کہتے ہیں اس چادر کو جو
کپڑے کے اوپر لپیٹی جاتی ہے اور متاخرین نے عمامہ بھی پسند کر لیا ہے مگر خوب نہیں اور عورت کے واسطے ہرگز
لفافہ اور دھانی اور لفافہ اور سینیہ مذکور ہے اس کی پستان یا ندی جابین نہ ہے اور مرد کی واسطے
ازار اور لفافہ بھی کفایت ہے اور عورت کی واسطے ازار اور لفافہ اور دھانی ہی کفایت ہے مسئلہ
اور مرد کی قوت جو کہ موجود ہے کفایت ہے یہ عمدۃ الاسلام میں ہے مسئلہ ۱۰۱ میں ہے
کہ وہ کو ایک ہی کفن بنایا کر دے ہے مگر ضرورت کی وقت ضرورت ہے فائدہ لفافہ یا قدر ہو دے

مرد کے بال سے قدم تک چھپا دے اور ازاں بھی سر کے بال سے قدم تک ہووے یہ مضمون مجاہد کا ہے
 فائدہ اور دامنہ اس کو کہتے ہیں جو سر پر اور نانی جاتی ہے وہ دو گزنی لابی اور ایک ہشت کی چوڑی
 ہووے اور دائرہ بند گزنی لابی اور بغل سے زانوں تک کی چوڑی ہووے یہ مضمون چلبی کا ہے
 اور پیراہن گردن کی چوبیس قدم کا ہووے یہ مضمون شیع اور اوکا ہے مسئلہ عدۃ الاسلام میں
 ساری سے لکھا ہے کہ ایک مرد گر گیا اور اس کو مقدور کفن کا پتہ نہ تھا تو خلق پر فرض ہے کہ اس کو کفن دیویں
 اور اگر کفن کو مقدور نہ ہوئے تو وہ لوگ مقدور دالوں سے کفن طلب کریں مسئلہ اور پہلے لقاؤ
 بچاؤ سے تب اس کے اوپر ازاتب مرد کو پیراہن پہنا کے ازاں پر رکھے اور ازاں کو پہلا بائیں طرف لپیٹے
 تب دایں طرف لپیٹے تب ابد اس کے لقاؤ بھی اس طرح لپیٹے اور عورت کو پہلے پیراہن پہنا دیں
 اور اس کو سر کے بال کو درختے کو کے اس کی جاتی پیراہن کے اوپر رکھ دے تب اس کو اوپر دامنہ
 اور اس سے تب اس کے اوپر لقاؤ لپیٹے اور اگر کمل چانیکا خون ہووے تو کفن کو باندھ دیوے یہ شرح
 نقایہ میں مسئلہ اور سنیہ بند عورت کا سب کفتوں کے اوپر پہنا دیں یہ برہنہ کا مضمون ہے مسئلہ
 شرح اور ادین مناج سے لکھا ہے کہ جو کثیر اکہ آدمی کیواسے زندگی میں بہننا حلال ہے مرد ہووے
 خواہ عورت تو اس کثیر کا کفن منیا ہی حلال ہے مگر ایک عورت کو فرض ہے نہ سفید کپڑا اور نہ خواہ وہ بیابا
 مضمون مجاہد کا ہے مسئلہ اور اوپر نماز پر نہ فرض کفایت یعنی اگر ایک شخص شریعہ سے سوا تھا ہو جاوے
 اور اگر کوئی نہ ادا کرے تو سب گناہوں اور نماز عینا زکی ہے کہ پہلے تکبیر کے دونوں ہاتھ نوک کان
 اور ٹانہ اوپر ابد اس کے ماتہ اوٹاوے اور شاہد ہے ہر دوسری تکبیر کے اور وہ دوسرے بنی علیہ السلام
 ہر تکبیر کے اور دوسرے ہر جوتی تکبیر کے اور اسلام ہے اور اس نماز میں قنات اور تشدد نہیں ہے
 یہ مضمون شیع و قبا کا فائدہ اور نماز بنان کی جائز بین ہیں یا رونا کی نماز اور اگر کسی ہر کسب ہو کہ یہ
 یہ کہ اگرچہ نیکوئی ان آدمی اس کے کبریاات صلوٰۃ الحمد للہ الشاکر للہ تعالیٰ

اور از فی میت نے پڑی، و سرے کو کہ دوہرہ اور جو مردہ بغیر نماز پڑھے ہوئے دفن کیا گیا تو اسکی
 قبر نماز پڑھی جاوے جب تک شبہ ہووے کہ وہ مردہ شراب میں ہے اور اسکا اندازہ نہیں ورتک کا ہو
 یعنی نہیں ورتک نماز پڑھی جاوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے فائدہ عصبہ یعنی قرابت و الیکانام ہے
 اور عصبہ کا بیان فرائض کی کتاب میں مفصل ہے مگر اس میں ضرورت کے موافق بیان کرتی ہیں جو عصبہ کو
 ہم پہلے لکھیں گے سو امانت کی واسطے بھی پہلے مقرر ہوگا اور حساب پانچ لکھیں گے سو امانت کی واسطے بھی مقرر ہوگا
 اور جو ترتیب لکھی ہے اسکی بھی معنی میں عصبہ کی قسم ہے پہلے میت کی اولاد جس طرح بیٹا تب بعد اس کے
 پوتا اور نیچے جہ تک حساب کرو و دوسرے میت کی قبر جس طرح باپ تب بعد اس کے دادا تیسرے میت کے
 باپ کی اولاد جس طرح بیٹا تب بعد اس کے چچا اور جہا تک نیچے حساب کرو و چچا کی اولاد جس طرح چچا
 بعد اس کے چچا کی اولاد جہا تک نیچے حساب کرو مسئلہ اور جو لڑکا کہ پیدا ہو اور مر گیا تو اگر دیا ہو
 تو اسکا نام رکھا جاوے اور غسل دیا جاوے اور اوپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ دیا ہو تو
 تو ایک پارچہ کپڑے میں لپیٹا جاوے اور نماز پڑھی جاوے اور غسل دیا جاوے یہ شرح وقایہ میں ہے
 مسئلہ ایک کافر اور اسکا ولی مسلمان تھا تو اسکا ولی غسل دے جس طرح جس خیزن ہوئی جاتی تھی
 اس کے غسل کو وضو سے شروع نہ کرے اور وہ اپنی طرف سے شروع نہ کرے اور اسکو ایک پارچہ
 کپڑے میں لپیٹے اور ایک عمار کو دے اور اسکو اوچھین ڈال دیوے یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ
 اور سنت ہے جنازہ کے اونٹانے میں چار آدمی اس طرح کہ اس کے آگے کو پائے اور پیچھے کے پائے کو اپنے
 دہانے کندھے پر رکھیں تب اوکے دو سرے طرف کے آگے کے پائے اور پیچھے کے پائے کو اپنے بائیں
 کندھے پر رکھیں اور جنازہ کو بلدی لیاوین اور دو تین ہنہن یہ شرح وقایہ میں ہے یہ جنازہ اونٹانے
 ترکیب و شرح وقایہ لکھی گئی ہے میں بھی ہے اور لکھا ہے کہ پینٹ ہے تبوقت کہ میت سے
 اونٹانے لے ہووین کہ ایک سے ایک لیں تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ اونٹانے والا شروع کرے

واپسی ملت کر کے پائے اور وہ یا یہ اور ہمارے والے کی بی دہنا ہو رہے اور جنازہ گنبد سے
 رکھنے پہنچا کر وہ ہے اور جنازہ کی چھ چلنا خوب ہے اور قبر گروے اور گنبد ہوتے اور مردے کو
 محدین قبر سے قبل کی طرف ہو کر کے اور ہسکار کے والے کے بسم اللہ و علی علیہ السلام
 اور مردے کا سر قبل کی طرف کر دیتے اور جو کفن کفن کے خود سے کفن میں گہرا بالہ ہی ہوتی ہو کہ
 دیوے اور کفن نہایت اور باقی قبر میں ہر ایک اور دفن کی وقت سے کفن کی پیر کیے پر ہر ایک مرد کی قبر پر نہیں اور
 انیت اور کدائی قبر میں بچا کر وہ ہر ایک پر انیت اور باقی ہر ایک ہر ایک دیوے اور کدائی پر انیت اور
 اور مردے کو یہ شرح قدوس میں مسئلہ قرابتی محرم عورت کی قبر میں اور ترین عورت کے دفن کی نیکو اسطے اور اگر قرابتی
 محرم ہو تو کھلے لوگ جو بہت اور نیک ہو دیوے اور ترین اور اگر بد ہے نو دیوے تو جو ان لوگ جو
 بہتر گیارہ گیارہ دیوے اور ترین یہ ہمنوں اکثر العباد کا ہے مسئلہ اکثر العباد میں منع و کما ہے
 کہ جنازہ قبر سے قبل کی طرف نہ کرے اور مردے کو اوٹھارے اور بڑے قبر میں کے مسئلہ
 اور جو شخص کہ سمندر کی شتی یعنی تہا میں ہر گیارہ نو اس کو غسل دیتے اور کفن دیوے اور اوپر غار میں
 اور سمندر میں اس کو ڈال دیتے اسو اسطے کہ اس کے دفن میں غدر ہے یعنی سمندر میں جہاں زمین خود
 یہ اکثر العباد میں سر جہے لکھا ہے مسئلہ اور قبر آدمی کے قبضہ بطول ہووے اور آدمی کے اوٹھے
 قدر بار چوٹی اور قبر کی گرائی ناف تک یا گردن تک کی ہووے یہ ہمنوں اکثر العباد میں ہے مسئلہ
 اور بے اذن ولی میت کو دفن کے پہلے پہر آئین مسئلہ اکثر العباد میں لکھا ہے کہ ایک شخص کی شہین
 جنازہ کمان کی تکبیر فوت ہوئی تو تکبیروں کو جو فوت ہوئی میں قضا کرے بغیر نماز و تکبیر کہ جنازہ زمین پر کما
 ہو اسے اسو اسطے کہ اگر قضا کرے گا و عاصیت تو مردے کو اوٹھا لیا وینے تکبیر فوت ہو گئی اور
 مردہ اوٹھا لیا وینے تکبیر فوت کر دیں اسو اسطے کہ جنازہ مردے پر ہوئی ہے اور مردہ نہیں ہے
 فصل کتبیوں شہید کے بیان میں جو شخص کہ ظاہر اور باطن ہووے اور بہتر خیر ہے

باراجاوسے ظلم کی راہ سے اور اوس مارنے کے بدلے میں مال دنیا و احباب منہوس یعنی وہ قتل خلائی
منہوس یا کافر و کجی لڑائی کے میدان میں مردہ زخمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہے اور اسکا حکم یہ ہے
کہ جو کچھ اکہ مردے کی سطرے مغربے اوسکے سوا ہے جو کچھ ہو وی جسطرح پوچھیں اور قبا اور تاج اور سہیلیا
اور موزہ ہے تو اوسکو اتار لیوے اور اگر کفن کی قسم کی کوئی چیز کم ہو جسطرح ہزار وغیرہ ہے
تو اوجین زیادہ کرے تاکہ کفن اسکا پورا ہو جاوے اور اگر کفن کی قسم سے کوئی چیز زیادہ ہووے
تو اوسکو اتار لیوے اور اوسکو غسل نہ دیوے اور اوپر نماز پڑھے اور اوسکو خون سمیت دفن کرے
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے قائدہ قتل خطایہ جسطرح سے ایک مسلمان نے مشرک کو قتل کر دیا
اور وہ تیر کی سیلانی کے لگا تو یہ قتل خطایہ اس میں مال دنیا واجب ہوتا ہے مسئلہ وہ شہید ہے
جبکہ مشرک کو قتل کرے یا لڑائی کے میدان میں زخمی مردہ پایا گیا یا مسلمانوں نے ظلم کی راہ سے قتل کیا
اور اوس قتل کے بدلے مال دنیا واجب ہے تو اوسکو کفن دیوے اور اوپر نماز پڑھے اور غسل نہ دیوے
یہ مضمون ہر ایہ کا ہے مسئلہ اور جبکہ اہل تریب یا اہل نبی بارہ نوچ نے قتل کیا کسی ہتیار سے قتل کیا ہو
وہ شہید ہے یہ مضمون ہر ایہ کا ہے قائدہ اہل نبی وہ شخص ہے جو مسلمان بادشاہ سے برخلاف ہو
مسئلہ اند اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت کا جو شخص کہ شہر میں بارہو پایا جاوے تو
اوسکا قاتل معلوم ہو وی اور جو شخص کہ عداقت خاص کہو اظہار اجاوی اور جو شخص کہ زخمی ہو اور کچھ زندگی کا
فائدہ لبا جسطرح سو یا کمر یا پٹیا یا علاج کیا یا اوکھڑو میں جگہ دی یا لڑائی کی میدان سے زندہ باہر نکالا یا نماز
کی وقت تک ہوش سے پایا کچھ حیثیت کی اسکو غسل دیا جاوے اور اوپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نبی ہو گیا ہے
یا نہ ہو گیا ہے سب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوے اور اوپر نماز پڑھی جاوے فصل تیس میں ہے
میرن نماز پڑھنے کے بیان میں کہ جس نے فرض اور نفل پڑھنا دیکھا ہے اگرچہ مقصدی
پیشہ کی یا توبہ کی ہو و لڑکا یا نماز پڑھنے کی جیسا کہ تیر کی جیسا کہ تیر کی جیسا کہ تیر کی

at
t.
rio
Canada

آگے ہو گیا اور کروہ ہی نماز پڑھنا ہے کہ اور اس کی تعلیم کو اسطے مسئلہ ایک امام کے ساتھ لوگوں کے
 اقتدار کیا ہے کہ اگر حلقہ باندہ کے اور اونچین سے بعضے انہی امام سے زیادہ نزدیک ہیں کہے کی طرف
 یعنی امام دیگر کے فرق ہے اور مقتدی ایک گز کے فرق پر کہے سے تو صورتیں وہ شخص اگر اوسط
 ہے کی طرف امام ہے تو نماز نہ ہوگی اور اگر دوسری طرف ہے تو درست ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ کعبے میں
 چار طرف ہیں چار دیوار کے حساب سے تو ہر شخص کہ اوپر طرف کہے کہ کی طرف امام ہے تو وہ شخص
 کہے کی طرف ہے امام زیادہ نزدیک ہے وہ امام کے آگے ہے بخلاف دوسرے تین طرف کے کہے
 ہوں بلکہ کیونکہ جو شخص کہ اونچین امام سے زیادہ کہے کے نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہیں ہے
 یہ شرح وقایہ میں ہے چوتھا باب روزے کے بیان میں اور اس باب میں سات فضیلوں
 ہیں پہلی فضل روزے کے بیان میں کہ انابینا جماع ترک کرے فجر سے شام تک دو ہر ایک
 نیت کے ساتھ اسکو روزہ کہتے ہیں اور روزہ رمضان فرض ہے سب مسلمانوں عاقل اور بالغ پر اور اسکا
 ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہوا ہو تو اسکا قصار کما فرض ہے اور روزہ نہ رکھا اور
 کفار کا واجب ہے اور اس کے سوا باقی سب نفل ہے یہ شرح وقایہ میں ہے اور رمضان کے
 روزے اور نذر معین کے روزے کی نیت اگر نارات سے دو ہر کے قبل تک درست ہے اور دو ہر کو
 درست نہیں اور اگر نیت فقط روزے کی کہے کہ میں روزہ اللہ کا رکھتا ہوں اور غریگوں کو رمضان کیو
 یا نیت نفل کی کہے تو روزہ رمضان کا درست ہے اور اگر رمضان کے مہینے میں دوسرے واجب کی نیت
 کی تو رمضان کا روزہ اسی نیت سے ادا ہو جائیگا اور اگر رمضان میں دوسری واجب کی
 نیت کرے گا تو وہی روزہ ادا ہوگا جسکی نیت کی اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنی کی تو رکھنی کی
 میں نذر روزہ رکھو گا اور اس میں دوسرے واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت
 کی نہ اسے نذر روزہ سے خواہ مخواہ اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہے نفل کی نیت سے اور عین نیت سے

کہ جس روزہ کو نکاح اور نیت قبل وہ پہلے کے کسے اور دوسرے کے بعد نہیں اور قضا اور کفارہ اور نذر وغیرہ میں
 واسطے شرط ہے اس سے نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ میں فلاں روزہ رکھتا ہوں یعنی وہ میں مقرر کرے کہ فلاں
 روزہ رکھوں گا یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور جس شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند اکیلے آپ ہی ویکس
 تو روزہ رکھے وہ تو مہور نہیں اگرچہ اس کا قول قبول نہ کیا اور اگر افطار کرے تو قضا کا روزہ رکھے یہ شرح
 وقایہ میں ہے مسئلہ اگر آسمان میں بدلی یا غبار ہو تو روزہ رمضان کے مہینے میں ایک شخص عادل کی خبر
 کفایت ہے اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہو یا زنا کی ہمت کیوں اس نے لگائی ہو تو اور اس کے
 بہتے میں جہ دے مارا گیا ہو تو اور پر اسے تو کسی ہو تو اور شوال اور ذی الحجہ میں دوسرا یا کسی روزہ
 اور دو عورت آزاد خبر دیں کہ تم نے چاند دیکھا اور بغیر بدلی کے شرط ہے فتوان مہینے کی واسطے کہ بہت سے
 آدمی گواہی دیں تو ان کا قول قبول کیا جاوے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا اندازہ
 پچاس مرد کا کیا ہے اور بعضوں نے قاضی کی عقل پر چوڑ دیا ہے اور یہی بہت ہے یہ مضمون شرح وقایہ اور
 نیز الاحکام کا ہے **دوسری فصل روزہ کے فاسد ہونے کے بیان میں**
 اور اس کے قضا اور کفارہ کے بیان میں جو شخص کہ قصد اجماع کرے یا جماع کیا جائے
 قبل یا دہر میں یا کچھ کھاوے یا کچھ پیوے خواہ غذا کی واسطے خواہ دوا کی واسطے یا گدی یعنی چھنا لے
 اور معلوم کرے کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور یہ قصد اگلا لے تو ان سب صورتوں میں قضا کا روزہ رکھے
 اور کفارہ دے تو ہمارے کفارہ کی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصد افساد کر کے واسطے ہی ہے
 روزہ کے واسطے نہیں بیشع وقایہ میں ہے **فائدہ** اور کفارہ ہمارا کا ہے کہ ایک غلام آزاد کرے
 اس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور اس کے دونوں انگوٹھے کٹے اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہو
 یا انکی طرف کا ایک ہاتھ ایک پاؤں کٹا ہو انہو سے اور وہ غلام کا تہ جو سوڑا ناں دو چکانہ
 نہ ہو تو اور دیر اور نام دل نہ ہو بہ شرح وقایہ نیز الاحکام کا مضمون ہے **فائدہ**

مکاتبت کہتے ہیں اوس غلام کو جسکو اوسکے مالک نے لکھ دیا ہے کہ تو اگر اس قدر مال دیوے تو میں
 تجھ کو آزاد کروں اور بد کہتے ہیں اوس غلام کو جسکو اوسکے مالک نے لکھ دیا ہے کہ میرے مرثیہ بعد
 تو آزاد ہے اور ام ولد کہتے ہیں اوس لونڈی کو جسکے لڑکا ہو اہو وے اوسکے مالک کا جیانیو
 مسئلہ کفارہ روزے کا یہ ہے کہ ایک برہہ آزاد کرے مسلمان جو وے یا کافر غلام ہو وی یا لونڈی
 جیونیو وے یا بڑا اور بر اہو وے یا کانا یا اوسکا ایک یا تہ ایک طرف نکالو پر پانچوں دوسری طرف نکالو
 یا مکاتبت ہو وے اور کچھ مال نہ دیا ہو وے تو ان کجا آزاد کرنا درست ہے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ
 اور اگر غلام آزاد کرے نہ سے عاجز ہو وے تو دو مہینے برابر روزہ رکھے رمضان کے مہینے کو سوائے اور پانچ روزہ
 جو اونچین روزہ رکھنا منع ہے اوسکے سوائے اور اگر ان دونوں عذر کے سوائے اور دو مہینے کے حج میں ایک
 روزہ بھی تو ہے تو پھر سے سر نو روزہ شروع کرے اور اگر روزے سے بھی عاجز ہو وے تو ساکتہ مستکین کو تپ
 کھانا کھلاوے یا کسیکو نایب کر دے وہ کھلا دیوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں
 سراجی سے لکھا ہے کہ ایک عورت روزہ کفار کا ادا کرتی ہے اور اوس دو مہینے میں اوس کے فیصل
 ایام پڑتے تو پھر اوسکا روزہ برابر تہہ کا تو اقصیٰ مہین وہ کیا کرے اوسکا جواب یہ ہے کہ اوس کے
 حق میں روزہ افطار کرنا مباح ہے اور اوسکے حق میں تہہ شرع میں ہے اس واسطے کہ وہ محذور ہے
 اور یہی مضمون شرح وقایہ میں لکھا ہے فائدہ تہہ کے یہ بھی ہیں برابر لکھنا مسئلہ اور اگر خطا سے
 روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تھا اور کھلی کرنے لگا تب اوسکے مطلق میں بغیر قصد کیے ہوئے
 پانی گیا یا کسی نے اوسکو زبردستی افطار کر دیا یا با حقہ لبا یا ناک یا کان میں دوائی ڈالی یا سر کے
 زخم میں دوائی لگائی اور اوسکے دماغ میں دوائی یا شکم کے زخم میں دوا لگائی اور اوس کے
 پیٹ میں دوائی یا اوسنے سنگینہ ٹکڑا یا برہنہ رو اپنی خواہش سے کی یعنی آپ سے ردو لایا یا جھڑپا
 یا افطار کیا اس شب سے کہ رات ہے اور وہ دن بتلایا ہو تب کہہ لیا یا انشب کہہ کیا کہ میرا روزہ

مفتاح الجن

افطار کی کتاب پر قصد کیا یا عورت سوئی تھی اور اس کے مرد نے جماع کیا سوتے میں یا رمضان کے تمام مہینے میں نہ روزہ رکھنے کی نیت کی یا صبح تک روز کی نیت کئے ہوا اور کچھ کہا یا تو ان سب صورتوں میں فقط قضا کرے اور اگر کوئی یا پیا یا چلایا گیا اور اسکو یاد دہنا کہ یہ روزہ ہو یا نہ ہو اور اسکو اسلام پر آیا کسی عورت کی طرف نظر کی اور انزال ہوا یا قبل ملا یا سرور با غلبت کی یا اوپر سے غالب ہوئی اور اوسے نے کی بات تھوڑی تھوڑی کی یا جنب تھا صبح ہو گئی اور غسل نہ کیا یا اپنے ذکر کے سورۃ میں یا فرقہ الایمان کا نہیں تل ڈالا یا غبار یا دھوان یا لکھی اس کے حلق میں داخل ہوئی تو ان سب صورتوں میں روزہ نگاہ اور اگر نیت برکت ہے یا بربط پڑتی ہے اور اس کے منہ میں جاوے تو اوکار و فاسد ہووے اور اگر وہ طبعی کیا مردے یا چار پاکی سے یا فرج کے سوائے دوسرے بدن میں تصحیح رات یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتوں میں اگر انزال ہوا تو قضا کرے اور اگر انزال نہ ہوا تو قضا کرے ایک شخص نے گوشت کھا یا جو اس کے دانست میں جیسے برابر رہا نہ ہوتا تو فقط قضا کرے اور وہ گوشت اگر چننے سے کم رہا ہوگا تو قضا نہ کرے مگر جب وقت کہ اس گوشت کو منہ سے نکال کے ہاتھ میں لیتا کھایا اگرچہ چننے سے کم تھا تو قضا کرے فقط اور اگر کسی شخص نے ایک تل نکلا تو اسکا روزہ فاسد ہو مگر جب وقت کہ اس تل کو کوچی گا تو اس کے منہ میں چیرا کے ناچیر ہو جاوے گا اسکا روزہ نہ فاسد ہوگا اور بہت سی نئی یعنی بہر منہ سے آئے ہیر جاوے یا وہ آپ سے پہلے تو روزہ قائم ہوگا اور تھوڑی سی نئی سے دونوں حالت میں فاسد نہ ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کافی کو اگرچہ بہر منہ سے تھوڑی ہی فاسد ہوگا اور حق کے بہر جانے سے اگرچہ بہت ہو فاسد نہ ہوگا اور بہت سی ذوقی آپ پہلے میں بالاتفاق فاسد ہوگا اور تھوڑی سی ذوقی بہر جانے سے بالاتفاق فاسد ہوگا اور تھوڑی سی ذوقی کو آپ سے پہلے میں ابوبکر کے نزدیک فاسد نہ ہوگا خلافت محمد رحمہ اللہ کے اور بہت سی نئی کو بہر جانے سے ابوبکر کے نزدیک فاسد نہ ہوگا اور دیگر کے نزدیک نہیں سمجھے شرح وقایہ میں ہیں مسئلہ ایک عالم رشیم کا کام

مفتاح الجنۃ

جسے بکھرجوقایہ میں ہے مسئلہ اور جو شخص کہ سفر میں مر گیا تو اس کے روز یک بدلے میں صدقہ نہ دیا جاوے گا اور اگر بیمار تھا اور
اچھا ہو ایا سفر نہ تھا اور قیوم ہو اتب ہر اتوار اس کے روز یک بدلے میں ایک کھانا صدقہ دیوے اس طرح کہ اگر وہ شخص
اقامت کے بعد اس کے حق میں روزے فوت ہوئے تو اس نے روزے کی فراہم ہوئے تو اس کے سب روز یک بدلے صدقہ دیوے
اور اگر اہل بیت روز نہیں جاتا تو حق میں روزہ درست اور قیوم رہا تو حق میں ہی روز کے روزے کا صدقہ دیوے
اوسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کے دس روزے سفر میں یا بیماری میں فوت ہوئے اور وہ شخص مضاف
کے بعد ہمسوں روز قیوم یا تندرست رہا تب ہر اتوار اس کے دسوں روز کے بدلے صدقہ دیا جاوے گا اور اگر
مضاف کے بعد پانچ روز قیوم یا تندرست رہا تب ہر اتوار اس کے پانچ روز کے بدلے کا
صدقہ دیا جائے گا اور صدقہ دینے کی واسطہ یہ شرط ہے کہ وہ شخص ہر روزے وقت کسی سے وصیت کر گیا
ہو ورنہ کہ میرا روزیکہ بدلے صدقہ دینا اور اسے بعد مال چھوڑا ہے اس کے مال کے تیس حصے میں
دیا جاوے گا یہ مضاف کی شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روز کے
صدقے کے برابر ہے یعنی ہر وقت کی نماز کے بدلے ایک روز کے صدقہ برابر صدقہ دیوے یعنی
کوئی شخص مر گیا اور اس کی نماز میں فوت ہوئی تھیں تو اس کے ولی اس قدر صدقہ دیوے اس کے مال میں سے
اور اوجین بھی شرط ہے کہ وصیت کر گیا ہو ورنہ وقت مسئلہ اور رمضان کے قضا چاہے ہر روز
تار اوکے اور چاہے تہوار تو اگر کے ادا کرے اور اگر وہ رمضان آجاوے تو اسی رمضان کا روزہ رکے
تب بھی رمضان کے پہلے روز کے قضا کے بغیر صدقے کے یعنی اس کو صدقہ دینا نہ گاہے شرح وقایہ میں ہے
مسئلہ اگر مستحب ہے کہ برابر لگائے قضا اور اس کے حصے اس کے گندہ ہے واجب جلدی سا قضا
ہر جاوے رمضان عہدہ الاسلام کا ہے مسئلہ اور مرد کا ولی مرد کے روزے کے بدلے روزہ
نہ کے اور اس کی نماز کے بدلے نماز نہ چھوے شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور نعلی کا روزہ
جب کبھی شروع کیا تب اور اس کا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر اس روز یک تو اسے تو اس پر

at
d.
st.,
rio
anada

تعمادوس و نیکو فرض ہووے کہ جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہے اگر اس ایام میں نفل کا روزہ رکھ لیا تو
 اور کما قلم کرنا فرض نہ ہوگا اس واسطے کہ ایسے ایام میں روزہ رکھنا گناہ ہے ہر گناہ کرنا کس طرح فرض ہوگا
 اور جس ایام میں روزہ رکھنا منع ہے وہ پانچ روز ہیں ایسا عبد الفطر کے دن اور دوسرے عبد افھی کے دن
 اور تیرہ روز اس کے بعد یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں صیقل اور نفل کا روزہ نہیں
 نہ تو ہے اور ضیافت کی عذر سے نفل کا روزہ تو تا بیاہ ہے اور یہ حکم ضیافت کے توالی اور ضیافت کے بعد
 دونوں کی واسطے ہے یعنی نفل کا روزہ افطار کرنا ضیافت کے عذر سے دونوں کی واسطے ہے یہ شرح واکاوی ہے
 اگر رمضان میں نہ کو ایک لڑکا بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو تو اس روز باقی روز کی کما دے نہ ہوگا
 رمضان کی بزرگی کی سبب سے اور اس روز کے روز کی قضاء اور اگر وہ بزرگ پہلے بالغ ہوا تھا
 یا مسلمان ہوا تھا اور نیت روز کی تھی اور عینیت کے کہ گناہ یا تہمینی نہ تھا کہ اس طرح کو اس پر
 فرض نہ تھا اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا مسافر انہی گناہ یا تہمینی روزہ کی کما دین نہ ہوگی
 اور اس روز کے روز کی قضاء اور اگر یہ بیضمون شرح وقایہ کا ہے صیقل ایک مسافر نے افطار کی
 نیت کی عید اس کے اپنے گناہ یا تہمینی نفل روز کی نیت کی اور نیت کرنا وقت نماز یعنی دوپہر کے پہلے تو
 وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا مینا تھا تو سپر اس روز کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر
 اسے افطار کیا تو کفارہ نہیں ہے اس واسطے کہ اگر مقیم ہے رمضان میں نہ کو سفر کیا تو اوپر ہی روز کا
 پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر اسے افطار کیا تو کفارہ نہیں ہے یہ بیضمون شرح وقایہ کا ہے صیقل
 جب عذر میں کہ روزہ دار کو افطار کرنا سبیل کر دیتے ہیں یہ سفر اور دوسری وہ فرض جو روز سے
 زیادہ ہوئے یا او کو ملاک کرے تیسرے عورت کا حاملہ ہونا چوتھے دودہ بلانا کر جب روز سے
 ان دونوں کوئی جان کو با اس کے لڑکے کو نقصان ہووے اور پانچویں بڑی شدت کی جیاس سے
 ملاک ہو نہ بکا خوف ہووے اور چھٹی بڑی شدت کی ہو کہ تین ملاک ہو نہ بکا خوف ہووے یہ سب

بشرط اور اس کا مسئلہ جو وقت نمازی رمضان کے مہینے میں جن کے مقابل ہووے اور خوف کے
کہ اور سکر روزہ کم نور کر دے گا تو اس کے واسطے افطار کرنا افضل ہے اس واسطے کہ اگر روزہ کی سبب
فصل کہ دین میں ہو گیا یعنی وہ شخص کفاروں کے قتل کرنے یا زہر دینا یا اس سے غل کا بدلہ لینا یا سو فتنے کے
بہرے لگنا اور جو فصل کہ افطار کے سبب سے رمضان کے روزے میں ہو گیا تو اس کا بدلہ دوسرے
ایام میں ہو گیا تو اس واسطے افطار کرنا افضل ہے اس پر شرح اور ادریس سے لکھا فائدہ غازی کہ تیرہ
اون سہ ماہوں کو جو کفاروں سے دین کو برباد کرنے والے لڑائی کرتے ہیں اس سبب روزہ رکھنا ایام میں
ایام میں نہیں ہونے کی تیرہویں وجہ میں ہونے کو کوئی ایام کی تیرہویں وجہ میں ہونے کو کوئی ایام
فصل چوتھی اعتکاف کی بیان میں اعتکاف سنت مکتدہ ہے اور اعتکاف کے معنی
یہ ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے دیر تک رہنا روزہ دار کا مسجد میں جماعت ہوتی ہے اور نہ کم
مدت اس کی ایک روز ہے تو ہر جو کوئی اعتکاف کرے اور ایک روز تمام ہو چکا ہو چاہے چار روز ہو تو اس کی
فضل ہے حضور کی شرح و قاریاں کے مسئلہ اعتکاف سنت مکتدہ ہے اس واسطے کہ نبی علیہ السلام اعتکاف
کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں ہر مضمون شرح اور ادریس میں مسئلہ محیط میں لکھا ہے کہ
اعتکاف تو قسم ہے پہلے نہ نفل اور نفل کے یہ معنی ہیں کہ اعتکاف شروع کرے اور اپنے اوپر واجب نہ کرے
اور دوسرا واجب اور اس کی یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کرے خلاصہ یہ ہے کہ واجب وہ ہے
کہ اعتکاف کی نیت کر کے مثلاً کہ میں اس واسطے اعتکاف کر رہا ہوں یا ایک روز یا ایک ہفتہ یا ایک سال
نفل وہ ہے کہ مسجد میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر واجب نہ کرے اور یہی
شرح اور ادریس کے مسئلہ اعتکاف مسجد میں سے باہر نہ نکلے گویا حاجت انسانی کے واسطے مطہر
پیشاب یا جامہ وغیرہ یا جبے کے واسطے آفتاب ڈھلنے اور نہ کھانے کاں جامع مسجد سے دور پڑے
تو وہ ایسے وقت جاوے کہ جمیع ہاوسے اور زمینیں پڑے جمیع کے پہلے جمعہ کو تہنہ مسجد اور چار گز

at
t.
rio
Canada

سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رات سنت کیا ہو اور جمعہ کو بعد چار کو سنت پڑھو خواہ چار ہی رات
مسئلہ اور اس قدر ہے کہ اگر اعتکاف کا جامع مسجد میں اعتکاف کو فاسد نہیں کرتا ہے یہ شرع
 وقایہ میں ہے اگر یہی بدایہ میں ہے کہ اگر اعتکاف جامع مسجد میں جمعہ اور اس کے قبل کے بعد کی سنت پڑھو
 زیادہ و ثمرات تو اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا سو اسطے کہ جامع مسجد میں ہی اعتکاف کی جگہ پر اگر یہ جب مسجد
 اس واسطے کہ اسے ایک مسجد میں اعتکاف اور اگر بنا کر کیا تو اس میں بغیر ضرورت کے اعتکاف
 نہ اور اگر **مسئلہ** اور اگر بغیر ضرورت کے مسجد میں ایک ساعت میں باہر نکلے تو اعتکاف باطل ہو گا
 اور کہاوت اور بیوی اور خرید و بیع وغیرہ داخل ہے ہونے یعنی سودا لاکر بیچے اور اعتکاف کے
 سوا کوئی دوسرا کام نہ کرے اور چپ نہ سے اعتکاف میں اور نہ نیکہ باندھنا اور نہ باندھنا شرع وقایہ میں
مسئلہ اگر وہ ہے اعتکاف میں جب رہنا اور سوچنا ہے اللہ کا ذکر نہ کرنا البتہ میں سراجیہ کے لکھا ہے
 اور اعتکاف کو باطل کرتی ہے وہی اگر جب انکو ہو یا سموت اور اعتکاف کا وہی کرنا غیر فرج میں اور
 نہ لینا اور غور کا چھینا اور اگر وہ منزل ہو تو اعتکاف کو باطل کرتا ہو اور اگر منزل ہو تو اعتکاف باطل نہ
 اگر چہ یہ کام اعتکاف میں حرام ہے شرع وقایہ میں ہے البتہ اگر وہی ایسا ہو قائم وہی کہ وہی جامع کو مسئلہ اور
 کیواسطے اعتکاف اگر گھر میں کی مسجد میں ہے اور گھر میں کی مسجد وہ قائم مراہم جو نماز کو اس قدر اس واسطے
 کہ اس کو اسطے اس مکان میں پڑا ہو ہے اور اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد میں ہی درست ہے کیونکہ
 میں کافی سے لکھا ہے مسجد میں کو نہیں لائق ہے کہ اپنے شوہر کے بغیر اذن اعتکاف کرے کیونکہ العباد میں
 سے لکھا ہے اور جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف لکھی روکا واجب کیا تو اذن دونوں کی بات میں ہی اس کو
 اعتکاف کرنا واجب ہو گیا برابر لکھا ہے اگر وہ اپنے برابر لکھا ہے اعتکاف کرنا سنت نہیں کی جی ہر چہ
 شرع وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوسی کا ہے مسئلہ اور دور دور کی نیت کی تو دور دور کی رہے بھی داخل ہے جہاں
فصل پانچویں مسجد و قنطر کے بیان میں **مسئلہ** مسجد قنطر کا کہہ ان دنوں کے آٹے

nt
d.
St.,
prio
Canada

جب میں نے کوہ و دنیا واجب ہوتا ہوں کیونکہ اس نصاب میں شرط ہے کہ مال فقیر کو دینا ایک ہی گز رہے
تب زکوٰۃ دی اور صدقہ فطر دینا کیونکہ شرط نہیں ہے اور ایسے شخص جس پر صدقہ فطر کا واجب ہے صدقہ فطر
نہیں ادا کرتا مگر غنوں پر واجب اور شرح فقہ کا یہ فائدہ اور نصاب زکوٰۃ کہتے ہیں جس کے حساب سے فقیر
مستقال ہوئے تو اس کا ایک مثقال سوجا اور چاندی کو حساب سے دو درہم کو تو ہر شخص بقدر مال کا ایک
تو ہر چوبانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا واجب ہوتا ہے مسئلہ اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہے وہ اگر
انہی تین کی واسطے اور اپنے چوتھے کے کہلے اگر وہ کمالک نصاب کا نہ ہوئے اور اپنے غلام نہ ہو
کیطرت سے جو خدمت کی واسطے ہیں اگرچہ مدبر ہو یا ام ولد ہو یا کافر ہو اسے اور اپنے چور و کچھ
اور غریب کے کیطرت سے صدقہ نہ دیے اور اپنے چوتھے کے لڑکی کی طرف سے جو مالک نصاب کا نہ
نہ دیے بلکہ اس کے مال میں سے دیے اور مکتب کیطرت سے اور ان غلام کیطرت سے جو درگاہ
کی واسطے نہ دیے اور اس غلام کیطرت سے جو بہانے والا ہے دیوے مگر جب وہ بہانے
کے بعد پرتا ہوا ہو تو اس کی طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا سب غلام دو نریک کے بیچ میں
نہوے تو ان غلاموں کیطرت سے کسی نریک سے واجب نہ ہوے اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہے
عید الفطر کے صبح ہونے سے تو ہر شخص مسلمان ہو یا پیدہ ہو عید الفطر کے صبح ہونے کے پہلے
واسطے واجب ہوتا ہے اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہے اس کی واسطے جو عید الفطر کی رات کو مرتبہ
صبح ہونے کے پہلے چاندرا کو مر یا مسلمان ہو یا پیدہ ہو عید الفطر کے صبح ہونے کے پہلے تو اگر عید
واجب نہیں ہوتا ہے اور اگر صدقہ فطر کا پہلے سے دیوے تو دوسرے سے اور سب سے صدقہ
فطر کا صبح ہونے کے بعد جلدی دینا اور اگر تاخیر کرے صدقہ دینے میں تاخیر کے کہہ سے صدقہ
ساقط نہ ہوے نیز فی ہوسے مسئلہ اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت یا غلام یا غلامی وانی
رمضان کا فطر کرے تو ان سبوں کے کہہ سے صدقہ فطر کا ساقط نہ ہوے یہ عیدۃ الامم

چونکہ اب فصل قربانی کے بیان میں

پیش کرتا ہوں

میں ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں ہر اسی سے لکھا ہے کہ صدقہ فطر کا رخ میں تین خرگاہ کا فائدہ ہے ایک تو قبول پر نذر کا اور دوسرے نجات پاناموت کی بوقت جانکندن کی ایذا سے اور تیسرے سب و شست ہونا قریب کے جذاب سے فصل چھٹی قربانی کے بیان میں مسئلہ ایک بکری قربانی کرنا اگر آدمی سے درست ہے اور ایک گائے یا ایک اونٹ قربانی ایک آدمی سے بھی درست ہے اور اگر سات آدمی شریک ہو کر ایک گائے یا ایک اونٹ قربانی کریں تب بھی درست ہے اگر جب تک ساتوں آدمی برابر ہوں قیمت کا دیویں اور اگر تو ان شریک میں سے ایک بھی ساتویں حصے سے کم قیمت دے دے یا تو کسی کی قربانی نہ درست ہوگی یہ شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور قربانی اونٹ اور گائے یا بھینس اور بکری سے درست ہے بقدری سے خرگاہ و دنبہ اور بکری کے جن میں داخل ہے اور بھینس گاؤں کی جن میں داخل ہے مسئلہ اور قربانی کا گوشت شریکوں کو لکر تقسیم کریں اگر کل ساتویں اجزایں گوشت کو سات پانچ اور تیرا چھ الاؤ تقسیم کریں تو دوسرے اس طرح ہر ایک کے حصے میں یک گوشت اور یک چھوٹا ٹکڑا ہو دوسرے اور خواہ ایک حصے میں گوشت اور پانچ ہو دوسرے اور دوسرے حصے میں گوشت اور تیرا ہو دوسرے شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور اگر ایک شخص نے قربانی کی تو اسے ایک گائے خرگاہ اور خریدنی کے بعد چوبہ آدمی اور بھی شریک ہو سکے تو دوسرے ہے اور یہ شریک ہونا خریدنی کے بعد چوبہ آدمی کے خریدنی کے بعد شریک ہونا کو دوسرے ہے شرح وقایہ میں ہے مسئلہ اور قربانی واجب نہیں ہے اگر آدمی بہتر نذر کا واجب ہو اور صدقہ فطر کو واجب ہو نہ کیا بیان اور پھر گز چکا اور قربانی جو واجب ہو نہ کیا قربانی سے کہ اپنے فرمایا امن وجد سے وہ لکھ لاکھ تین مصلحتاً لکھا کہ جو بھی کسی شخص کو صدقہ فطر والا ہو دوسرے اور قربانی کو دوسرے ہے میں نے آؤں اور قربانی اپنی ہی جان کے بدلے کرے اور اگر وہ چاہے لڑکے کی بکری سے نہیں لڑکے کی بکری سے مالے اور گا یا ب بالو کا وہی قربانی کرے اور لڑکا اگر وہی گوشت کرے دوسرے اور اس کے گناہوں سے بانی ہے تو اس گوشت کو اس جیسے بدلے لے کہ اس سے لڑکا فائدہ پاوے مثلاً لباس نامونہ شرح وقایہ میں ہے فائدہ اور دوسری کے یہ معنی کہ مثلاً ایک لڑکے کا باب لڑکے کے

nt
d.
St.,
rio
Canada

اور کسی شخص کو دوا کا سونپا ہے تو جس کو اس کا سونپا ہے وہی شخص ہے جس کو سونپا ہے اور قربانی کا اور تو جس کو سونپا ہے
 کی جان کو بعد ہی اگر شہر قربانی کرے اور اگر شہر کے سوا اور سے مکانیں قربانی کرے تو شہر کے دوا کا سونپا ہے
 بعد ان کو کا روزنی کی بجائی میں تاریخ کو کہتے ہیں اور قربانی کا آخر وقت وہی ہے جس کی بارہویں تاریخ مکیہ و ثقات
 تو ہے تو اسے اس وقت تک اور جو شخص کہ قربانی کا اول ایام میں صاحب مال تھا اور آخر ایام میں فقیر ہو گیا تو اسے قربانی
 نہ واجب ہو دیگی اور اگر بعد ازاں مال کا شکم کہ قربانی کے آخر روز میں تو اسے قربانی واجب ہو دیگی اور اگر قربانی کا
 آخر روز میں مر گیا تو اسے قربانی نہ واجب ہو دیگی بشرطیکہ وہ قیام کا نصف حج مسئلہ شریعہ و قیام میں ہے کہ وہ ہے
 فوج کرنا اس کی نیت اور شریعی مضمون کے لئے العباد میں ہر ایسے کو کہ اسے کہ اس کی نیت ہے کہ کرنا درست ہے اگر کرنا درست ہے اس وقت
 کہ شہر ہے کہ اندھیری رات میں فوج کرنا میں غلطی ہو دی مسئلہ اور اگر قربانی نہ کی گئی اور اس کا ایام گذر گیا تو
 جس شخص نے نذر کی ہے کہ قربانی کر دینا یا فقیر ہوئے اور قربانی کیو اسے جانور خرید کیا ہو دی اس صورت میں
 اپنے یہ دونوں زکوٰۃ جانور صدقہ کریں اور اگر صاحب مال ہو دی توقیت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا ہو
 یا نہیں اس واسطے کہ اس کے اسے قربانی واجب ہو خرید کرے خواہ زمین شریعہ و قیام میں ہے مسئلہ اور درست
 ہے زمین کا دین قربانی کرنا اور چھ مہینے کو کم کا درست نہیں اور اس وقت یا چھ برس سے کم کا درست نہیں اور گناہ و گناہ
 یا زیادہ کی اور دو برس سے کم کی درست نہیں اور بکری ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سے کم کی
 درست نہیں اگر قربانی کا جانور مٹا ہو دی یعنی بے سینا گیا یا بیاہیا ہو دی یا زکوٰۃ ہو دی تو قربانی کرنا درست ہے
 اور اگر اندھا ہو دی یا کانا ہو دی یا مٹا لاغ ہو دی یعنی اس قدر لاغ ہو دی کہ اس کے ہڈیوں میں مغز نہ ہو دی
 یا اگر ایسا ہو دی کہ قربانی کرنا تک نہ جائے تو ان سب جانوروں کو قربانی کرنا درست نہیں اور لاغ کے معنی
 وہاں شریعہ و قیام میں ہے مسئلہ اور جس جانور کا ایک ماہ یا ایک باغیچہ کا اور کسی کان نہیں دیکھتے نہ
 کٹا ہو دی یا اس کے دم نہیں دیکھتے نہ زیادہ کٹی ہو دی یا اس کی ٹانگیں ہی دیکھتے نہ زیادہ کٹی ہو دی یا اس کا
 چھڑی جس سے زیادہ کٹی ہو دی تو ان سب جانوروں کو قربانی کرنا درست نہیں بشرطیکہ وہ قیام میں ہے

مسئل اور قربانی کرنا الا قربانی کے گوشت میں سے آپ کماؤں اور غنی اور فقیر کو کھلائے اور جمع کر کے
 بقیہ دے دی اور ہر ایک کا مضمون ہے اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے فائدہ تو اس سے معلوم ہوا کہ اگر صاحب
 مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے تو اس کو لینا درست ہے مسئل اور صاحب ہے تصدیق کرنا قربانی کا گوشت کو
 اور مال دار کو صدقہ کرنا جو اسطے کہ لڑکے باوجود فراغت ہو کماؤں اور بیع کرنا اپنے ہاتھ سے اگر بخوبی بیع کر سکے
 اور اگر بخوبی بیع نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم کرے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئل اور ثبلہ کی طرف اس میں مذکور
 ہے کہ دیوے اور بیع کی وقت **بِسْمِ اللَّهِ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ** اِنَّ صَلَاتِي رَسُوْلِكَ
 وَخِيَايَ وَتَحِيَّاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا تَلُوْثُكَ لَهْ وَبِكَ لَكَ اُفْرُتْ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
 تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کی جگہ پر قربانی کرے اور اس کے باپ کا نام لیا جاوے مثلاً
 اسطے کہ **اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ** اور بیع کر کے بیوڑ دیوے جب سرحد و بیعت ہوگی اس کی کمال کہنے
 اور گوشت بناوے یہ مضمون کنز العباد کا ہے **فصل ساتون حقیقہ کے بیان میں مسئل**
شرع الاسلام میں لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ حقیقہ کا یہ ہے کہ بیٹا پیدا ہووے تو دوسری اور بیٹی پیدا
ہوے تو ایک کبریٰ بیچ کرے اور بنی علیہ السلام نے اپنی طرف سے حقیقہ کیا ہے بنی ہونے کی بعد اور حقیقہ
کے بیچ کرتے وقت کہے **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اِنَّ صَلَاتِي رَسُوْلِكَ وَخِيَايَ وَتَحِيَّاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا تَلُوْثُكَ لَهْ وَبِكَ لَكَ اُفْرُتْ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ**
تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ کی جگہ پر اس لڑکی کا نام لے لے اور حقیقہ کی بیٹی نہوے لے
اور اس کے پکاوے پر پورا عضو اور انہی کو ایک ہر ان دیوے اور اس کو تصدیق کرے اور حقیقہ پیدا
ہونے کے ساتون ہر ایک پر دھن سوزیا کیسویں ذکر کرے اور لڑکی کا سر منداوے اور اس کے پاس لے
وزن برابر جائیدی تصدیق کرے مسئل اور جو شرط اور احکام کہ لڑکی کے جانے میں ہے وہی حقیقہ ہے
ہے اور لڑکی کے دانت کا ہر اذان اور بائیں میں اقامت کی جاوے اور نہ اس کا یا دوسری

McGill University Libraries

at
d.
st.,
rio
Canada

'S NO.

ACOSTA University Libraries

Canada

251

